میزان الکمال

محمد سعید عمران

(جلد اوّل)

رقم: 1 تا 133

احمد بن ابراہیم بن خالد تا احمد (غیر منسوب)

میزان الکمال

محمد سعید عمران

(جلد اوّل)

رقم: 1 تا 133

احمد بن ابراہیم بن خالد تا احمد (غیر منسوب)

میزان الکمال

تحقیق: محمد سعید عمران

طبع--------------------------انٹرنیٹ
طبع اوّل----------------------اکتوبر2018
ملنے کا پتہ:------archive.org/saeedimranx2
برائے رابطہ------saeedimranx2@gmail.com
موبائل نمبر----------------0336-1519659

اس تحقیق کے پس منظر میں میرے وہ تمام دوست احباب جنہوں نے میری حوصلہ افزائی، مدد اور رہنمائی کی کا شکر گزار ہوں بطور خاص عظمت حسین گیلانی صاحب، حافظ اسد الرحمان صاحب، سعد رشید صاحب اور ابو محمد خرم شہزاد صاحب، میں ان حضرات کا شکر گزار ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں

ضروری گزارش

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا، بھول کر ہونے والے غلطیوں کی تصیح و اصلاح کے لیے رابطہ ضرور کریں اور نشاندہی کریں تا کہ غلطیوں، کو تاہیوں اور خامیوں کی تصیح کی جا سکے۔ شکریہ

پیش لفظ

اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، رحم کرنے والا ہے

اللہ رب العزت نے حضرت آدم کی بعثت سے اس دنیا کا آغاز کیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس دنیا میں رسولوں اور انبیاء کو مبعوث کیا تاکہ وہ زندگی گزارنے کے قوانین کو لوگوں پر پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ اور پسندیدہ دین کو جس قوم میں نازل فرمایا وہ قوم عرب تھی۔ قرآن مجید عربوں کی زبان میں ہی نازل کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ کی زندگی ایک کامل نمونے کے طور پر آپ کے صحابہ کے درمیان موجود تھی۔ نبی ﷺ کی زندگی میں صحابہ آپ کردار و شمائل کے گواہ تھے، آپ ﷺ کے کردار اور اعمال کو دیکھ کر وہی طرز اپناتے تھے اور جہاں ضرورت ہوتی تھی آپ ﷺ سے سوال پوچھ کر اپنی زندگی کی رہنمائی حاصل کرتے۔ نبی ﷺ کی وفات کے بعد نہ صرف وحی کا سلسلہ رک گیا بلکہ آپ ﷺ کی طرف سے کوئی ذاتی مثال بھی باقی نہ رہی، سوائے اس کے کہ آپ ﷺ کے ساتھ وقت گزارنے والے صحابہ کرام کو آپ ﷺ کے اعمال، شمائل اور آپ ﷺ سے کیے جانے والے سوالات اور جوابات یاد تھے، جو کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان لوگوں سے بیان کیے جاتے تھے جنہوں نے نبی ﷺ سے ملاقات نہیں کی تھی، یا آپ ﷺ کا زمانہ نہیں پایا تھا۔ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ پیغمبر کا وجود دنیا میں برکت کی حیثیت رکھتا ہے، پیغمبر کے جانے کے بعد ویسی برکت نہیں رہتی اور نہ وحی کی رہنمائی ہوتی ہے، اس لیے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ایسے مسائل سے پالا پڑا جن کے حل کے لیے نبی ﷺ کی زندگی کی رہنمائی ضروری تھی، البتہ سوال یہ تھا کہ جو حضرات آپ ﷺ کی زندگی کا حوالہ دے کر کوئی بات بیان کر رہے ہیں کیا وہ واقعی درست ہے یا بیان کرنے والے کی ذہنی اختراع ہے جس کے پیچھے اس کے اپنے ذاتی اغراض و مقاصد ہیں۔ نبی ﷺ کے صحابہ تک تو ان تمام باتوں کا خیال رکھا گیا، حتیٰ کہ صحابہ نے خود دوسرے صحابہ سے اس بات کی

تصدیق کی کہ آیا جو بات آپ نے نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کی ہے، کیا وہ درست ہے ؟ اور پھر دوسرے صحابہ سے اس کی تصدیق بھی کی جاتی رہی۔

صحابہ کے بعد کا طبقہ جنہیں تابعین کہا جاتا ہے نے نبی ﷺ کا زمانہ خود نہیں پایا تھا، ان کے پاس صرف صحابہ کا ذریعہ ہی موجود تھا کہ جس کے ذریعے وہ نبی ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کے بیان کردہ الفاظ یا عمل کردہ اعمال تک پہنچ سکیں، البتہ ان میں ایسے عوامل بھی آگئے تھے جو کہ اپنی کسی بھی ذاتی مفاد کے لیے ان واقعات میں ردوبدل کر کے یا پھر بالکل ہی من گھڑت واقعات بھی بیان کرنے لگے، اس کے مقاصد سیاسی، سماجی، ذاتی ہوں یا جو بھی ہوں، بہر حال یہ کام شروع ہو چکا تھا، تابعین میں سے چند افراد نے اس گھناؤنے کام کو روکنے کے لیے صرف معتبر حضرات کی بیان کردہ روایات کو اپنا ماخذ بنانے کے کوشش کی۔ تابعین کے بعد بھی جید علماء نے اسی طریقہ کو اپنایا۔

معتبر کا فیصلہ کیسے ہو گا؟ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی طے ہوتا رہا اور دو صدیاں گزرنے کے بعد علم حدیث کے تمام اصول طے ہو چکے تھے۔ چوتھی صدی میں ان کو مرتب بھی کیا گیا۔ کئی علماء نے ان حضرات پر کتب لکھیں جو دو صدیاں قبل احادیث بیان کرتے تھے، اور پھر ان کے بارے میں ان کے زمانے اور بعد کے محدثین کی رائے بھی ذکر کی تا کہ یہ طے کیا جاسکے کے فلاں شخص کی بیان کردہ روایت اعتبار کے قابل ہے یا نہیں۔

اسلامی دنیا میں جو مقام حدیث کی کتب میں صحاح ستہ کو حاصل ہے، وہ کسی اور کتاب کو نہیں، زیر نظر کام بھی صحاح ستہ کے راویں پر مشتمل شہرہ آفاق کتاب "تہذیب الکمال فی اسماء الرجال" کو اردو زبان میں ایک نئے انداز میں پیش کرنا ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر بشار عواد معروف کی تحقیق سے 35 جلدوں میں مطبوعہ ہے۔ البتہ علم حدیث اور رجال میں دلچسپی رکھنے والے وہ حضرات جو عربی زبان پر دسترس نہیں رکھتے ان کے لیے بڑی مشکل ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

یہ کتاب تہذیب الکمال کا ہی سلسلہ ہے، البتہ کوشش کی گئی ہے کہ مزید فائدہ کے لیے اس میں اضافہ جات کیے جائیں جیسا کہ تمام مقدمین کے اقوال، تمام مصادر کا ذکر وغیرہ۔

امید ہے کہ علوم حدیث ورجال میں دلچسپی رکھنے والے وہ حضرات جو عربی زبان پر عبور نہیں رکھتے، ان کے لیے یہ کتاب فائدہ مند ثابت ہو گی۔

اس کتاب کی ابتداء میں طویل مقدمہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں، اصول حدیث اور جرح وتعدیل کے حوالے سے اردو زبان میں بھی اتنی کتب موجود ہیں کہ ان سے استفادہ کرنا کوئی مشکل نہیں۔اس لیے اس کتاب کے شروع میں اصول حدیث اور جرح وتعدیل کا کوئی باقاعدہ مقدمہ پیش کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی، اس مقصد کے لیے معتبر علماء کی ترجمہ شدہ کتب سے استفادہ کیا جاسکتاہے۔البتہ ابتداء میں اس کتاب کے دو بنیادی مواخذ، "الکمال فی اسماء الرجال" اور "تہذیب الکمال فی اسماء الرجال" کا مختصر تعارف پیش کیا گیاہے۔

کتاب کا نام "میزان الکمال" رکھنے کی دووجوہات ہیں، اوّل یہ کہ اس کتاب کو مبادہ "تہذیب الکمال" کا ہو بہو ترجمہ ہی نہ سمجھ لیا جائے جو کہ ایک غلط فہمی ہو گی، دوم یہ کہ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ جرح وتعدیل کے حوالے سے راویوں کے حالات میں کم وبیش تمام اقوال پیش کیے جاسکیں تاکہ اس کا اعتبار طے ہو سکے۔یہ اس کتاب کی پہلی جلد ہے، اور مزید پر کام جاری ہے۔آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام۔

دعاکاطالب

محمد سعید عمران

الکمال فی الاسماء الرجال

اس کتاب کے مولف حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد بن سرور مقدسی (م600ھ) ہیں۔ اس میں مولف نے کتب ستہ کے جملہ راویوں کے حالات کو قلم بند کرنے کا بیڑا اٹھایا جو کہ نہایت مشکل اور محنت طلب علم تھا۔ مذکورہ کتابوں سے راویوں کو تلاش کرنا اور ان میں تمیز کرنا پھر ترتیب دے کر حالات تحریر کرنا، شیوخ و اساتذہ کا ذکر کرنا، علماء کے اقوال جمع کرنا اور کون کس کتاب کے راوی ہیں وغیرہ کا بیان کرنا نہایت ہی مشکل اور جگر سوزی کا کام تھا۔

مولف نے اس کتاب میں سب سے پہلے سیرت نبوی ﷺ کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے بعد ان صحابہ کرام کے حالات کو جمع کیا ہے، جن کی روایتیں کتب ستہ میں پائی جاتی ہیں، پھر جملہ راویوں کو حروف تہجی پر مرتب کر کے ان کے حالات کو قلم بند کیا ہے، البتہ حرف "الف" میں "احمد" سے موسوم اور "میم" میں "محمد" سے موسوم ناموں کو ان حروف کی ابتداء میں پیش کیا ہے۔ کنیت اور خواتین کا تذکرہ آخری کتاب میں کیا ہے۔ یاقوت حموی فرماتے ہیں کہ یہ بڑی اچھی کتاب ہے۔ (معجم البلدان 2/160)

امام مزی اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس میں جس قدر محنت کرنی چاہیے وہ نہ کر سکے اور نہ ہی جملہ راویوں کو ذکر کر سکے۔ تراجم کی معلومات میں بھی کمی رہ گئی اور تقریباً سترہ سو راویوں کا نام ان سے چھوٹ گیا۔ آپ کی اولاد میں سے کسی نے اس کو مکمل کرنے کی کوشش کی جس میں بے شمار غلطیاں کر بیٹھے۔ (تہذیب الکمال 1/38تا148)

تہذیب الکمال فی اسماء الرجال

کتب ستہ کے راویوں کے حالات ذکر کرنے میں "الکمال" کے بعد "تہذیب الکمال " دوسرے نمبر کی تصنیف ہے، جسے کتب ستہ کے علاوہ ان کے مولفین کی دیگر تالیفات میں موجود راویوں کے حالات بیان کرنے میں شرف اولیت بھی حاصل ہے۔

یہ امام مزی کا وہ مایہ ناز علمی شاہکار ہے جس کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے، کتب ستہ کے راویوں کے تعارف میں اس کو امام اور اصل کا درجہ حاصل ہے۔ امہات کتب حدیث، جن پر اسلامی علوم کا دارومدار ہے ، ان کے راویوں کے مبنی بر حقیقت حالات کو جس فنی مہارت، ترتیب بدیع اور خوش اسلوبی سے جمع کیا گیا ہے، اس کی نظیر نہیں ملتی۔

جب امام مزی نے امام مقدسی کی کتاب "الکمال فی اسماء الرجال" کا مطالعہ کیا تو اس میں بڑی کمی اور نقص محسوس کیا، نیز کچھ خامیاں اور غلطیاں بھی نظر آئیں، چنانچہ انہوں نے اس کتاب کی تکمیل، تہذیب اور تصیح کا بیڑا اٹھایا۔ انہوں نے اس کو ایک باقاعدہ کتاب کی شکل دی جس کی وجہ سے بہت سے علماء اس کو "الکمال" کا اختصار نہیں بلکہ ایک مستقل تصنیف مانتے ہیں۔ مزی نے انتہائی عرق ریزی کر کے کتب ستہ اور اصحاب کتبہ ستہ کی دیگر مولفات کے راویوں کے حالات اکٹھے کیے اور ایک طویل مدت کے بعد اس کو مکمل کیا گیا، کتاب کی تکمیل کے بعد نظر ثانی، مسودہ کی تبیض کرنے اور آخری شکل دینے میں تقریباً آٹھ سال کا وقفہ لگ گیا اور اس کتاب کا نام "تہذیب الکمال فی اسماء الرجال" رکھا۔

اس کتاب میں امام مزی نے جو اضافی کام کیا ہے ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

1۔ کتب ستہ کے رجال میں سے جن کا نام امام مقدسی شامل نہ کر سکے تھے، اس کو شامل کیا گیا اور جو نام کتب ستہ کے راویوں کے نہ تھے بلکہ غلطی سے ان میں شامل ہو گئے تھے ان کو اس میں سے حذف کر دیا گیا۔

2۔ مقدسی نے صرف کتب ستہ میں موجود راویوں کے حالات کو قلم بند کیا تھا، مزی نے اصحاب کتب ستہ کے دیگر مولفات کے راویوں کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

3۔ بعض ایسے راویوں کا اضافہ کیا گیا جو کتب ستہ یا ان کے مولفین کی دیگر کتب میں موجود نہ تھے، لیکن ان راویوں کے ہم نام تھے تاکہ ان میں تمیز کی جا سکے۔

4۔ اکثر و بیشتر تراجم میں معلومات کا اضافہ کر دیا گیا، جس میں صاحب ترجمہ کے اساتذہ، تلامذہ ان کے بارے میں علمائے جرح و تعدیل کے اقوال، تاریخ پیدائش اور وفات وغیرہ کا اضافہ تھا۔

5۔ بعض راویوں کے ترجمہ میں ان کے واسطے سے وارد شدہ احادیث میں سے بطور مثال ایک دو روایتوں کو عالی سند سے ذکر کیا ہے۔

6۔ کتاب کے آخر میں چار فصلوں کا اضافہ کیا گیا، جو انتہائی مفید و نفع بخش ہیں، جن سے راویوں کی تلاش میں بڑی آسانی ہوتی ہے، پہلی فصل میں جو راوی اپنے باپ، دادا، ماں، چچا وغیرہ کی جانب منسوب ہیں ان کو حروف معجم کے اعتبار سے مرتب کیا ہے۔ دوسری فصل میں وہ راوی جو قبیلہ، شہر، گاؤں یا صنعت و حرفت کی جانب سے مشہور ہیں، مرتب کیا گیا ہے۔ تیسری فصل میں القاب بیان کئے گئے ہیں جب کہ چوتھی فصل میں مبہم راوی مرتب کئے گئے ہیں۔

ترتیب و تنظیم

بنیادی طور سے یہ کتاب "الکمال" ترتیب پر مرتب ہے البتہ اس کتاب میں صحابہ و صحابیات کو دیگر راویوں کے ساتھ ہی ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ وہ حروف معجم کی ترتیب سے مناسبت رکھتے ہیں۔ پوری کتاب ابتداء سے لے کر انتہا تک حروف تہجی پر بڑی دقت کے ساتھ مرتب کی گئ ہے جس میں راوی کے نام اس کے آباو اجداد نیز نسبت وغیرہ یں بھی اس ترتیب کو ملحوظ خاطر

رکھا گیا ہے، البتہ "الف" میں احمد نام کے راوی مقدم ہیں اور "میم" میں محمد نام کے راوی مقدم ہیں۔

خطبہ اور تمہیدی کلمات کے بعد "الکمال" کا تعارف اور اس پر تبصرہ کیا گیا ہے، پھر "تہذیب الکمال" کا ذکر ہے جس میں اس کی وجہ تالیف، ترتیب، اضافی عمل اور رموز وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے، پھر علم جرح وتعدیل کے بارے میں علماء کے خیالات، ان کے اقوال کا ذکر، اس کے بعد کتب ستہ کے بارے میں علماء کے اقوال کو بیان کیا ہے، پھر اصل کتاب سیرت نبوی سے شروع کی گئی ہے، سیرت کے بعد تراجم رجال کا سلسلہ ناموں کی ترتیب پر شروع ہوتا ہے، یہ سلسلہ خاتمہ سے کچھ پہلے تک ہے، پھر کنیت کا ذکر ہے، اس کے بعد چار اضافی فصلوں کا ذکر ہے، مردوں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد خواتین کا تذکرہ ہے۔

ہر راوی کے ترجمہ میں اس کے مکمل نام و نسب کا ذکر کیا ہے، اس کے بعد جملہ اساتذہ و شاگردوں کا ذکر ہے جن کو حروف معجم پر مرتب کر دیا ہے، ان میں سے بہت سے راویوں کے نام کے ساتھ اشاریہ دیا ہے جس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ صاحب ترجمہ سے کتب ستہ کے راویوں میں سے کس کس کی روایت ان سے پائی جاتی ہے۔ اساتذہ اور شاگردوں کے ذکر کے بعد جرح وتعدیل کے اقوال کا ذکر کیا گیا ہے، پھر راوی کی تاریخ وفات کی نشان دہی کی گئی ہے، بہت سارے راویوں کے تراجم کے آخر میں اپنی عالی سند کے ذریعہ ایک آدھ حدیث نقل کی ہے۔

اس کتاب کے مولف نے بے شمار مصادر و مراجع سے استفادہ کیا ہے، عمومی طور پر اس فن میں تصنیف شدہ سابقہ کتابیں ہی مصدر رہیں لیکن خصوصی طور پر ابن ابي حاتم کی الجرح و التعدیل، ابن عدی کی الکامل فی الضعفاء الرجال، خطیب بغداد کی تاریخ بغداد اور ابن عساکر کی تاریخ دمشق اس کے بنیادی مصادر ہیں۔

علمائے امت نے اس کتاب کے بارے میں اپنے خیالات کا جو اظہار کیا ہے ان سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

علامہ صفدی فرماتے ہیں کہ اس کتاب نے سابقہ کتابوں پر گہن لگا دیا ہے، اس کے حصول کے لیے لوگوں نے دور دراز کا سفر کیا۔

امام سبکی فرماتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس طرح کی کوئی دوسری کتاب تصنیف نہیں کی گئی۔

مغلطائی کہتے ہیں کہ یہ کتاب عظیم فائدہ، کثرت منفعت سے بھرپور ہے، اس فن میں جو اختراعی ترتیب دی ہے اور جو طریقہ اختیار کیا ہے، سابقین میں اس کی نظیر نہیں، یہ کتاب فقہاء و محدثین کے درمیان فصل کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب اپنی قدرو منزلت و افادیت کی وجہ سے مولف کے زمانہ میں ہی ہر جانب مشہور ہو چکی تھی اور بعد میں آنے والے محدثین و علماء کی توجہ کا مرکز بنی رہی، جن لوگوں نے اس کی تہذیب کی ہے ان میں امام ذہبی (تذہیب التہذیب) اور حافظ ابن حجر (تہذیب التہذیب) ہیں۔ حافظ ابن حجر نے اس کتاب کی تقریب بھی کی ہے جو کہ تقریب التہذیب کے نام سے مشہور ہے جبکہ حافظ ذہبی نے اس کا اختصار کر کے اس میں صرف کتبہ ستہ کے راویوں کا تذکرہ کیا ہے جو کہ الکاشف کے نام سے مشہور ہے۔ جن حضرات نے دوسری کتابوں کے راویوں کا اضافہ کر کے اس کی تکمیل کی ہے ان میں مغلطائی اور ابن ملقن کی اکمال تہذیب الکمال قابل ذکر ہیں جبکہ علامہ حسینی، ابن کثیر، امام عراقی اور علامہ سیوطی نے بھی اس پر اکمالات تحریر کی ہیں۔

یہ کتاب ڈاکٹر بشار عواد معروف کی گراں قدر تحقیق سے 35 جلدوں پر مطبوع ہے۔ جس پر محقق کا ایک نفیس علمی مقدمہ بھی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ محقق نے اس میں بہت سے ایسے راویوں کا اضافہ بھی کیا ہے جس اس کتاب میں موجود راویوں کے ہم نام تھے۔ ڈاکٹر بشار

کا اس کتاب کے حوالے سے سب سے اہم کارنامہ اس کے حاشیہ میں موجود مصادر ہیں۔ کتاب کے حاشیہ میں ہر راوی کے نام کے ساتھ ساتھ موجود ان مصادر کا ذکر کیا گیا ہے جن میں اس راوی کا نام اور ترجمہ پایا جاتا ہے اور محقق نے کوشش کی ہے کہ تمام بنیادی کتابوں کا ذکر کیا جائے، جس میں راوی کے حالات موجود ہیں۔

رموز

کتاب میں اس امر کی وضاحت کے لئے کہ کس راوی کی روایت کو محدثین میں سے کس نے نقل کیا ہے بعض اشارات درج کئے گئے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

خ۔ صحیح بخاری۔

م۔ صحیح مسلم۔

س۔نسائی۔

د۔ سنن ابوداود۔

ت۔ سنن ترمذی۔

ق۔ سنن ابن ماجہ۔

4۔چاروں سنن۔

ع۔جمیع اصحاب ستہ۔

خت۔تعلیقًا بخاری۔

بخ۔ادب المفرد۔

عخ۔ خلق افعال العباد۔

ز۔ جزء القراۃ خلف الامام

ی۔ جزء رفع الیدین

مق۔مقدمہ مسلم۔

مد۔مراسئل ابی داود۔

قد۔کتاب القدر۔

خد۔ناسخ ومنسوخ۔

صد۔فضائل الانسار

کد۔مسند مالک بن انس

ف۔کتاب التفرد۔

ل۔ مسند مالک بن انس

تم۔ شمائل ترمذی۔

سی۔ عمل الیوم واللیلہ۔

عس۔ مسند علی بن ابی طالب

کن۔ مسند مالک بن انس

ص۔ خصائص علی بن ابی طالب

ق: کتاب التفسیر ابن ماجہ

☆☆☆احمد نام کے راوی☆☆☆

1. احمد بن ابراہیم بن خالد الموصلی[1] (د،ق)

روی عن :ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن، ابراہیم بن سلیمان ابو اسماعیل المؤدب، اسماعیل ابن علیہ، جعفر ابن سلیمان الضبعی، حبیب بن حبیب الکوفی، حکم بن سنان الباہلی، حکم بن ظہیر الفزاری، حماد بن زید، خلف بن خلیفہ، سعید بن عبد الرحمن الجمحی، سلام بن سلیم الحنفی، سلام ابن سلیمان القاری، سیف بن ہارون البرجمی، شریک بن عبد اللہ النخعی، صالح بن عمر الواسطی، صبی بن الاشعث ابن السلولی، عبثر بن القاسم الزبیدی، عبد اللہ بن جعفر بن نجیح، عبد اللہ بن المبارک، عمر بن عبید الطنافسی، فرج بن فضالہ، محمد بن ثابت العبدی، معاویہ بن عبد الکریم الثقفی، ناصح بن العلاء، نوح بن قیس الحدانی، وضاح بن عبد اللہ، یزید بن زریع، یوسف بن عطیہ الصفار۔

روی عنہ :ابو داود(حدیث واحد)، ابراہیم بن عبد اللہ بن الجنید الختلی، احمد بن الحسن بن عبد الجبار، احمد بن علی بن المثنیٰ(ابو یعلیٰ الموصلی) ، احمد بن محمد بن خالد البراثی، احمد بن محمد بن عبد العزیز، احمد بن محمد بن المستلم، جعفر بن محمد بن قتیبہ، حسن بن علی بن شبیب المعمری، حماد بن المؤمل الضریر، عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل، عبد اللہ بن محمد ابن عبد العزیز البغوی، عبد اللہ ابن ابی الدنیا، عبید اللہ بن عبد الکریم (ابو زرعہ الرازی)، عمر بن شبہ ابن عبیدہ الرازی، فضل ابن ہارون البغدادی، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان المطین، محمد بن عبدوس السراج، محمد بن غالب بن حرب الضبی، محمد بن واصل المقرئ، موسی بن اسحاق بن موسی الانصاری، موسی ابن ہارون بن عبد اللہ الحمال، اور ان سے احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے کتابتِ حدیث کی۔

1۔ سؤالات ابن الجنید ص 301ح114، سؤالات ابن المحرز 1/91ح339، الجرح والتعدیل 2/1ح1، الثقات 8/30، ثقات ابن شاہین ص 42ح99، تاریخ بغداد5/8ح1852، تہذیب الکمال 1/245، تذکرۃ الحفاظ2/505، سیر اعلام النبلاء 11/35، الکاشف 1/189ح1، تذہیب التہذیب 1/122ح1، تہذیب التہذیب 1/13ح1، تقریب التہذیب 1/29ح1، معجم اسامی 1/93، نثل النبال 1/140ح129

جرح وتعدیل

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین سے حارث النقال اور احمد بن ابراہیم الموصلی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ دونوں صدوق ثقہ ہیں۔

ابن محرز نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو سنا کہ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابوداود نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کو ان سے حدیث لکھتے ہوئے دیکھا۔

ابن ابو حاتم نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کے حوالے سے یحییٰ بن معین کا قول نقل کیا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابی زکریاالازدی نے تاریخ موصل میں لکھا ہے کہ صاحب فضل تھے اور کثیر الحدیث تھے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

شیخ البانی نے کہا کہ اس کی حدیث حسن ہے۔

ان کی وفات 236 ہجری میں ہوئی۔

2. **احمد بن ابراہیم بن فیل الاسدی**[1] (کن)

روی عن: ابراہیم بن مہدی المصیصی، احمد بن ابو بکر الزہری، احمد بن ابو شعیب الحرانی، احمد بن عبداللہ بن یونس الیربوعی، احمد بن محمد بن ثابت الخزاعی المروزی (ابن شبویہ)، اسحاق بن ابراہیم بن یزید الدمشقی الفرادیسی، اسحاق بن سعید بن الارکون الدمشقی، اسماعیل بن ابراہیم بن معمر الہذلی القطیعی، اسماعیل ابن عبید بن ابو کریمہ الحرانی، حماد بن یحییٰ البلخی، حسن ابن عیسی بن ماسرجس النیشاپوری (مولی ابن المبارک)، ربیع بن نافع الحلبی، سعید بن حفص النفیلی الحرانی، سلیمان ابن عبد الرحمن الدمشقی (

1۔ الثقات 8/44، تہذیب الکمال 1/249ح3، سیر اعلام النبلاء 14/526،، تذہیب التہذیب 1/122ح2، تہذیب التہذیب 1/13ح2، تقریب التہذیب 1/29ح2

ابن بنت شر حبیل) ، عامر بن اسماعیل البغدادی، عباد بن موسی الختلی، عبد اللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان الدمشقی المقرئ، عبد اللہ بن ربیعہ المصیصی، عبد اللہ بن محمد بن الربیع الکرمانی، عبد اللہ بن محمد ابن علی النفیلی الحرانی ، عبد الرحمن بن ابراہیم الدمشقی (دحیم ابن الیتیم) ، عبد الملک بن سعید بن مروان الحرانی، عبد الوہاب بن نجدہ الحوطی، عمر بن یزید السیاری، ابو موسی عیسی بن سلیمان الحجازی، محبوب بن موسی الانطاکی الفراء، محمد بن آدم المصیصی، محمد بن اسماعیل بن ابو سمینہ البصری، محمد ابن سلام الانطاکی، محمد بن القاسم الحرانی، سحیم، محمد بن قدامہ بن اعین المصیصی، محمد بن مصفی، محمود بن خالد السلمی الدمشقی، المسیب بن واضح، معافی بن سلیمان الرسعنی، موسی بن ایوب النصیبی، ہشام بن عمار الدمشقی، وہب بن بیان الواسطی۔

روی عنہ :نسائی(حدیث مالک) ، احمد بن محمد بن زیاد (ابن الاعرابی) ، جعفر بن محمد بن جعفر الدمشقی(ابن بنت عدبس)، حاجب بن ارکین الفرغانی، خیثمہ بن سلیمان الاطرابلسی، سلیمان بن احمد الطبرانی، محمد بن احمد الدولابی ، محمد بن احمد بن حمدان الرسعنی، محمد بن احمد الرافقی، محمد بن ابو الطاہر الحسن بن احمد (پوتا) ، محمد بن سہل ابن ابو سعید عثمان التوخی، محمد بن عبد الرحمن ابن عبد المؤمن، محمد بن محمد بن داود الکرجی، یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عساکر نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ شیخ امام محدث ہے۔ انطاکیہ شہر کا امام ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ بارہویں طبقہ کا صدوق ہے۔

3. **احمد بن ابراہیم بن کثیر بن زید بن افلح**[1] (م،د،ت،ق)

روی عن : احمد بن عبد اللہ بن یونس الیربوعی، احمد بن نصر بن مالک الخزاعی، اسحاق بن یوسف الازرق، اسماعیل ابن علیہ، بکر بن عبد الرحمن الکوفی القاضی، بکیر بن محمد بن اسماء، بہز بن اسد، جریر بن عبد الحمید الضبی، حجاج بن محمد المصیصی، حفص ابن غیاث النخعی، حماد بن اسامہ، خالد بن مخلد القطوانی، ربعی بن ابراہیم بن علیہ، ریحان بن سعید الناجی، زہیر بن نعیم بن داود الطیالسی، شبابہ بن سوار، شجاع بن الولید بن قیس، صفوان بن عیسی الزہری، طلق ابن غنام النخعی، عبد اللہ بن جعفر الرقی، عبد اللہ بن صالح العجلی، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الرحیم بن عبد الرحمن بن محمد المحاربی، عبد السلام بن عبد الرحمن بن صخر، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی، عبد الملک بن عمرو العقدی، عبید اللہ بن موسی العبسی، عمر بن حفص ابن غیاث النخعی، علاء بن عبد الجبار العطار، قتیبہ ابن سعید البلخی، مبشر بن اسماعیل الحلبی، محمد ابن عمر الکلابی، محمد بن کثیر المصیصی، محمد بن مقاتل العبادانی، محمد بن یزید بن خنیس المکی، موسی بن اسماعیل التبوذکی، ہشیم بن بشیر، وکیع بن الجراح، وہب بن بقیہ الواسطی، وہب ابن جریر، یزید بن زریع، یزید بن ہارون۔

روی عنہ : مسلم، ابو داود، الترمذی، ابن ماجہ، احمد بن محمد بن مسروق الطوسی، احمد بن منصور الرمادی، بقی بن مخلد، حاجب بن ابو بکر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، محمد بن احمد بن البراء العبدی، ہیثم بن خلف الدوری، یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

صالح جزرۃ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عقیلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

1۔ تاریخ الکبیر 2/6ح1509، المعرفۃ والتاریخ، الجرح والتعدیل 2/39ح3، تہذیب الکمال 1/252ح4، سیر اعلام النبلاء 12/130، تذکرۃ الحفاظ 2/505، الکاشف 1/189ح2، الاعلام بوفیات الاعلام ح1069، تذہیب التہذیب 1/123ح3، تہذیب التہذیب 1/14ح3، تقریب التہذیب 1/29ح3

خلیلی نے کہا کہ ثقہ متفق علیہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ہے اس کی تصانیف ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ ہے۔

ان کی وفات 246 ہجری میں ہوئی۔

4. **احمد بن ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن بکار**[1] (س)

روی عن : ابراہیم بن سعید الجوہری، ابراہیم بن عبد اللہ بن العلاء بن زبر الربعی، ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ القرشی (والد)، ابراہیم بن محمد بن یوسف الفریابی، ابراہیم بن المنذر، احمد بن ابی بکر الزہری، احمد بن ابی الحواری، احمد بن عمرو بن السرح، اسحاق بن ابراہیم الفرادیسی، اسحاق بن سعید بن الارکون، ایوب المکتب، حماد بن مالک الاشجعی، خالد بن عمرو السلفی، زہیر بن عباد الرؤاسی، سعید بن عبد الجبار الزبیدی، سلیمان بن سلمہ الخبائری، سلیمان بن عبد الرحمان الدمشقی، عباس بن عبد الرحمان البیروتی، عبد الرحمان بن یحییٰ بن اسماعیل بن عبید اللہ، عبد الملک بن شعیب بن لیث بن سعد، عمرو بن حفص البزاز، عمرو بن عثمان بن سعید الحمصی، کثیر بن یزید القنسرینی، محمد بن آدم المصیصی، محمد بن عائذ القرشی، محمد بن عبد اللہ بن بکار، محمد بن عثمان التنوخی، محمد بن مصفیٰ الحمصی، محمد بن یزید الطرسوسی، مسیب بن واضح الحمصی، مہدی بن جعفر الرملی، موسیٰ بن ایوب النصیبی، نصر بن محمد بن سلیمان، ہدیہ بن عبد الوہاب المروزی، یزید بن خالد بن موہب، یعقوب بن حمید بن کاسب۔

روی عنہ: نسائی، سلیمان بن ایوب بن حذلم، احمد بن عمیر بن یوسف، احمد بن محمد بن عمارۃ، احمد بن مروان الدینوری (ابو بکر)، جعفر بن محمد بن جعفر بن ہشام، حسن بن حبیب بن عبد الملک، سلیمان بن احمد الطبرانی، عبد الرحمان بن عبد اللہ بن عمر، علی بن یعقوب بن ابی العقب، عمار بن الخزز، فیاض بن

1۔ تہذیب الکمال 1/252ح4، الکاشف 1/189ح3، تذہیب التہذیب 1/123ح4، تہذیب التہذیب 1/15ح4، تقریب التہذیب 1/30ح4

القاسم بن حریش، محمد بن ابراہیم بن عبد الرحمان، محمد بن جعفر النمیری، محمد بن سلیمان بن ذکوان، محمد بن صبیح بن رجاء الثقفی، محمد بن عمرو بن موسیٰ العقیلی، محمد بن الفیض بن محمد، محمد بن ہارون بن شیعب، یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن عساکر نے کہا کہ ثقہ ہے۔

مسلم نے اپنے مقدمہ میں ان سے دو روایات لی ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق ہے۔

ان کی وفات 289 ہجری میں ہوئی۔

5. (اوہام) احمد بن ابراہیم التیمی۔

یہ ابراہیم بن محمد التیمی ہے۔

6. احمد بن الازہر بن منیع[1] (س،ق)

1۔ الجرح والتعدیل 2/41ح11، الکامل ابن عدی 1/317ح33، ثقات 8/43، تاریخ بغداد 5/66، المعجم المشتمل ص38ح5، تاریخ ابن کثیر (اردو 11/83)، تہذیب الکمال 1/255ح6، تذکرۃ الحفاظ 2/545، العبر 2/26، میزان الاعتدال 1/82، الرواۃ الثقات ص 44ح6، لکاشف 1/189ح4، المغنی 1/58ح240، میزان الاعتدال 1/476ح213 (اردو 1/134ح213)، سیر اعلام النبلاء 9/574، 575، المغنی 1/58ح240، تذکرۃ الحفاظ 2/545، الاعلام بوفیات العلام ح1178، تذہیب التہذیب 1/124ح6، تہذیب التہذیب 1/15ح6، تقریب التہذیب التہذیب 1/30ح5

روی عن : ابراہیم بن الحکم بن ابان العدنی ، آدم بن ابو ایاس العسقلانی، اسباط بن محمد القرشی ، اسحاق بن سلیمان الرازی، اسحاق بن منصور السلولی، اسماعیل بن عبد الکریم الصنعانی، اسماعیل بن عمر الواسطی، انس بن عیاض اللیثی، جارود بن یزید العامری، حماد بن اسامہ ، روح بن عبادہ، زید بن الحباب ، زید بن یحییٰ بن عبید الدمشقی، سعید بن عامر الضبعی ، سلیمان بن حرب ، سوید بن سعید الحدثانی ، ضحاک بن مخلد، عبد اللہ بن جعفر الرقی ، عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی، عبد اللہ بن صالح المصری، عبد اللہ بن میمون القداح، عبد اللہ بن نمیر الہمدانی ، عبد الرحمن بن واقد الواقدی ، عبد الرزاق بن ہمام الصعنانی ، عبد العزیز بن الخطاب الکوفی ،، عبد الملک بن ابراہیم الجدی، عبد الملک بن عمرو العقدی، علی بن عاصم الواسطی ، عمرو بن عثمان الرقی ، قریش بن انس البصری ، مالک بن سعیر بن الخمس ، محمد بن اسماعیل بن ابو فدیک ، محمد بن بشر العبدی، محمد بن بلال البصری، محمد بن سلیمان بن ابو داود الحرانی، محمد بن شرحبیل الانباری، محمد بن عبد اللہ الانصاری ، محمد بن عبید الطنافسی ، محمد ابن عیسی ابن الطباع، محمد بن الفضل السدوسی، محمد بن کثیر المصیصی، محمد بن یوسف الفریابی ، مروان بن محمد الطاطری ، معلی بن منصور الرازی ، ہشام بن عبد الملک الطیالسی ،ہیثم بن جمیل الانطاکی ، وہب بن جریر بن حازم ، یحییٰ بن آدم ، یزید بن ابو حکیم العدنی ، یعقوب بن ابراہیم بن سعد الزہری، یعلی بن عبید الطنافسی، یونس بن محمد المؤدب۔

روی عنہ: نسائی، ابن ماجہ، ابراہیم بن ابو طالب النیشاپوری، احمد بن الحسن بن عبد الجبار، ابو حامد احمد بن محمد بن الحسن ، اسماعیل بن الفضل البلخی ، جعفر بن محمد بن موسی النیشاپوری ، حسن بن محمد بن جابر النیشاپوری، حسن بن محمد بن الحسن بن صالح، زید بن عوف العامری، عبد اللہ بن العباس الطیالسی، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، عبد اللہ بن محمد بن الحسن بن الشرقی، عبد الرحمن بن یوسف بن خراش، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، محمد ابن ادریس الرازی، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ ، محمد بن اسماعیل البخاری (بخاری نے صحیح بخاری میں اس سے کوئی روایت نہیں لی)، محمد بن جریر بن یزید الطبری، محمد بن رافع القشیری النیشاپوری ، محمد بن عبد الوہاب العبدی، محمد بن یحییٰ الذہلی، مسلم بن الحجاج القشیری (مسلم نے اس سے صحیح مسلم میں کوئی روایت نہیں لی) ، مکی بن عبدان النیشاپوری، موسی بن العباس الجوینی، موسی بن ہارون بن عبد اللہ الحافظ ،یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے کہا کہ یہ صدوق ہے۔

یحییٰ بن معین نے اس روایت کے بارے میں ان پر الزام عائد کیا ہے، جو انہوں نے امام عبد الرزاق کے حوالے سے نقل کی ہے۔ پھر انہوں نے اسے معذور قرار دیا ہے۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ یہ بظاہر اہل صدق میں سے محسوس ہوتا ہے۔

ابن شاہین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ سچا ہے۔

نسائی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

صالح جزرہ نے اسے صدوق کہا ہے۔

ابن حبان نے کہا ہے کہ غلطی کرتا ہے۔

ابن عدی نے کہا ہے کہ اہل صدق سے تھا۔

ابو احمد حاکم کہتے ہیں کہ جو روایت یہ کتاب سے کرتا تھا وہ صحیح ہے، جب یہ بوڑھا ہو گیا تو تلقین کرتا تھا۔

مکی بن عبدان نے امام مسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ اس سے حدیث لکھ لو۔

ابراہیم بن ابو طالب نے کہا ہے کہ شیوخ حدیث میں سے ایک اچھا شخص تھا۔

احمد بن سیار کہتے ہیں کہ حسن الحدیث تھا۔

دارقطنی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

خطیب لکھتے ہیں کہ اس نے یحییٰ بن معین کے زمانے میں بغداد میں حدیث بیان کی۔ کئی بغدادیوں نے حدیث لکھی جن میں موسیٰ بن ہارون، احمد بن عبد الجبار، عبد اللہ بن عباس طیالسی وغیرہ شامل ہیں۔

خطیب نے محمد بن علی مقرئی سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ نیشاپوری سے، انہوں نے محمد بن حامد البزار سے انہوں نے ابو حامد احمد بن محمد بن حسن الحافظ سے ابو ازہر کا قول سنا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے روایت لی ہے۔

ابو عبد اللہ نے محمد بن اسماعیل السکری سے بحوالہ احمد بن حمدان الاعمی بحوالہ محمد بن یحییٰ بحوالہ ابو ازہر بیان کیا کہ: وہب بن جریر نے ہم سے حدیث بیان کی اور کیا جاؤ اور اس سے سن لو۔

اس راوی نے کوفہ کے اکابر مشائخ جیسے عبداللہ بن عمیر اور ان طبقے کے دیگر افراد کو پایا ہے اور اس کے حوالے سے جلیل القدر حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔ علماء نے اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں کیا بجز ایک روایت کے جو اس نے عبدالرزاق کے حوالے سے حضرت علیؓ کے فضائل میں نقل کی ہے، جس کے بارے میں انس ان کا ذہن گواہی دیتا ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔

شیخ ابو حامد شرقی کہتے ہیں کہ اس کا سبب یہ ہے کہ اس کا راوی معمر ہے۔ اس کا ایک بھانجا رافضی تھا۔ اس نے معمر کی کتاب میں یہ روایت شامل کر دی۔ معمر ایک جلیل القدر بزرگ تھا۔ کوئی شخص یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اس پر مراجعت کر سکے۔ عبدالرزاق نے یہ روایت کتاب میں اس سے سنی ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ عبدالرزاق امور کی معرفت رکھتے تھے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن ازہر سے نقل کی ہے، جب کہ یہی روات محمد بن حمدون نیشاپوری نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرزاق کے سے نقل کی ہے۔

تو ابو ازہر نامی راوی اپنے عہدے سے بری الذمہ ہو جائے گا۔

ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ صدوق ہے حافظ تھا اور جو روایت یہ کتاب سے کرتا تھا وہ ثبت ہے۔

ان کی وفات 263 ہجری میں ہوئی۔

7. احمد بن اسحاق بن الحصین بن جابر [1] (خ)

روی عن : سلیمان بن حرب، عبید اللہ بن موسی، عثمان بن عمر بن فارس، عمرو بن عاصم الکلابی، محمد بن عبداللہ الانصاری، یحیٰ بن حماد الشیبانی، یعلی بن عبید الطنافسی۔

روی عنہ: بخاری، ابراہیم بن عفان البزاز، ادریس بن عبدک المطوعی، اسحاق بن احمد بن اسحاق السلمی (بیٹا)، بکر بن منیر بن خلید بن عسکر، حاشد بن مالک، حمدویہ بن الخطاب، شفیع بن اسحاق المحتسب، عبید اللہ بن واصل، لیث بن نصر بن الحسین الشاعر، محمد بن الضوء الشیبانی، محمد بن عمران المطوعی۔

1۔ الثقات 8/12، المعجم المشتمل ص 38ح6، تہذیب الکمال 1/261ح7، سیر اعلام النبلاء 13/37، الکاشف 1/190ح5، تذہیب 1 التہذیب/125ح7، تہذیب التہذیب 1/17ح8، تقریب التہذیب 1/31ح6، الوافی بالوفیات 6/241

جرح وتعدیل

ان کے بیٹے ابو صفوان نے بیان کیا کہ میرے والد کو مامون نے نے تیس ہزار درہم اور کئی غلام بھیجے لیکن انہوں نے انہیں قبول نہ کیا۔

ابراہیم بن عفان البزار بیان کرتے ہیں کہ ہم ابو عبداللہ بخاری کے پاس تھے تو ابو اسحاق سرماری کا ذکر شروع ہوا تو انہوں نے کہا کہ اسلام میں ان کی مثل کوئی نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ زاہد و عابد امام تھے۔ اسلام کے مجاہد تھے اور ثقات میں سے تھے۔ ان کی شجاعت ضرب المثل تھی۔

ابن حجر نے انہیں گیارہویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

ان کی وفات 242 ہجری میں ہوئی۔

8. **احمد بن اسحاق بن زید بن عبداللہ بن ابی اسحاق**[1] (م، د، ت، س)

روی عن : حماد بن سلمہ ، الخلیل بن مرہ ، عبد اللہ بن حسان العنبری ، عبد اللہ بن عرادہ الشیبانی ، عبد العزیز بن المختار ، عبد الواحد بن زیاد ، عکرمہ بن عمار الیمامی ، عمران بن خالد الخزاعی ، ہمام بن یحیٰی ، ابو عوانہ الوضاح ابن عبد اللہ ، وہیب بن خالد ، یحیٰی بن سعید القطان۔

روی عنہ : ابراہیم بن سعید الجوہری ، ابراہیم بن یعقوب جوزجانی ، احمد بن ثابت الجحدری ، احمد بن الحسن بن خراش ، احمد بن ابو عمر حفص بن عمر الدوری ، احمد بن ابو خیثمہ ، احمد بن سعید الدارمی ، اسحاق بن الحسن الحربی ، حارث بن محمد بن ابو اسامہ ، حفص بن عمر الدوری ، زہیر بن حرب النسائی ، عباس بن جعفر بن الزبرقان ، عباس بن محمد الدوری ، عبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ ، عبد ابن حمید ، عبید اللہ بن سعید

1۔ طبقات ابن سعد 9/252ح4210 (اردو 7/213)، تاریخ الکبیر بخاری 2/1ح1480، الجرح والتعدیل 2/40ح8، الثقات 8/4، تاریخ بغداد 5/45ح1895، تہذیب الکمال 1/263ح8، الکاشف 1/190ح6، میزان الاعتدال 1/214ح294 (اردو 1/135ح294)، تذہیب التہذیب 1/128ح8، تہذیب التہذیب 1/17ح9، تقریب التہذیب 1/31ح7۔

السرخسی، عثمان بن محمد بن ابوشیبہ ، علی بن نصر بن علی الجہضمی ، محمد بن اسحاق الصاغانی ، محمد بن الحسین البرجلانی، محمد بن ابو عمر حفص بن عمر الدوری،یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

جرح وتعدیل

یہ بصرہ کے رہنے والے تھے، پھر بغداد آ گئے تھے۔

ابن سعد نے کہا کہ آپ ثقہ ہیں۔

نسائی اور دیگر حضرات نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

ابوزرعہ اور ابو حاتم نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے اسے اس لیے ترک کیا کہ ابن اکثم نے اس کے حوالے سے منقول روایات میں کچھ داخل کر دیا تھا۔

ابن منجویہ نے کہا ہے کہ حافظ الحدیث تھا۔

ذہبی نے لکھا ہے امام زاہد

ابن حجر نے کہا ہے کہ نویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی ہے۔

ان کی وفات 211 ہجری میں بصرہ میں ہوئی۔

9. **احمد بن اسحاق بن عیسیٰ الاہوازی**[1]

روی عن : حجاج بن نصیر الفساطیطی، خلاد بن یحییٰ السلمی ، ابو توبہالربیع بن نافع الحلبی،عامر بن مدرک الحارثی،عبد اللہ بن السری الانطاکی،عبد اللہ بن یزید ابو عبد الرحمن المقریٔ، محمد بن عبد اللہ بن الزبیر ابو احمد الزبیری،موسی بن داود الضبی،یعلی بن عباد الکلابی۔

1۔ تہذیب الکمال 1/265ح9، الکاشف 1/190ح7،تذہیب التہذیب 1/129ح9،تہذیب التہذیب 1/18ح10، تقریب التہذیب 1/32ح8۔

روی عنہ : ابو داود، احمد بن الصقر بن ثوبان، احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار، احمد بن محمد بن بکر النسائی ،زکریا بن یحییٰ الساجی، عبد اللہ بن احمد بن موسی الحافظ (المعروف عبدان الجوالیقی) ،عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، قاسم بن زکریا المطرز، محمد بن جریر الطبری، محمد بن یحییٰ بن مندہ الاصبہانی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ صالح ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ صدوق ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق ہے۔

ان کی وفات 250ہجری میں ہوئی۔

10. احمد بن اسماعیل بن محمد بن نبیہ[1] (ق)

روی عن : ابراہیم بن سعد، حاتم بن اسماعیل، سعد بن سعید بن ابو سعید المقبری، عبد الرحمن بن ابو الزناد، عبد العزیز بن عمران الزہری، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، کثیر بن جعفر بن ابو کثیر، مالک بن انس، محمد بن اسماعیل بن ابو فدیک، مسلم بن خالد الزنجی، مصعب بن عبد اللہ الزبیری۔

روی عنہ: ابن ماجہ، اسماعیل بن العباس الوراق، حسن بن علی بن شبیب المعمری، حسین بن اسماعیل المحاملی، عباس بن یوسف الشکلی، عبد اللہ بن احمد الجصاص، عبد اللہ بن عروہ الہروی، محمد بن ابراہیم بن شعیب الغازی، محمد بن احمد بن الحسین الاہوازی، محمد بن احمد بن زہیر القیسی الطوسی، محمد بن مخلد الدوری، محمد بن المسیب الارغیانی، یعقوب بن عبد الرحمن الجصاص المعروف بالدعاء۔

جرح وتعدیل

1۔ المجروحین، 1/161ح79 الکامل ابن عدی 1/287ح15، تاریخ بغداد 5/38ح1888، تہذیب الکمال 1/266ح10، الکاشف 1/190ح8، المغنی 1/59ح244، دیوان الضعفاء ص2ح480، میزان الاعتدال 1/215ح298، دیوان الضعفاء ص2 ح10، سئیر اعلام النبلاء 12/24، الاعلام بوفیات العلام ح1155، تذہیب التہذیب 1/129ح10، تہذیب التہذیب 1/18ح11، تقریب التہذیب 1/32ح9۔

انہوں نے امام مالک کے حوالے سے موطا نقل کی ہے اور امام مالک کے شاگردوں میں سے سب سے اخر میں ان کا انتقال ہوا۔

ابو احمد الحاکم نے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں کہ متروک الحدیث ہیں۔

ابن قانع نے کہا کہ ضعیف ہیں۔

ابن حبان نے اپنی کتاب المجروحین میں ذکر کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ مالک کے موطا کی روایت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی روایات باطل ہیں۔

خطیب بغدادی اور دیگر حضرات بیان کرتے ہیں کہ یہ جان بوجھ کر جھوٹ بیان نہیں کرتے۔

دارقطنی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔ اس کے سامنے موطا کے علاوہ دیگر روایات پیش کی گئیں تو اس نے انہیں بھی روایت کر دیا۔

برقانی کہتے ہیں کہ دارقطنی اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے اور انہوں نے اپنی صحیح میں اس سے روایت کی ہے۔

برقانی نے دارقطنی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اسے ہدایت کی تھی کہ وہ اس راوی کے حوالے سے صحیح روایت نقل کر دیں۔

ابن عدی نے کہا کہ اس نے امام مالک اور دیگر حضرات کے حوالے سے جھوٹی روایت نقل کی ہیں، جبکہ ابن صاعد نے اس کے حوالے سے احادیث نقل کرنے کو ایک مدت سے منع کر دیا تھا۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

"پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے"۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے۔

"نبی اکرم ﷺ نے ایک گواہ کے ہمراہ قسم کی بنیاد پر فیصلہ دے دیا تھا"۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے۔

"لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی شخص اپنے پسینے میں ڈوب جایے گا"۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بھی نقل کی ہے۔

"اللہ تعالیٰ زمین کو قبضے میں لے گا اور اسمان کو اپنے دائیں دست مبارک کے ذریعے لپیٹ لے گا"۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ یہ اور اس سے پہلے والی دو روایات کو ابن وہب نے بھی امام مالک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ تاہم ابو حذیفہ نامی اس راوی کا محل نہیں ہے کہ اس نے یہ دونوں روایات امام مالک سے سنی ہوں۔

ذہبی فرماتے ہیں کہ ابو حذیفہ پر یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ متن میں کوئی خرابی ہے، بلکہ سند کے حوالے سے اعتراض ہو سکتا ہے لیکن وہ بھی انہوں نے جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کی۔

ابو عباس سراج کہتے ہیں کہ میں نے فضل بن سہل کو سنا۔ انہوں نے امام مالک کے شاگرد ابو حذیفہ کا ذکر کرتے ہویے انہین جھوٹا قرار دیا اور کہا یہ جو بھی بات کہتا ہے ہمیشہ یہی کہتا ہے کہ یہ روایت امام مالک نے نافع کے حوالے سے عبد اللہ بن عمرؓ سے مجھے سنائی ہے۔

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک سے نافع کے حوالے سے عبد اللہ بن عمرؓ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

"علم کی تین صورتیں ہیں: بولنے والی کتاب، گزری ہوئی سنت اور مجھے نہیں معلوم"۔

راوی کو شک ہے شاید اس کی مانند کوئی اور لفظ ہے۔ ابن خزیمہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے پھر انہوں نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس میں ضعف ہے، امام محدث فقیہ ہے۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ اس کے حوالے سے ابن صاعد نے احادیث نقل کی ہیں۔ خطیب بغدادی نے فضل بن سہل کا قول نقل کیا ہے کہ امام مالک کے شاگرد ابو حذافہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے جو بات بھی یہ کہتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے سے مالک نے بحوالہ نافع بحوالہ ابن عمرؓ بیان کیا۔

ابن حجر کہتے ہیں کہ اس کا موطا کا سماع صحیح ہے باقی روایات میں مختلط ہے اور دسویں طبقہ کا ہے۔

انہوں نے 259 ہجری میں وفات پائی۔

11. احمد بن اشکاب[1] الحضرمی[2] (خ)

کہا جاتا ہے کہ یہ احمد بن معمر بن اشکاب ہے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ احمد بن عبید اللہ بن اشکاب ہے۔

روی عن: اسماعیل بن ابراہیم ابو یحییٰ التیمی، رفاعہ بن ایاس بن نذیر، شریک بن عبد اللہ النخعی، عبد الرحمن بن عبد الملک بن ابجر، عبد الرحمن بن محمد المحاربی، عبد الرحیم بن سلیمان الرازی، عبد السلام بن حرب الملائی، علی بن عابس، قاسم بن مالک المزنی، محمد بن بشر العبدی، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن فضیل بن غزوان، یحییٰ بن یعلی الاسلمی، ابو بکر بن عیاش۔

روی عنہ : بخاری، احمد بن عیسی اللخمیا لتنیسی الخشاب، اسحاق بن الحسن بن الحسین الطحان، بکر بن سہل بن اسماعیل، حسن بن سلیمان بن سلام الفزاری، حسن بن علی ابن خالد اللیثی، سعید بن اسد بن موسی، عباس بن محمد الدوری، محمد بن ابراہیم بن مسلم الطرسوسی ، محمد بن ادریس الرازی ، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، محمد بن یوسف المصری، یحییٰ بن معین، یعقوب بن سفیان الفارسی۔

جرح وتعدیل

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو زرعہ نے کہا کہ صاحب حدیث ہے، میں نے اسے دیکھا ہے، اس کو دیکھو مگر اس سے حدیث مت لکھو۔

ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ مامون صدوق ہے۔

عباس دوری نے کہا کہ یحییٰ بن معین اس سے کثیر تعداد میں لکھا کرتے تھے۔

ابن حبان نے اسے اپنی ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کبھی کبھار خطائ کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا ہے کہ حجت کثیر ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل میں اس کا نام "احمد بن معمر بن اشکیب" مذکور ہے۔

2۔ تاریخ الکبیر 2/4ح1494، المعرفہ والتاریخ 2/2،280/71، الجرح والتعدیل 2/77ح165، الثقات 8/6، تہذیب الکمال 1/267ح11، الکاشف 1/190ح9، سیر اعلام النبلاء 10/576، تذہیب التہذیب 1/130ح11، تہذیب التہذیب 1/19ح12، تقریب التہذیب التہذیب 1/32ح10، وافی بالوفیات 6/160ح386۔

ابن حجر نے کہا ہے کہ گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی ہے۔
ان کی وفات 218 ہجری میں ہوئی۔

12. احمد بن ایوب بن راشد الضبی[1] (بخ)

روی عن : سفیان بن حبیب، سہل بن اسلم، شبابہ بن سوار، عبد الاعلی بن عبد الاعلی، عبد الوارث بن سعید ، عوبد بن ابو عمران الجونی، مسلمہ بن علقمہ المازنی ۔

روی عنہ : بخاری، احمد بن عمار بن خالد الواسطی، احمد بن محمد بن عاصم الرازی، الحسن بن علی بن شبیب المعمری، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی، عبید اللہ بن عبد الکریم ابو زرعہ الرازی، علی بن الحسین بن الجنید الرازی۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اسے اپنی الثقات میں ذکر کیا ہے، اور کہا ہے کہ کبھی کبھار غرائب بیان کرتا ہے۔
ابن حجر نے کہا ہے کہ دسویں طبقہ کا مقبول راوی ہے۔
ہیثمی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

13. احمد بن بدیل بن قریش بن بدیل[2] (ت،ق)

1۔ الجرح والتعدیل 2/40ح7،الثقات 8/19، تہذیب الکمال،تذہیب التہذیب 1/130ح12، تہذیب التہذیب 1/20ح13، تقریب التہذیب 1/33ح11، مجمع الزوائد 6/120، معجم اسامی الرواۃ 1/95

2۔ الجرح والتعدیل 2/43ح17، المعرفۃ التاریخ 1/430، الکامل ابن عدی 1/305ح23، الثقات 8/39، تاریخ بغداد 5/80ح1925، مجمع الزوائد 7/242، تہذیب الکمال 1/270، میزان الاعتدال 1/218ح304(اردو 1/138ح304) ، العبر 2/22، الکاشف 1/190ح10، سیر اعلام النبلاء 12/331، دیوان الضعفاء ص 2ح12، المغنی 1/59ح247، الاعلام بوفیات العلام ح1145، تذہیب التہذیب 1/131ح13، تہذیب التہذیب 1/20ح14، تقریب التہذیب 1/33ح12، الوافی بالوفیات 6/164ح399، معجم اسامی الرواۃ 1/95۔

روی عن: ابراہیم بن عیینہ، اسحاق بن سلیمان الرازی، جابر بن نوح الحمانی، حفص بن غیاث النخعی، حماد بن اسامہ، عبد اللہ بن ادریس الاودی، عبد اللہ بن میمون الطہوی، عبد اللہ بن نمیر، عبد الرحمن بن محمد المحاربی، عثام بن علی العامری، عیسی بن راشد، محمد بن خازم، محمد بن فضیل، مفضل بن صالح الاسدی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن عیسی الرملی، ابو بکر بن عیاش۔

روی عنہ: ترمذی، ابن ماجہ، ابراہیم بن حماد بن اسحاق القاضی، ابراہیم بن دینار الحوشبی الہمذانی، ابراہیم بن عمروس بن محمد، احمد بن اوس المقرئ، احمد بن الحسن بن عزون، احمد بن عبد اللہ بن شجاع، احمد بن عبد اللہ صاحب ابو صخرہ، احمد بن محمد بن اسماعیل الادمی، حاجب بن ارکین، حسن بن علی بن الحسین (ابن ابو الحناء)، عبد اللہ بن اسحاق المدائنی، علی بن الحسن بن سعد البزاز، علی بن عیسی بن داود بن الجراح الوزیر، عمر بن محمد بن نصر الکاغدی، محمد بن عبد اللہ الزعفرانی (بلبل)، ومحمد بن عبید اللہ بن العلاء، نصر ابن محمد، یحییٰ بن محمد بن صاعد۔

جرح وتعدیل

امام نسائی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ اس نے حفص بن غیاث اور دیگر حضرات کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔

دار قطنی کہتے ہیں کہ یہ لین ہے۔

صالح بن احمد ہمدانی کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ کوفہ میں اسے کوفہ کے راہب کا خطاب دیا گیا ہے، پھر جب اسے قاضی کا عہدہ دیا گیا تو یہ بولا کہ اس بڑھاپے میں مجھے رسوائی کا شکار کر دیا گیا ہے۔

عبد الرحمان بن ابو حاتم نے کہا کہ اس کا محل صدق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ مستقیم الحدیث ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس میں کمزوری ہے۔ حفص بن غیاث سے منکر روایت کرتا ہے۔

ازہری نے دار قطنی سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ کمزور ہے۔

ابن عقدہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن اسحاق الصواف، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان اور داود بن یحییٰ اس سے راضی نہیں تھے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ حافظ، عالم دین اور فاضل ہے۔ ہمذان کا قاضی، وہاں کی سند اور محدث ہے، عابد ہے اور اس پر کوئی تہمت نہیں۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقے کا صدوق وہمی راوی لکھا ہے۔

ان کی وفات 258 ہجری میں ہوئی۔

14. احمد بن بشیر القرشی المخزومی[1] (خ، ت، ق)

روی عن: اسماعیل بن ابو خالد، حفص بن ابو منصور الکوفی، سعید بن ابو عروبہ، سلیمان الاعمش، شبیب بن بشر، شعبہ بن الحجاج، عبد اللہ بن شبرمہ، عبید اللہ بن عمر، علی البجلی، عمر بن حمزہ العمری، عوانہ بن الحکم الکلبی، عیسی بن میمون المدنی، مجالد بن سعید، محمد بن ابو اسماعیل، مسعر بن کدام، ہارون بن عنترہ، ہاشم بن ہاشم الزہری، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن سلیمان الکوفی۔

روی عنہ : ابراہیم بن عبد اللہ التنوخی، ابراہیم بن موسی الفراء، احمد بن طارق الوابشی، اسحاق بن موسی الانصاری، حسن بن عرفہ بن یزید العبدی، حسین بن عبد الاول النخعی، سعید بن یعقوب الطالقانی، سفیان بن وکیع، سلم بن جنادہ، سلیمان بن منصور الخزاعی، عبد اللہ بن سعید الکندی، عبد الرحمن بن صالح، علاء بن عمرو الحنفی، محمد بن سلام البیکندی، محمد بن طریف، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، محمد ابن الفرج البغدادی، محمد بن المثنی الزمن، محمد بن مہران الرازی، نصر بن عبد الرحمن الکوفی، یحییٰ بن سلیمان الجعفی، یوسف ابن موسی الرازی۔

جرح وتعدیل

بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی صحیح میں روایت نقل کی ہے۔

احمد بن عبد اللہ بن نمیر کہتے ہیں کہ یہ صدوق ہے۔

1۔ طبقات 8/519ح3559، تاریخ الکبیر 2/1ح1477، الجرح والتعدیل 2/42ح14، المجروحین 1/140، الکامل ابن عدی 1/269ح1، الضعفاء الکبیر 1/228ح277، سؤالات السلمی ص 46ح29، تاریخ بغداد 5/76ح1922، تہذیب الکمال 1/273ح14، المغنی 1/60ح248، دیوان الضعفاء ص 2ح13، الکاشف 1/191ح11، میزان الاعتدال، سئیر 9/241، تذہیب 1/131ح14، تقریب التہذیب 1/34ح13، تہذیب 1/21ح16

یہ تاریخ کے بارے میں اچھی معرفت رکھتا تھا ان کا فہم بھی اچھا تھا اور شعوبیہ فرقہ کا سردار تھا اس کے حوالہ سے بحث و مباحثہ کیا کرتا تھا اور لوگوں کے سامنے اس حوالے سے نظریات پیش کیا کرتا تھا۔ ذہبی کہتے ہیں کہ شعوبیہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو عجمیوں کو عربیوں پر فضیلت دیتے ہیں۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابوزرعہ رازی نے اسے صدوق کہا ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس کا محل صدق ہے۔

سلمی نے دارقطنی سے اس کے بارے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ایک جگہ دارقطنی نے اسے ضعیف کہا اور یہ کہا ہے کہ ان کی نقل کردہ حدیث کا اعتبار کیا جایے گا۔

نسائی نے کہا ہے کہ یہ زیادہ قوی نہیں ہے۔

دارمی نے کہا کہ یہ متروک ہے۔ پہلے کوفہ میں رہتا تھا پھر بغداد آگیا۔ دارمی نے اسے ایک دوسرے راوی (ابو جعفر المؤدب کے سمجھ کر یہ بات کہی ہے اس لیے اس راوی کے لیے یہ قابل قبول نہیں ہے)۔

ابوزرعہ نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابو حاتم نے کہا کہ اس کا محل صدق ہے۔

ابو بکر بن ابوداود نے کہا کہ ثقہ ہے کثیر الحدیث ہے۔

مطین نے کہا کہ شعوبیہ ہے۔

ابن جارود نے کہا کہ متغیر ہے اس کی حدیث کوئی چیز نہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق وہمی راوی ہے۔

ان کی وفات 197 ہجری میں ہوئی۔

15. **احمد بن بشیر البغدادی**[1] (تمیز)

روی عن: عطاء بن مبارک۔

روی عنہ: ابن ابو دنیا۔

جرح و تعدیل

دارمی نے کہا کہ یہ متروک ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ضعیف ہے، اس کی متابعت دیکھی جائے گی۔

ذہبی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا متروک راوی کہا ہے۔

16. **احمد بن بکار بن ابی میمونہ**[2] (س)

روی عن : بشر بن السری، بشیر بن عبد اللہ، ابو توبہ، بکار بن ابو میمونہ، جعفر بن عون العمری، عبد الحمید بن عبد الرحمن الحمانی، محمد بن خازم الضریر، محمد بن سلمہ الحرانی، محمد بن فضیل بن غزوان، مخلد بن یزید الحرانی، وکیع بن الجراح، وہب بن اسماعیل الاسدی، ابو سعید مولی بنی ہاشم، ابو قتادہ الحرانی۔

روی عنہ : النسائی، احمد بن اسماعیل الحرانی، الحسین ابن اسحاق التستری، ابو عروبہ الحسین بن محمد بن مودود السلمی الحرانی، ابو بکر محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی، ابو زید یحییٰ ابن روح الحرانی۔

جرح و تعدیل

نسائی نے اس سے روایت لیتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

1۔ تہذیب الکمال 1/276ح15، تذہیب التہذیب 1/132ح15، تہذیب التہذیب 1/22ح17، تقریب التہذیب 1/34ح14

2۔ الثقات 8/23، تہذیب الکمال 1/277ح16، الکاشف 1/191ح12، تذہیب التہذیب 1/132ح16، تہذیب التہذیب 1/22ح18، تقریب التہذیب 1/34ح15

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے اس کے ضعیف ہونے اور اس کے ہم نام کوفی راوی کے قوی ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ہے اور کہا ہے کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا ہے کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

ان کا انتقال 244 ہجری میں ہوا۔

- **احمد بن بکار الدمشقی** (احمد بن عبداللہ بن بکار)،(ت)

یہ احمد بن عبد الرحمان بن بکار ہے۔

17. **احمد بن ابی بکر** [1] (ع)

روی عن : ابراہیم بن سعد الزہری ، حسین بن زید بن علی ، صالح بن قدامہ الجمحی ، عاصم بن سوید الانصاری، عبد الرحمن بن زید بن اسلم ، عبد العزیز بن ابو حازم ، عبد العزیز بن عمران لزہری (ابن ابو ثابت) ، عبد العزیز ابن محمد الدراوردی ، عبد المہیمن بن عباس بن سہل ابن سعد الساعدی، عطاف بن خالد المخزومی، عمر بن طلحہ بن علقمہ اللیثی، عمران بن عبد العزیز بن الزہری، مالک بن انس، محرز بن ہارون القرشی ، محمد بن ابراہیم بن دینار ، مغیرہ بن عبد الرحمن المخزومی ، موسی بن شیبہ بن الانصاری ، یحییٰ بن عمران القرشی، یوسف بن یعقوب بن ابو سلمہ الماجشون۔

روی عنہ : سوائے نسائی کے جماعت ، ابو اسحاق ابراہیم بن عبد الصمد الہاشمی، احمد بن ابراہیم بن فیل البالسی، احمد بن ابراہیم بن محمد البسری، احمد بن عیسی بن مخلد ، احمد بن محمد بن نافع الطحان، اسحاق بن احمد

1۔ تاریخ الکبیر بخاری 2/5ح1506، الجرح والتعدیل 2/43ح16، الثقات 8/21، تہذیب الکمال 1/278، تذکرۃ الحفاظ 2/482، العبر 1/436، میزان الاعتدال، الکاشف 1/191ح13، الاعلام بوفیات الاعلام ص170ح1043 ، تذہیب التہذیب 1/133ح17، تہذیب التہذیب 1/23ح21، تقریب 1/35ح17، 1/23ح21، الوافی بالوفیات 6/269

الفارسی، اسماعیل بن ابان بن، بقی بن مخلد، جعفر بن احمد بن الحافظ، حارث ابن احمد بن ابو بکر الزہری، روح بن الفرج المصری، زکریا بن یحییٰ السجزی، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، محمد بن ابراہیم بن زیاد الطیالسی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن یحییٰ الذہلی، معاذ بن المثنی بن معاذ، یحییٰ بن الحسن بن جعفر العلوی۔

جرح وتعدیل

زبیر بن بکار نے کہا اہل مدینہ کا فقیہ تھا۔

ابو زرعہ اور ابو حاتم نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابو العباس السراج نے کہا کہ ابو مصعب سنت اور احکام کے امام تھے۔

دار قطنی کہتے ہیں کہ ابو مصعب مؤطا کی روایت میں ثقہ ہیں۔

امام حاکم کہتے ہیں کہ فقیہ تھا اور اہل مدینہ کے مذاہب کا عالم تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہی کہ مجھے معلوم نہیں ہوا کہ ابو خیثمہ نے اپنے صاحبزادے احمد کو یہ کیوں کہا تھا کہ تم ابو مصعب کے حوالے سے احادیث مت لکھو اور جس حوالے سے چاہے لکھ لو۔

ذہبی نے کہا کہ مدینہ کا قاضی اور ان کا عالم ہے، ثقہ امام اور دار الہجرہ کا شیخ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ مدنی فقیہ صدوق، دسویں طبقہ کا راوی ہے۔

ان کی وفات 242ہجری میں ہوئی۔

18. **احمد بن ثابت الجحدری**[1] (ق)

روی عن : احمد بن اسحاق الحضرمی، ازہر بن سعد السمان، بشر بن الحسن البصری، سفیان بن عیینہ، صفوان ابن عیسی الزہری، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الوہاب بن عبد المجید الثقفی، عمر بن علی المقدمی، عمیر بن

1۔ الثقات 8/42، تہذیب الکمال 1/281ح18، الکاشف 1/191ح14، تذہیب التہذیب 1/134ح18، تہذیب التہذیب 1/24ح22، تقریب التہذیب 1/36ح18۔

عبد المجید الحنفی، محمد بن جعفر، غندر، محمد بن خالد ابن عثمہ، محمد بن ابو عدی، معاذ بن ہشام الدستوائی، مغیرہ بن سلمہ، نضر بن کثیر السعدی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن سعید القطان، یعقوب بن اسحاق الحضرمی۔

روی عنہ : ابن ماجہ، احمد بن محمد بن صدقہ البغدادی، جعفر بن محمد ابن المغلس، حسن بن علی بن دلویہ، حسین بن اسحاق بن ابراہیم العجلی، حسین بن محمد بن مودود ابو عروبہ الحرانی، عبد اللہ بن ابو داود السجستانی، عبد اللہ بن عروہ الہروی، علی بن احمد بن سلیمان القافلائی، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن اسماعیل البخاری (تاریخ الکبیر) ، محمد بن صالح بن الولید النرسی، محمد بن العباس بن ایوب الاصبہانی (الاخرم) ، محمد بن یحییٰ بن مندہ العبدی الاصبہانی (الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ کے دادا)، یحییٰ بن محمد بن صاعد۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے انہیں کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے اور انہیں مستقیم الحدیث کہا ہے۔

ابن حجر نے انہیں دسویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

19. **احمد بن جعفر المقریء**[1] (م)

روی عن : اسماعیل بن عبد الکریم بن معقل بن منبہ، النضر بن محمد الجرشی۔

روی عنہ : مسلم، ابو محمد جعفر بن احمد بن محبوب الربعی المکی، ابن بنت الحسن بن عمران بن عیینہ، محمد بن احمد بن زہیر القیسی الطوسی، محمد بن اسحاق بن العباس الفاکہی المکی، المفضل بن محمد بن ابراہیم الشعبی الجندی۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے انہیں الثقات میں ذکر کیا ہے اور مستقیم الحدیث کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا مقبول راوی کہا ہے۔

1۔ الثقات 8/37، تہذیب الکمال 1/282ح19، الکاشف 1/191ح15، تذہیب التہذیب 1/135ح19، تہذیب التہذیب 1/24ح24، تقریب التہذیب 1/36ح19۔

20. **احمد بن جناب بن المغیرہ المصیصی**[1] (م، د، س)

روی عن : الحکم بن ظہیر الفزاری، خالد بن یزید بن اسد بن عبد اللہ القسری، عبد اللہ بن عبد الرحمن، یقال: عبد الرحمن بن عبد الرحمن، عیسی بن یونس بن ابو اسحاق السبیعی۔

روی عنہ : مسلم، ابو داود، ابراہیم بن سعید الجوہری، ابراہیم بن ہانی النیشاپوری، احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی، احمد بن سعید بن شاہین البغدادی، ابو یعلی احمد بن علی المثنی الموصلی، احمد بن علی بن مسلم الابار، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن منصور المروزی (زاج)، احمد بن ملاعب بن حیان البغدادی الحافظ، جعفر بن محمد ابن کزال، جنید ابن حکیم الدقاق، الحسن بن الفضل بن السمح البوصرائی، صالح بن احمد بن ابو مقاتل البغدادی، عباس بن محمد بن حاتم الدوری، عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل، عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عثمان بن عبد اللہ بن خرزاد الانطاکی، علی بن الحسن بن ابو مریم، عمر بن شبہ بن عبیدہ الرازی البصری، عیاش بن محمد بن عیسی الجوہری، محمد بن سوید الطحان، محمد بن طاہر بن ابو الدمیک، ابو یحییٰ محمد بن عبد الرحیم البزاز المعروف بصاعقہ، محمد بن عبدوس بن کامل السراج، محمد بن ہشام بن ابو الدمیک المستملی، محمد بن یعقوب ابن الفرجی الصوفی، یحییٰ بن اسحاق بن سافری، یحییٰ بن معلی بن منصور الرازی، یعقوب بن شیبہ السدوسی، یعقوب بن یوسف المطوعی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ صدوق ہے۔

صالح جزرہ نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

امام حاکم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

1۔الجرح والتعدیل2/45ح27، الثقات 8/17، تاریخ بغداد 5/123ح1974، تہذیب الکمال 1/278، الکاشف 1/191ح16، سیر اعلام النبلاء 11/436، تذکرۃ الحفاظ 2/482، تذہیب التہذیب، 1/135ح20، تقریب التہذیب 1/36ح20، تہذیب التہذیب 1/25ح25۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

21. **احمد بن جواس الحنفی**[1] (م،د)

روی عن : ابراہیم بن سلیمان الحنفی، بکر بن محمد العابد، جریر بن عبد الحمید الضبی، حباب، سفیان بن عیینہ، سلام بن سلیم الحنفی، عبد اللہ بن ادریس، عبد اللہ بن المبارک، عبید اللہ بن عبید الرحمن الاشجعی، عثمان بن مزاحم، محمد بن خازم، محمد ابن عبد الوہاب القناد، محمد بن الفضل بن مہلہل، مسافر القرشی، نوفل بن مطہر الضبی، ابو بکر بن عیاش۔

روی عنہ : مسلم، ابو داود، ابراہیم بن ابو بکر بن ابوشیبہ، احمد بن عیسی بن مخلد الکلابی، احمد بن محمد بن ہانی الاثرم، حسن بن سفیان النسوی، حسن بن الصباح البزار، حسن بن علی بن شبیب المعمری، سری بن یحیٰی بن السری، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، محمد بن صالح بن ذریح، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن عبد الغفار الہمذانی، محمد بن عبدوس بن کامل السراج، محمد بن مسلم ابن وارہ الرازی، یوسف بن اسحاق بن الحجاج۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اسے اپنی الثقات میں ذکر کیا ہے۔

بقی مخلد نے اسے ثقہ کہا ہے۔

مطین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/24، الثقات 8/20، تاریخ بغداد 4/77، تہذیب الکمال 1/285ح21، الکاشف 1/192ح17، سیر اعلام النبلاء 11/37، تذہیب التہذیب 1/135ح21، تہذیب التہذیب 1/25ح26، تقریب التہذیب 1/36ح21، الوافی بالوفیات 6/294۔

22. احمد بن جواس الاستوائی[1] (تمیز)

روی عن:

احمد بن عبد اللہ بن یونس الیر بوعی الکوفی، اسماعیل بن ابو اویس المدنی، یحییٰ بن یحییٰ النیشاپوری۔

روی عنہ : عبد اللہ بن محمد بن الحسن بن الشرقی، موسی ابن العباس الجوینی۔

جرح وتعدیل

امام حاکم نے اس کا ذکر تاریخ نیشاپور میں کیا ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا مقبول راوی کہا ہے۔

23. احمد بن الحجاج البکری[2] (خ)

روی عن: ابو ضمرہ انس بن عیاض اللیثی، حاتم بن اسماعیل المدنی، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن المبارک، عبد الرحمن بن سعد بن عمار المؤذن، عبد الرحمن بن مہدی، عبد العزیز ابن ابو حازم، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، الفضل بن موسی السینانی، موسی بن شیبہ بن عمرو بن عبد اللہ بن کعب بن مالک الانصاری۔

روی عنہ : بخاری، ابراہیم بن اسحاق الحربی، احمد بن ابو خیثمہ زہیر بن حرب، ابو بکر احمد بن محمد بن ہانی الطائی الاثرم، احمد بن منصور الرمادی، جعفر بن محمد بن شاکر الصائغ، داود ابن سلیمان العسکری، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، علی بن عبد العزیز البغوی، محمد بن ایوب بن یحییٰ ابن الضریس الرازی، محمد بن علی الوراق[3] المعروف بحمدان، محمد بن یحییٰ بن عبد الکریم الازدی، ابو عیسی موسی بن ہارون الطوسی۔

جرح وتعدیل

1۔ تہذیب الکمال 1/287ح22، تذہیب1/136ح، تہذیب التہذیب 1/25ح2722، تقریب التہذیب 1/37ح22۔

2۔ تاریخ الکبیر بخاری2/3ح1489، الجرح والتعدیل2/45ح30، الثقات 8/6، تاریخ بغداد5/187ح2051، تہذیب الکمال 1/287ح23، الکاشف 1/192ح18، تذہیب التہذیب1/136ح22، تہذیب التہذیب 1/26ح28، تقریب التہذیب1/37ح22۔

3۔ مطبوعہ میں اس کا نام غلطی سے "محمد بن علی الوارق" ہے، جس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔

ابن ابو خیثمہ نے کہا کہ سچا انسان ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر کتاب الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

24. **احمد بن حرب بن محمد بن علی**[1] (س)

روی عن : اسباط بن محمد القرشی ، اسماعیل بن علیہ ، انس بن عیاض اللیثی ، حرب بن محمد الطائی، زید بن الحباب العکلی ، سفیان بن عیینہ ، عبد اللہ بن ادریس ، عبد الرحمن بن محمد المحاربی ، عبد المجید بن عبد العزیز بن ابو رواد ، عمر بن سعد الحفری ، قاسم بن یزید الجرمی ، محمد بن خازم ، محمد بن ربیعہ الکلابی ، محمد بن عبید الطنافسی ، محمد بن فضیل بن غزوان ، معافی بن عمران الموصلی ، یحییٰ بن سلیم الطائفی ، یحییٰ بن یمان۔

روی عنہ : النسائی ، احمد بن عبد اللہ الشعرانی ، احمد بن عبد الرحمن ابن الجارود ، احمد بن محمد بن صدقہ البغدادی ، حیان بن بشر بن حیان ، عباس بن یوسف بن اسماعیل ، عبد اللہ بن احمد بن معدان الغزاء ، عبد اللہ بن ابو داود ، عبد اللہ بن محمد بن جعفر القاضی ، عبد اللہ بن محمد بن مسلم الاسفراینی ، عبد اللہ بن محمد بن وہب الدینوری ، عبد الرحمن بن عبید اللہ بن احمد الاسدی الحلبی ، عبد الرحمن بن عبید اللہ بن عبد العزیز الہاشمی ، عتیق ابن عبد اللہ الاذنی ، علی بن حرب الطائی ، قیس بن مسلم الخولانی ، محمد بن عبد اللہ بن عبد السلام مکحول البیروتی۔

جرح وتعدیل

نسائی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عبد الرحمان بن ابو حاتم کہتے ہیں کہ صدوق ہے۔

ازدی، تاریخ موصل میں لکھتے ہیں کہ اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ (ابن علیہ) سے اس کا سماع نہیں ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/33ح44، الثقات 8/39، تہذیب الکمال 1/288ح24، سئیر اعلام النبلاء 12/253، الکاشف 1/192ح19، تذہیب التہذیب 1/136ح24، تہذیب التہذیب 1/26ح29، تقریب التہذیب التہذیب 1/37ح24۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

25. **احمد بن الحسن بن جنیدب الترمذی**[1] (خ،ت)

روی عن : احمد بن محمد بن حنبل، آدم بن ابو ایاس العسقلانی، الاسود بن عامر (شاذان)، اصبغ بن الفرج المصری، حجاج بن ابراہیم الازرق، حجاج بن نصیر الفساطیطی، حسن بن بشر البجلی، حسن بن الربیع البورانی، ربیع بن روح الحمصی، ربیع بن نافع الحلبی، سعید بن الحکم بن ابو مریم، سعید بن کثیر بن عفیر، سلیمان بن داود الہاشمی، سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی، ضحاک بن مخلد، عبد اللہ بن صالح المصری، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، عبد اللہ بن نافع الصائغ المدنی، عبد الملک بن ابراہیم الجدی، عبید اللہ بن موسی العبسی الکوفی، علی بن عیاش الحمصی، عمرو بن عاصم الکلابی، فضل بن دکین، قبیس بن حفص الدارمی، محمد بن عبد اللہ الانصاری، محمد بن عثمان التنوخی، محمد بن عرعرہ بن البرند، محمد بن عیسی ابن الطباع، محمد بن الفضل السدوسی، محمد بن مصعب القرقسانی، محمد بن موسی بن بزیع، محمد بن یوسف الفریابی، معقل بن مالک الباہلی، معلی ابن اسد العمی، موسی بن اسماعیل التبوکی، نعیم بن حماد، ہاشم بن القاسم، وضاح بن یحیٰی النہشلی، یحیٰی بن سلیمان الجعفی، یحیٰی بن صالح الوحاظی، یزید بن عبد ربہ الحمصی، یعلی بن عبید الطنافسی۔

روی عنہ : البخاری، الترمذی، ابراہیم بن ابو طالب النیشاپوری، احمد بن علی بن مسلم الابار، احمد بن محمد بن شوذب البلخی، اسحاق بن احمد الفارسی، جعفر بن احمد بن نصر، جعفر بن محمد بن الحسن بن المستفاض، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عثمان بن خرزاذ الانطاکی، محمد بن ادریس الرازی، محمد ابن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن اسحاق بن العباس الفاکہی، محمد بن جریر الطبری، محمد بن حمدویہ المروزی، محمد بن اللیث بن حفص المروزی، محمد بن المنذر بن عبد العزیز، محمد بن النضر الجارودی، محمد بن یحیٰی بن خلاد۔

1۔ الثقات 8/27، تہذیب الکمال 1/290، سئیر اعلام النبلاء، الکاشف 1/192ح20، تذہیب 1/137ح25، تقریب التہذیب 1/37ح25، تہذیب التہذیب 1/27ح31، الوافی بالوفیات، طبقات الحفاظ

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اسے اپنی الثقات میں میں ذکر کیا ہے۔

حاکم کہتے ہیں ان سے بہت سارے مشائخ نے روایت لی ہے اور ان سے علل اور جرح کے حوالے سے پوچھا جاتا تھا۔

ذہبی نے کہا کہ امام حافظ اور فقیہ تھے۔ علل اور رجال میں بصیرت رکھتے تھے اور اصحاب احمد بن حنبل میں سے تھے۔

ابن حجر نے انہیں گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ کہا ہے۔

26. **احمد بن الحسن بن خراش البغدادی**[1] (م،ت)

روی عن : احمد بن اسحاق الحضرمی، حبان بن ہلال، حجاج بن منہال الانماطی، شبابہ بن سوار الفزاری، عبد اللہ بن عمرو بن ابو الحجاج المنقری، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد الملک بن عمرو، علی ابن المدینی، عمر بن عبد الوہاب الریاحی، عمرو بن عاصم الکلابی، عمرو بن مرزوق الباہلی، فضل بن دکین، محبوب بن الجہم، محمد بن خالد بن عثمہ، مسلم بن ابراہیم الازدی، معقل بن مالک الباہلی، موسی بن اسماعیل، وہب بن جریر بن حازم۔

روی عنہ : مسلم، الترمذی، احمد بن الحسین بن اسحاق الصوفی الصغیر، احمد بن ابو عوف، حسین بن محمد بن حاتم بن یزید، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن اسحاق بن ابراہیم السراج، محمد بن ہارون بن حمید ابن المجدر۔

جرح وتعدیل

1۔الجرح والتعدیل 2/48ح42، الثقات 8/27، تہذیب الکمال 1/293ح26، تاریخ بغداد 5/125ح1978، سیر اعلام النبلاء 12/157، الکاشف 1/192ح21، تذہیب التہذیب 1/138ح26، تہذیب التہذیب 1/27ح32، تقریب التہذیب 1/38ح26۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق ہے۔

27. **احمد بن حفص بن عبد اللہ بن راشد**[1] (خ،د،س)

روی عن : ابراہیم بن سلیمان الزیات، احمد بن الحکم بن سنان، احمد بن ابو رجاء، جارود بن یزید، حسین بن الولید القرشی، حفص بن عبد اللہ السلمی، سعید بن الصباح النیشاپوری، عبد اللہ بن عثمان بن جبلہ، یحییٰ بن یحییٰ النیشاپوری۔

روی عنہ : البخاری، ابو داود، النسائی، ابراہیم بن ابو طالب، احمد بن علی بن مسلم الابار، احمد بن محمد بن حامد الطوسی، احمد بن محمد بن الحسن بن الشرقی، احمد بن محمد بن عبدوس، احمد بن محمد بن یحییٰ البزاز، زکریا بن یحییٰ السجزی، زید بن یحییٰ بن الحسین العامری، سلمہ بن النضر القشیری، صالح بن محمد الجزرہ، صالح بن نوح بن منصور، عبد اللہ بن ابو داود السجستانی، عبد اللہ بن العباس الطیالسی، عبد اللہ بن محمد بن الحسن بن الشرقی، عبد اللہ بن محمد بن زیاد النیشاپوری، عبد اللہ بن محمد بن عمرو النصر آباذی، عبد اللہ بن ہاشم السمسار، عبد الرحمن بن یوسف بن خراش، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، مسلم بن الحجاج (صحیح مسلم کے علاوہ)، نصر بن احمد بن نصر الکندی، یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں صدوق اور قلیل الحدیث ہے۔ نسائی نے اپنے شیوخ کے ناموں میں اسے ثقہ کہا ہے، مسلمہ بن قاسم نے بھی یہی کہا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل2/48، تہذیب الکمال 1/، سیر اعلام النبلاء12/383، الکاشف 1/192ح22، تذہیب التہذیب1/138ح27 1/137ح، تہذیب التہذیب 1/28ح33، تقریب التہذیب 1/38ح27۔

- **احمد بن الحکم البصری (احمد بن عبد اللہ بن الحکم بن الکردی)**

یہ احمد بن عبد اللہ بن الحکم ابن الکردی ہے۔

28. احمد بن حماد بن مسلم بن عبد اللہ بن عمرو التجیبی[1] (س)

روی عن : روح بن صلاح، زہیر بن عباد الرؤاسی، وکیع بن الجراح، سعید بن الحکم بن ابو مریم، سعید بن کثیر بن عفیر، عبد الغفار بن داود بن مہران، محمد ابن روح العنبری، موسی بن ناصح، یحیٰی بن عبد اللہ بن بکیر۔

روی عنہ : النسائی، احمد بن القاسم بن عبد الرحمن، احمد بن محمد بن معاویہ بن ہشام المصری، عبد الغفار بن داود الحرانی، احمد بن محمد بن ابو الموت، اسحاق بن ابراہیم بن ہاشم الاذرعی، حسن بن رشیق العسکری، سلیمان بن احمد الطبرانی، عبد الرحمن بن احمد بن یونس بن عبد الاعلی، عبد الرحمن بن داود بن منصور، عبد المؤمن بن خلف النسفی، محمد بن احمد المعیطی المصری، محمد بن القاسم بن محمد بن سیار، محمد بن ہارون بن شعیب الانصاری، مروان بن عبد الملک الاندلسی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ صالح ہے۔

ابن یونس نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

29. احمد بن حمید الطریثیثی[1] (خ، سی)

1۔ تہذیب الکمال 1/296ح28، سئیر اعلام النبلاء 13/533، الکاشف 1/192ح123، تذہیب التہذیب 1/139ح28، تہذیب التہذیب 1/28ح36، تقریب التہذیب 1/38ح28۔

روی عن : حفص بن غیاث النخعی ،حماد بن اسامہ،عبد اللہ بن ادریس،عبد اللہ بن المبارک،عبد اللہ بن نمیر ، عبد الرحیم بن سلیمان ، عبید اللہ بن عبید الرحمن الاشجعی ، قاسم بن معن المسعودی، محمد بن بشر العبدی، محمد ابن جعفر غندر، محمد بن فضیل بن غزوان، معاویہ بن ہشام القصار، یحییٰ بن زکریا بن ابو زائدہ ،ابو بکر بن عیاش۔

روی عنہ : البخاری، احمد بن محمد ابن الاصفر، احمد بن محمد ابن المعلی، حنبل بن اسحاق بن حنبل، احمد بن محمد بن حنبل، عباس بن محمد الدوری، عبد اللہ بن سعید الاشج، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، محمد بن اسماعیل بن یوسف الترمذی، محمد بن ابو خالد الصومعی، محمد بن یحییٰ بن کثیر الحرانی، محمد بن یزید الآدمی ، یحییٰ بن عبد الحمید الحمانی، ابو حاتم الرازی۔

جرح وتعدیل

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم نے کہا کہ یہ ثقہ ہے اور میں اس سے رازی ہوں۔

مطین نے کہا کہ کوفہ کے حفاظ میں سے تھا اور ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اسے الثقات میں ذکر کیا ہے۔

احمد بن صالح مصری نے کہا کہ ثقہ ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ کوفہ کے حفاظ میں سے ہے اور اس کو ثبت مانا گیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی ہے۔

- **احمد بن ابی الحواری**

1۔ ثقات العجلی 1/191ح1، الجرح والتعدیل 2/46ح31، تہذیب الکمال 1/298ح29، سیر اعلام النبلاء 10/509، الکاشف 1/192ح24، تذہیب التہذیب 1/139ح29، تہذیب التہذیب 1/29ح37، تقریب التہذیب 1/38ح29۔

یہ احمد بن عبد اللہ بن میمون ہے۔

30. **احمد بن خالد بن موسیٰ** [1] (ز،4)

روی عن : اسرائیل بن یونس ، شیبان بن عبد الرحمن النحوی ، عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی، عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابو سلمہ الماجشون ، عبد الملک بن مسلم بن سلام ، قیس بن الربیع، محمد بن اسحاق بن یسار، یونس بن ابو اسحاق السبیعی۔

روی عنہ : البخاری (ادب المفرد اور قراءہ خلف الامام)، ابراہیم بن ابو داود البرلسی، احمد بن عبد الوہاب ابن نجدہ الحوطی ، احمد بن علی بن یوسف الخراز ، حمید بن زنجویہ النسائی، سعید بن عثمان التنوخی، سلمہ بن شبیب النیشاپوری ، شعیب بن شعیب بن اسحاق الدمشقی ، صفوان بن عمرو الحمصی الصغیر ، عباس بن الفرج الریاشی ، عبد الرحمن بن عمرو النضری ، عبید اللہ بن فضالہ بن ابراہیم ، عمرو بن عثمان بن عید بن کثیر ، عمران بن بکار الکلاعی ، محمد بن خالد بن خلی الحمصی، محمد بن ابو خالد الصومعی، محمد بن عوف بن سفیان الطائی ، محمد بن المصفی بن بہلول ، محمد بن یحییٰ الذہلی ، موسی بن عیسی بن المنذر الحمصی، ہانی بن النضر بن حبیب الازدی، یحییٰ بن عثمان بن سعید ابن کثیر ۔

جرح وتعدیل

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن خزیمہ نے اس سے اپنی صحیح میں روایت لی ہے۔

ابن حبان نے اسے الثقات میں ذکر کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ابن معین نے اس کی توثیق کی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

1۔ تاریخ الکبیر بخاری2/2ح1482، الجرح والتعدیل 2/49ح46، الثقات 8/6، تہذیب الکمال 1/299ح30، سیر اعلام النبلاء9/539، الکاشف 1/193ح25، تذہیب التہذیب 1/140ح30، تہذیب التہذیب 1/30ح39، تقریب التہذیب التہذیب 1/39ح30۔

31. **احمد بن خالد الخلال**[1] (ت، س)

روی عن: احمد بن عبد الملک بن واقد، اسحاق بن یوسف ازرق، اسماعیل بن علیہ، حسن بن بشر، حسین بن حسن بن عطیہ عوفی، سفیان بن عیینہ، شبابہ بن سوار، شعیب بن حرب، عباس بن صالح، عبد اللہ بن صالح عجلی، عبد اللہ بن محمد انصاری بیاضی، عثمان بن عمر بن فارس، عمرو بن ہیثم بصری، فضل بن عنبسہ، محمد بن ادریس الشافعی، محمد بن سابق بزاز، محمد بن عبید الطنافسی، مخلد بن خالد الشعیری، معن بن عیسیٰ قزاز، موسیٰ بن داود ضبی، یحییٰ بن اسحاق سیلحینی، یزید بن ہارون۔

روی عنہ: ترمذی، نسائی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن علی بن ابار، احمد بن محمد بن مسروق، جعفر بن محمد بن حسن فریابی، حسین بن ادریس ہروی، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عمر بن عبد اللہ بن عمرو، عمر بن محمد بن بجیر، قاسیم بن سعید رصافی، محمد بن احمد بن براء، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن عباس بن ایوب اخرم، یعقوب بن سفیان فارسی۔

جرح وتعدیل

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم نے کہا کہ اچھائی والا تھا، عادل تھا ثقہ صدوق ہے میں اس سے راضی ہوں۔

ابو زرعہ نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے لیکن اس سے کچھ لکھا نہیں ہے۔

ابن خراش نے کہا کہ صالح تھا۔

دارقطنی نے کہا کہ ثقہ نبیل تھا۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو داود نے کہا کہ ثقہ ہے لیکن میں نے اس سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔

1۔ ثقات العجلی 1/192ح2، الجرح والتعدیل 2/49ح47، الثقات 8/42، تاریخ بغداد 5/206ح2071، تہذیب الکمال 1/302، سیر اعلام النبلاء 11/531، الکاشف 1/193ح26، تذہیب 1/140ح31، تقریب 1/39ح31، تہذیب 1/30ح40

امام حاکم نے کہا کہ فقہاء میں سے تھا۔

ابن حبان نے اسے اپنی الثقات میں ذکر کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

32. احمد بن الخلیل البغدادی[1] (س)

روی عن : حجاج بن محمد المصیصی ، خالد بن مخلد القطوانی ، خلف بن تمیم الکوفی ، خلیل بن زکریا الشیبانی، روح بن عبادہ القیسی ، زکریا بن عدی الکوفی ، سورہ ابن الحکم القاضی ، عبید اللہ بن موسی العبسی ، علی بن عاصم الواسطی، معاویہ بن عمرو الازدی، ہاشم بن القاسم ، یحییٰ بن ایوب المقابری، یزید بن ہارون، یونس ابن محمد المؤدب۔

روی عنہ :نسائی ، ابراہیم بن ابو طالب ، جعفر بن احمد الشاماتی، حسین بن محمد بن زیاد القبائی، حمویہ بن الحسین بن معاذ النیشاپوری، زکریا ابن داود الخفاف، عبدان بن احمد الاہوازی، علی بن الحسین بن حبان ، محمد بن اسحاق بن خزیمہ ، محمد بن سلیمان بن خالد العبدی ، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن علی بن عمر المذکر، یعقوب بن سفیان الفارسی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو یحییٰ خفاف نے کہا کہ ثقہ ہے۔

امام حاکم نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر اپنی الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

1۔ الثقات 8/29، تاریخ بغداد 5/212ح2076، تہذیب الکمال 1/302ح32، سیر اعلام النبلاء 11/531، میزان الاعتدال، تذہیب التہذیب 1/141ح32، تہذیب التہذیب 1/30ح41، تقریب التہذیب 1/40ح32۔

33. **احمد بن الخلیل بن ثابت**[1] (تمیز)

روی عن : اسود بن عامر شاذان، حسن بن موسی الاشیب، خلف بن تمیم، محمد بن عمر الواقدی، ہاشم بن القاسم، یونس بن محمد المؤدب۔

روی عنہ : احمد بن سلمان بن الحسن النجاد، عبد اللہ بن اسحاق البغوی، عثمان بن احمد بن الد قاق، محمد بن جعفر بن الہیثم الانباری، محمد بن عمرو ابن البختری الرزاز۔

جرح وتعدیل

خطیب بغدادی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

34. **احمد بن الخلیل بن حرب بن عبد اللہ بن سوار**[2] (تمیز)

روی عن : جعفر بن جسر بن فرقد، خالد بن مخلد القطوانی، سعید بن سلام العطار، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، عبد اللہ بن یزید المقریء، عبد الملک بن قریب الاصمعی، عبید اللہ بن موسی العبسی، علی بن الحسن بن شقیق، علی بن ابو ہاشم بن طبراخ، محمد بن عبد اللہ الانصاری، مسلم بن ابراہیم الازدی، معلی بن اسد العمی، ہاشم بن القاسم، یحییٰ بن یحییٰ النیشاپوری۔

1۔ تاریخ بغداد 5/218ح2078، تہذیب الکمال 1/302، سئیر اعلام النبلاء 13/269، الکاشف 1/193ح27، تذہیب التہذیب 1/141ح33، تہذیب التہذیب 1/31ح42، تقریب التہذیب التہذیب 1/39ح33۔

2۔ ضعفاء دارقطنی ص 131ح72، الجرح والتعدیل 2/50ح49، تہذیب الکمال 1/305ح34، میزان الاعتدال 1/96ح367، ضعفاء ابن جوزی 1/70ح176، سیر اعلام النبلاء 11/531، دیوان الضعفاء ص 4ح34، المغنی 1/65ح281،، تذہیب التہذیب 1/141ح34، تہذیب التہذٰب 1/32ح43، تقریب التہذیب التہذیب 1/40ح34۔

روی عنہ: احمد بن محمد بن یزید الزہری، عمر بن عبد اللہ بن الحسن، محمد بن الحسن بن الفرج، یحییٰ بن زکریا ابن یحییٰ بن حیویہ، یحییٰ بن عبد الاعظم القزوینی۔

جرح وتعدیل

ابوزرعہ نے اسے ضعیف کہاہے۔

ابوحاتم نے کہاکہ کذاب ہے۔

دارقطنی نے کہاکہ ضعیف ہے۔

ابن حجر نے امام ابوحاتم کے قول کی طرف رجوع کیاہے اور اسے گیارہویں طبقہ کا کہاہے۔

35. **احمد بن خلاد**[1] (عخ)

روی عن:

روی عنہ: محمد بن عبد اللہ بن مبارک۔

جرح وتعدیل

بخاری نے اس سے کتاب خلق افعال العباد میں روایت لی ہے لیکن اسے اپنی تاریخ میں ذکر نہیں کیا۔ ممکن ہے کہ احمد بن خالد الخلال ہو۔

ابن حجر نے کہاکہ یزید بن ہارون سے روایت کرتاہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے ابن خالد الخلال مراد ہو۔

- **احمد بن داود المنادی (محمد بن عبید اللہ بن یزید المنادی)**،(خ)

یہ محمد بن عبید اللہ بن یزید المنادی ہے۔

- **احمد بن ابی رجاء المقریء** (احمد بن نصر بن شاکر)

1۔ تہذیب الکمال 1/302ح35، تذہیب التہذیب 1/142ح35، تہذیب التہذیب 1/32ح44،تقریب التہذیب 1/40ح35۔

یہ احمد بن عبد اللہ بن ایوب ہے۔

- **احمد بن ابی رجاء الہروی (احمد بن عبد اللہ بن ایوب)**،(خ)

یہ احمد بن عبد اللہ بن ایوب ہے

- **احمد بن سریج الرازی (احمد بن الصباح)**

یہ احمد بن الصباح ہے۔

36. **احمد بن سعد بن الحکم بن محمد بن سالم**[1] (د،س)

روی عن : اسد بن موسی، اسماعیل بن ابو اویس، بکر بن خلف ختن، حبیب بن ابو حبیب کاتب مالک ، حسن بن الربیع البجلی، حکم بن نافع البہرانی، خلف بن خالد القرشی، سعید بن الحکم بن ابو مریم، عبد اللہ بن محمد بن اسماء، عبد الغفار بن داود، عثمان بن سعید بن مرہ، علاء بن الفضل بن عبد الملک، قدامہ بن محمد الخشرمی، نعیم بن حماد، یحیٰی ابن عبد اللہ بن بکیر، یحیٰی بن معین۔

روی عنہ : ابو داود، النسائی، زکریا بن یحیٰی الحلوانی، عباس بن محمد البصری، عبد اللہ بن محمد بن وہب الدینوری، علی بن احمد بن سلیمان البزاز، علی بن سراج المصری، عمر بن محمد بن بجیر، محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسلمہ بن قاسم اندلسی نے بھی اسے ثقہ کہا ہے۔

ابو عمر الکندی نے کتاب الموالی میں لکھا ہے کہ یہ اہل علم میں سے تھا اس نے سفر اور تصنیف کی۔ اس سے بقی بن مخلد نے روایت کی ہے جو ثقہ کے علاوہ کسی سے روایت نہیں کرتا۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

1۔ تہذیب الکمال 1/302، سئیر اعلام النبلاء12/311، الکاشف 1/193ح28، تذہیب 1/142ح36، تقریب 1/41ح36، تہذیب 1/33ح51

37. **احمد بن سعید بن ابراہیم الرباطی**[1] (خ،م،د،ت،س)

روی عن : احوص بن جواب، اسحاق بن منصور السلولی، جعفر بن عون، حبان بن ہلال، حفص بن عمر العدنی، روح بن عبادہ، سعید بن عامر الضبعی، سلیمان بن داود الطیالسی، صدقہ بن سابق الکوفی، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد الدشتکی، عبد الرزاق بن ہمام، عبید اللہ بن موسی العبسی علاء بن عصیم الجعفی، محمد بن عبد اللہ بن الزبیر الزبیری، نضر بن شمیل، ہاشم بن القاسم، وکیع ابن الجراح، وہب بن جریر بن حازم، یحییٰ بن الحارث الطائی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد الزہری، یونس بن محمد المؤدب۔

روی عنہ : الجماعہ سوی ابن ماجہ، ابراہیم بن ابو طالب، احمد بن سلمہ النیشاپوری، الحسن بن علی بن مخلد، الحسین بن محمد بن زیاد القبانی، محمد بن اسحاق بن ابراہیم الثقفی السراج، و محمد بن اسحاق بن خزیمہ۔

جرح و تعدیل

ابو حاتم نے کہا کے میں نے اسے دیکھا ہے لیکن اس سے حدیث نہیں لی۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن خراش نے کہا کہ ثقہ ہے۔

خلیلی نے کہا کہ ثقہ عالم حافظ اور متقن ہے۔

خطیب نے کہا کہ امام احمد کے دور میں بغداد آئے اور علماء و ذاکرین کے ساتھ مجلس کی۔ ثقہ عالم فاضل اور فہم والے تھے۔

ذہبی نے کہا کہ امام حافظ حجت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ ہے۔

38. **احمد بن سعید بن بشر بن عبید اللہ**[1] (د)

1۔ تاریخ الکبیر بخاری 2/6ح1511، الجرح والتعدیل 2/54ح65، الثقات 8/42، تاریخ بغداد 5/271ح2114، تہذیب الکمال 1/310، سئیر اعلام النبلاء 12/207، الکاشف 1/193ح30، تذہیب 1/143ح37، تقریب 1/41ح37، تہذیب 1/33ح52، الوافی بالوفیات 6/390، طبقات الحفاظ

روی عن : اسحاق بن الفرات التجیبی ، اصبغ بن الفرج المصری ، بشر بن بکر التنیسی ، زید بن الحسن البصری، عبد اللہ بن محمد بن المغیرہ المخزومی، عبد اللہ بن وہب ، عبد الرحمن بن زیاد الرصاصی ، محمد بن ادریس الشافعی، معلی بن منصور الرازی، میمون بن یحییٰ بن مسلم ابن الاشج۔

روی عنہ: ابو داود ، ابراہیم بن عبد اللہ بن معدان الاصبہانی ، ابراہیم بن محمد بن الحسن بن متویہ الاصبہانی، احمد بن عبد اللہ بن العباس الطائی البغدادی، احمد بن محمد بن موسی المکی المعروف بابن شابان ، احمد بن یحییٰ بن زکریا الصواف المصری، زکریا بن یحییٰ الساجی البصری، عبد اللہ بن ابو داود السجستانی، عبد اللہ بن محمد بن وہب الدینوری الحافظ احد الضعفاء، عبد الرحمن بن احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدین بن سعد المصری، علی بن احمد بن سلیمان علان، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، الفضل بن العباس الرازی، محمد بن احمد بن بلال، ابو الطیب محمد بن احمد بن حمدان الرسعنی الوراق، محمد بن احمد بن سعید بن کسا الواسطی، ومحمد بن الربیع بن سلیمان الجیزی، محمد بن زریق بن جامع المصری، ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مخلد الہروی ثم النیشاپوری، محمد بن ہارون بن حسان البرقی، ابو الحسن موسی بن الحسن بن موسی الکوفی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

زکریا الساجی نے کہا کہ ثبت ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اسے اپنی الثقات میں ذکر کیا ہے۔

حدیثِ غار میں یہ منفرد ہے۔(مسند ابو عوانہ 3/424ح5557)

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

1۔ ثقات العجلی1/92ح3، الجرح والتعدیل 2/53 ، تہذیب الکمال 1/312ح38، سئیر اعلام النبلاء12/232، المغنی1/67ح294،الکاشف 1/194ح31، تذہیب 1/143ح38،تقریب 1/41ح38، تہذیب 1/34ح53، الوافی بالوفیات6/390،لسان المیزان

39. **احمد بن سعید بن صخر الدارمی**[1] (خ،م،د،ت،ق)

روی عن : احمد بن اسحاق الحضرمی ، بشر بن عمر الزہرانی ، جعفر بن عون ، حبان بن ہلال ، حجاج بن نصیر الفساطیطی ، روح بن اسلم الباہلی ، زکریا بن عدی ، ابو زید سعید بن الربیع الہروی ، سعید بن سلام بن ابو الہیفاء ال اسدی العطار ، ابوہ: سعید بن صخر الدارمی ، سعید بن عامر الضبعی ، سلیمان بن حرب ، صدقہ بن سابق الکوفی ، ابو عاصم الضحاک بن مخلد النبیل ، عبد الرحمن بن صالح الازدی ، عبد الصمد بن عبد الوارث بن سعید التنوری ، عبد الملک بن عمرو ، ابو عامر العقدی ، عبید اللہ بن عبد المجید ، ابو علی الحنفی ، عبید اللہ بن موسی العبسی ، عثمان بن عمر بن فارس ، علی بن الحسین بن واقد المروزی ، قتیبہ بن سعید البلخی ، محمد بن اسعد المصیصی ، محمد بن عباد المکی ، محمد بن عبد اللہ بن محمد الرقاشی ، ابو النعمان محمد بن الفضل السدوسی عارم ، النضر ابن شمیل ، وہب بن جریر بن حازم ، یحییٰ بن ابو بکیر الکرمانی۔

روی عنہ : الجماعہ سوی النسائی ، ابراہیم بن ابو طالب النیشاپوری ، ابراہیم بن ہاشم البغوی ، احمد بن محمد بن الازہر ابو العباس الازہری ، جعفر بن محمد بن الحسین المعروف بالترک ، ابو یحییٰ زکریا بن داود بن بکر الخفاف ، زکریا بن یحییٰ السجزی خیاط السنہ ، عبد اللہ بن محمد بن شیرویہ ، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابو الدنیا ، عبد الرحمن بن صالح الازدی وہو من شیوخہ ، عثمان بن خرزاذ الانطاکی ، علی بن سعید بن جریر النسوی ، عمرو ابن علی الفلاس وہو اکبر منہ ، ابو العباس احمد بن احمد بن بالویہ البالوی ، محمد بن اسحاق بن خزیمہ ، ابو موسی محمد ابن المثنی ، ہو اکبر منہ ، وہب بن جریر بن حازم وہو من شیوخہ وابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفرایینی ، یعقوب بن یسوف الشیبانی والد ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الاخرم الحافظ۔

جرح وتعدیل

امام احمد کہتے ہیں کہ حجاج الشاعر کے علاوہ خراسان میں ایسا بڑا فقیہ نہیں آیا۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/53ح62، الثقات 8/34، تاریخ بغداد 5/272ح2115، تہذیب الکمال 1/302، سئیر اعلام النبلاء 1/233، الکاشف 1/194ح32، تذکرۃ الحفاظ 2/548، تذہیب 1/144ح39، تقریب 1/42ح39، تہذیب 1/35ح54

یحییٰ بن زکریا نیشاپوری کہتے ہیں کہ ثقہ جلیل تھا۔

ابن حبان نے کہا ہے کہ ثقہ ثبت صاحب حدیث ہے حافظ تھا۔

ابو علی الجیانی نے اس کا ذکر شیوخ ابن جارود میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ فقیہ حافظ تھا، آئمہ میں سے ایک تھا۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ کہا ہے۔

40. **احمد بن سعید بن یزید بن ابراہیم التستری**[1] (وہم)

روی عن : روح بن عبادہ۔

روی عنہ: مسلم، یہ وہم ہے۔

جرح وتعدیل

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا مقبول راوی کہا ہے۔

یہ بات صحیح نہیں ہے کہ مسلم نے اس سے حدیث لی ہے، بلکہ مسلم نے احمد بن سعید بن ابراہیم الرباطی سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ یہ حافظ عبد الغنی کا الکمال میں وہم ہے۔ کیونکہ یہ رباطی نہیں ہے۔

41. **احمد بن سعید بن یعقوب الکندی**[2] (س)

روی عن: بقیہ بن ولید، عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار۔

روی عنہ: نسائی، ابراہیم بن محمد بن حسن بن متویہ، ایوب بن محمد بن ابو سلیمان، سعید بن عمرو بردعی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

1۔ تہذیب الکمال 1/317، تذہیب 1/145ح40، تقریب 1/42ح40، تہذیب 1/35ح55

2۔ الجرح والتعدیل 2/53ح63، الثقات 8/47، تاریخ حمص 2/158، تہذیب الکمال 1/318ح41، الکاشف 1/194ح33، تذہیب 1/145ح41، تقریب 1/39ح31، تہذیب 1/36ح56

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

42. احمد بن سعید الحرانی[1] (وہم)

روی عن : محمد بن سلمہ الحرانی۔

روی عنہ : الترمذی۔

جرح وتعدیل

ترمذی کے بعض نسخوں میں احمد بن شعیب آیا، کئی نے احمد بن سعید لکھا ہے، یہ وہم لگتا ہے۔ ترمذی نے اس سے روایت دارمی کے واسطے سے لی ہے۔ احمد بن عبد اللہ بن ابو شعیب کے ترجمہ میں اس کا ذکر آئے گا۔

43. احمد بن سفیان[2]، ابو سفیان النسائی (س)

روی عن : سعید بن الربیع الہروی، صفوان بن صالح الدمشقی، عبد الرزاق بن ہمام، عون بن عمارہ، محمد بن الفضل السدوسی، محمد بن یوسف الفریابی۔

روی عنہ : نسائی، قاسم بن زکریا المطرز، بخاری (ضعفاء الکبیر)، محمد بن المسیب بن اسحاق الارغیانی ۔

نسائی نے ایک جگہ اسے ثقہ کہا ہے اور ایک جگہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/57ح80، الثقات 8/42، تاریخ اصبهان، تہذیب الکمال 1/302، سئیر اعلام النبلاء 10/661، الکاشف 1/193ح26، تذہیب 1/145ح42، تقریب 1/42ح☆، تہذیب 1/36ح57

2۔ الثقات 8/28، تہذیب الکمال 1/317، الکاشف 1/164ح34، تذہیب 1/145ح43، تقریب 1/43ح42، تہذیب 1/36ح59

مسلمہ بن قاسم اندلسی نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔
ذہبی کہتے ہیں کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔
ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق مصنف کہاہے۔

44. **احمد بن سلیمان بن عبد الملک بن ابی شیبہ**[1] (س)

روی عن: جعفر بن عون العمری ، حسن بن محمد ابن اعین الحرانی ، حسین بن علی الجعفی ، حفص ابو عمر الامام ، خضر بن محمد بن شجاع الجزری ، روح بن عبادہ ، زید بن الحباب ، سریج بن یونس ، سعید بن حفص النفیلی الحرانی ، سعید بن عبد الجبار الرہاوی ، سعید بن مروان الازدی الرہاوی ، عبد اللہ بن محمد بن علی النفیلی ، عبد اللہ بن واقد (ابو قتادہ الحرانی) ، عبد الجبار بن محمد الخط ابو ، عبد الرحمن بن عمرو البجلی ، عبد الرحیم بن مطرف الرؤاسی ، عبد الرحیم بن ہارون الغسانی ، عبد العزیز بن یحییٰ الحرانی ، عبید اللہ بن موسی ، عثمان بن عبد الرحمن الطرائفی ، عفان بن مسلم الصفار ، عمر بن سعید ابو داود الحفری ، عمرو بن عون الواسطی ، فضل بن دکین ، ابو علی الفضل بن عیسی ، قبیصہ بن عقبہ ، قتادہ بن الفضیل الرہاوی ، ابو غسان مالک بن اسماعیل النہدی ، محاضر بن المورع ، محمد ابن بشر العبدی ، محمد بن سلیمان بن ابو داود الحرانی ، محمد بن عبید الطنافسی ، محمد بن الفضل عارم ، مسکین بن بکیر الحرانی ، معاویہ بن ہشام الکوفی ، موسی بن داود الضبی ، موسی بن مروان الرقی ، مؤمل بن الفضل الحرانی ، یحییٰ بن ادم الکوفی ویزید بن ہارون ، یعلی بن عبید الطنافسی۔

روی عنہ: النسائی (کثیر الروایت)، ابراہیم بن محمد بن الحسن بن متویہ الاصبہانی، احمد بن علی بن العباس البالسی ، احمد بن عیسی بن السکین البلدی ، ابو بکر احمد بن محمد بن صدقہ البغدادی الحافظ ، جعفر بن احمد الوزان الکبیر ، ابو عروبہ الحسین بن محمد الحرانی ، ابو السائب عبد الرحمن بن احمد بن محمد بن اسحاق المسیبی ،

1۔ الجرح والتعدیل 2/52ح59، الثقات 8/35، تاریخ بغداد 5/206ح2071، تہذیب الکمال 1/320ح43، سئیر اعلام النبلاء 12/475، تذکرۃ الحفاظ 2/559، لکاشف 1/194ح35، تذہیب 1/146ح44، تقریب 1/43ح43، تہذیب 1/36ح60

عثمان بن محمد الحرانی، ابو الحسین عمر بن محمد بن عمر بن ہشام بن ابو زید الحلی الحرانی، محمد بن خالد بن یزید البردعی، محمد بن عبد اللہ بن عبد السلام مکحول البیروتی، محمد بن المسیب بن اسحاق الارغیانی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے اس سے کثیر تعداد میں روایت لی ہے اور اسے ثقہ، مامون، صاحب حدیث کہا ہے۔

ابن ابو حاتم نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے لیکن اس سے حدیث روایت نہیں کی یہ صدوق ثقہ ہے۔

ابو عروبہ نے اسے ثبت کہا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ صاحب حدیث حافظ تھا۔

ذہبی نے اسے حافظ، آئمہ میں سے ایک اور محدث جزیرہ، حافظ ثقہ کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی کہا ہے۔

- **احمد بن سلیمان المروزی**

یہ احمد بن ابی الطیب ہے۔

45. **احمد بن سنان بن اسد بن حبان القطان**[1] (خ،م،د،کن،ق)

روی عن : اسحاق بن یوسف الازرق، ابو اسامہ حماد ابن اسامہ، زید بن الحباب، شاذ بن یحییٰ الواسطی، الضحاک بن مخلد ابو عاصم النبیل، عبد الرحمن بن مہدی، عفان بن مسلم، عمر بن عثمان بن عاصم ابن عم عاصم بن علی بن عاصم، کثیر بن ہشام، محمد بن بلال البصری، محمد بن خازم ابو معاویہ الضریر، محمد بن عبد اللہ بن الزبیر ابو احمد الزبیری، محمد بن فضیل بن غزوان، معاذ بن معاذ العنبری، وکیع بن الجراح، وہب ابن جریر بن حازم، یحییٰ بن سعید القطان، یزید بن ہارون، یعلی بن عبید الطنافسی۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/53ح60،الثقات 8/33،تاریخ بغداد5/206ح2071، تہذیب الکمال 1/362، سئیر اعلام النبلاء12/244، الکاشف 1/194ح36، تذہیب 1/146ح45،تقریب 1/43ح44، تہذیب 1/37ح62،الوافی بالوفیات،التقید1/149ح160

روی عنہ : نسائی (حدیث مالک) ،ترمذی کے سوا باقی، ابراہیم بن اورمہ الاصبہانی، جعفر بن احمد القطان(بیٹا) ،زکریابن یحییٰ الساجی، ابو بکر عبد اللہ بن ابو داود، ابوالحسین عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن یونس السمنانی، عبد اللہ بن محمد بن یاسین، عبد الرحمن بن ابو حاتم الرازی، ابو سعید عبد الرحمن بن سعید بن ہارون الاصب ہانی، القاسم بن موسی بن الحسن بن موسی الاشیب، محمد بن احمد بن صالح بن علی الازدی ، ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابو موسی محمد بن المثنی ، یحییٰ بن محمد بن صاعد۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ ،صدوق ہے، میں نے اس سے حدیث لکھی ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے کہاہے کہ ثقہ اثبات میں سے تھا۔

ذہبی کہتے ہیں کہ امام اہل زمانہ، حافظ، حجت اور صاحب مسند تھا۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ کہاہے۔

46. **احمد بن سیار بن ایوب بن عبد الرحمان المروزی**[1] (س)

روی عن: ابراہیم بن محمد الشافعی، احمد بن ابو الطیب المروزی،اسحاق بن راہویہ، سلیمان بن حرب، صفوان ابن صالح الدمشقی، عبد اللہ بن عثمان عبدان المروزی، بو معمر عبد اللہ بن عمرو بن ابو الحجاج المقعد، عفان بن مسلم، قتیبہ بن سعید، محمد بنابو بکر المقدمی، ابو جعفر محمد بن خالد الهاشمیالدمشقی، محمد بن کثیر العبدی، محمد بن مکی المروزی، محمد بن یحییٰ بن عبد العزیز المروزی، موسی بن مروان الرقی ،ہشام بن عمار

1۔ الجرح والتعدیل 2/53ح61،الثقات 8/54، تاریخ بغداد 5/306ح2145، تہذیب الکمال 1/323ح46، سئیر اعلام النبلاء12/609،الکاشف 1/195ح37، تذہیب 1/147ح46، تقریب 1/44ح45، تہذیب 1/38ح63،الوافی بالوفیات

الدمشقی، یحییٰ بن اسحاق المروزی، یحییٰ بن سلیمان الجعفی، یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر المصری، یحییٰ بن نصر بن حاجب المروزی۔

روی عنہ : نسائی، ابو حمزہ احمد بن عبد اللہ بن عمران المروزی، ابو عمرو احمد بن المبارک المستملی، احمد بن محمد بن عمر بن بسطام، حاجب بن احمد بن یرحم بن سفیان الطوسی، الحسن بن علی بن نصر الطوسی، زکریا بن یحییٰ السجزی خیاط السنہ، ابو بکر عبد اللہ بن ابو داود، عبد اللہ بن ناجیہ، ابو بکر عبد بن محمد بن محمود النسفی، علی بن الحسین ابن الجنید الرازی، عمر بن احمد بن علی المروزی الجوہری، عمر بن محمد المروزی، ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب المحبوبی راویہ الترمذی، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن اسماعیل البخاری (صحیح بخاری کے علاوہ)، محمد بن عقیل بن الازہر البلخی، محمد بن المنذر بن سعید الہروی شکر، محمد بن نصر المروزی الفقیہ، یحییٰ بن محمد بن صاعد۔

جرح وتعدیل

نسائی نے ایک جگہ کہا ثقہ ہے اور ایک جگہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

دارقطنی کہتے ہیں کہ شام اور مصر کے سفر کے تصنیف کی، مرو کے بارے میں کتاب لکھی اور ثقہ ہے۔

ابن ابو داود نے کہا کہ حفاظ الحدیث میں سے ہے۔

حربی نے کہا کہ علم و فضل کی وجہ سے جانا جاتا ہے۔

ابن حبان نے اسے اپنی الثقات میں ذکر کیا ہے۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ شہر کے اہل الحدیث کے امام ہیں۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی کہا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ فقیہ ہے، علماء میں سے ہے، حافظ حجت ہے۔

- **احمد بن شبویہ** (احمد بن محمد بن ثابت الخزاعی المروزی)

یہ احمد بن محمد بن ثابت الخزاعی ہے۔

47. احمد بن شبیب بن سعید الحبطی[1] (خ، خد، س)

روی عن : شبیب بن سعید (والد)، عبد اللہ بن رجاء المکی، عبد الرحمن بن شیبہ الجدی، مروان بن معاویہ الفزاری، یزید بن زریع۔

روی عنہ : البخاری، ابراہیم بن اسحاق الحربی، ابراہیم ابن سعید الجوہری، ابو خیثمہ زہیر بن حرب، ابو الحسن عبد الملک بن عبد الحمید المیمونی، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عبید بن محمد النساج، علی بن عبد العزیز البغوی، علی ابن المدینی، عمرو بن علی الفلاس، محمد بن ابراہیم الانماطی مربع، ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی، محمد ابن اسماعیل بن سالم الصائغ الکبیر، محمد بن علی بن زید الصائغ الصغیر، محمد بن یحییٰ الذہلی، موسی بن سعید الدندانی، یحییٰ بن معلی بن منصور الرازی، یعقوب بن سفیان الفارسی، یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

جرح وتعدیل

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

"حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے"۔

ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو الفتح ازدی کہتے ہیں کہ میں اس سے راضی نہیں یہ منکر الحدیث ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ اہل عراق نے اس کی توثیق کی ہے۔

ابن عبد البر نے التمہید میں اسے متروک کہاہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق راوی لکھاہے۔

48. احمد بن شعیب بن علی بن سنان النسائی[1]

1۔ تاریخ الکبیر بخاری2/4ح1495، الجرح والتعدیل 2/54ح70، الثقات 8/11، تاریخ بغداد5/306ح2145، تہذیب الکمال 1/327ح47، سئیر اعلام النبلاء10/653 و 953، میزان الاعتدال 1/164ح403، الکاشف 1/195ح38، تذہیب 1/148ح47، تقریب 1/44ح46، تہذیب 1/39ح65، الوافی بالوفیات 5/415

روی عن: کثیر تعداد میں لوگوں سے روایت لی ہے۔

روی عنہ : ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن یعقوب بن یوسف الاسکندرانی، ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن صالح بن سنان القرشی الدمشقی، ابو العباس ابوض بن محمد بن الحارث بن ابوض القرشی الفہری المصری، احمد بن ابراہیم بن محمد بن اشہب بن عبد العزیز القیسی العامری، احمد بن الحسن بن اسحاق بن عتبہ الرازی ، ابو الحسن احمد بن سلیمان بن ایوب بن خذلم ال اسدی الدمشقی ، احمد بن عبد اللہ بن الحسن بن علی العدوی المعروف ب ابو ہریرہ ابن ابو العصام، ابو الحسن احمد بن عمیر بن یوسف بن جوصی الدمشقی الحافظ. واحمد بن عیسی القمی نزیل بیروت، احمد بن القاسم بن عبد الرحمن الحرسی، ابو الحسن احمد بن محبوب الرملی، ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق ابن السنی الدینوری، ابو جعفر احمد بن محمد بن اسماعیل بن یونس النحوی المعروف بابن النحاس، ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد ابن الاعرابو، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن ہاشم بن زامل الاذرعی، اسحاق ابن عبد الکریم الصواف، جعفر بن محمد بن الحارث الخزاعی، ابو علی الحسن بن الخضر بن عبد اللہ الاسیوطی، ابو محمد الحسن بن رشیق العسکری ، ابو علی الحسین بن علی النیشاپوری الحافظ، ابو علی الحسین بن ہارون المطوعی، ابو القاسم حمزہ بن محمد بن علی بن محمد بن العباس الکنانی الحافظ، وابو الخیر زہیر بن محمد بن یعقوب الملطی، سعید بن فحلون ابن سعید البجانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی الحافظ، ابو سعید عبد الرحمان بن احمد بن یونس بن عبد الاعلی الصدفی صاحب "تاریخ مصر" ، ابو عیسی عبد الرحمن بن اسماعیل الخولانی العروضی الخشاب المصری، ابو المیمون عبد الرحمن ابن عبد اللہ بن عمر بن راشد البجلی الدمشقی، ابنہ: ابو موسی عبد الکریم بن احمد بن شعیب النسائی، ابو الفتح عبید اللہ بن جعفر بن احمد بن عاصم الدمشقی المعروف بابن الرواس، علی بن ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی، علی بن محمد بن احمد بن اسماعیل الطبری، ابو القاسم علی بن یعقوب بن ابراہیم بن ابو العقب الہمدانی الدمشقی، ابو طالب عمر بن الربیع بن سلیمان

1۔ معجم البلدان5/282 ،تاریخ مولد علماء ووفیاتھم ص 633، تہذیب الکمال1/328ح48، تذکرۃ الحفاظ2/698،العبر 2/129،سیر اعلام النبلاء14/125، تذہیب التہذیب1/149ح48،الوافی بالوفیات 6/256ح581،طبقات علمائے حدیث 2/418ح687، تہذیب التہذیب1/39ح66، تقریب التہذیب1/45ح47،(اردو1/23ح48)طبقات شافعیہ3/14ح80، حسن المحاضرہ1/349،شذرات الذہب2/240،التقید1/150ح161۔

المصری، ابو بشر محمد بن احمد حماد الدولابی ، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن خالد بن یزید الاعدالی المصری، ابو بکر محمد بن احمد بن الحداد المصری الفقیہ، ابو الحسن محمد بن احمد الرافقی، محمد بن جعفر بن محمد بن ہشام ابن ملاس الرازی، ابو بکر محمد بن داود بن سلیمان الزاہد، محمد بن سعد السعدی الباوردی، ابو الحسن محمد بن عبد اللہ ابن زکریا بن حیویہ النیشاپوری، ابو بکر محمد بن علی بن الحسن بن احمد النقاش التنیسی، ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی بن محمد ابن حماد العقیلی المکی الحافظ ، ابو الطیب محمد بن الفضل بن العباس، محمد بن القاسم بن محمد بن سیار القرطبی، ابو بکر محمد بن القاسم المصری الزاہد المعروف بولید، ابو بکر محمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم القرقسانی، ابو بکر محمد بن موسی بن یعقوب ابن المامون الہاشمی، ابو علی محمد بن ہارون بن شعیب الانصاری الدمشقی ، ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب بن یوسف الشیبانی الحافظ المعروف بالاخرم ، منصور بن اسماعیل الفقیہ المصری، ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفراینی ،یعقوب بن المبارک المصری، ابو القاسم یوسف بن یعقوب السوسی۔

مختصر احوال

آپ کا نام احمد اور ابو عبد الرحمان کنیت تھی۔ آپ 214 یا 215 ھجری میں پیدا ہوئے۔ بعض نے؛ آپ کا سنہ پیدائش 225 ھجری لکھا ہے جو کہ صحیح نہیں ہے۔ آپ کی پیدائش خراسان کے مشہور شہر نساء میں ہوئی جس کی بنیاد پر آپ کو نسائی کہا جاتا ہے۔ قدیم زمانہ میں یہ شہر علم و فن کا مرکز رہا اور یہاں بہت سے نامور علماء و فضلاء پیدا ہوئے۔

آپ کے اساتذہ میں اوب یرید جرمی، احمد بن عبدہ، اسحاق بن راہویہ، حسین بن منصور، حمید بن سعدہ، سوید بن منصور، ابو الحسن علی بن حجر بن ایاس، علی بن حشرم، عمران بن موسیٰ، عمرو بن زرارہ، عیسیٰ بن حماد، قتیبہ بن سعید، مجاہد بن موسیٰ، محمد بن بشار، محمد بن رافع، محمد بن علاء، محمد بن نصر مروزی، ہشام بن عمار اور یونس بن عبد الاعلیٰ شامل ہیں۔ آئمہ صحاح میں امام بخاری اور امام ابو داود سے بھی آپ کو شرف تلمذ حاصل ہے۔

آپ جرح و تعدیل کے ماہر تھے، مشہور نقادان حدیث میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بعض محدثین نے آپ کو بخاری و مسلم سے بھی فائق قرار دیا ہے۔

ابن یونس مصری کہتے ہیں کہ نسائی احادیث کے نامور حافظ تھے۔ ثقہ و ثابت تھے۔

دار قطنی کہتے ہیں کہ وہ اپنے معاصرین میں صحیح وسقیم روایات و آثار اور رجال کی معرفت و تمیز میں سب سے زیادہ واقف کار تھے۔

ابو بکر الحداد کثیر الحدیث ہونے کے باوجود نسائی کے علاوہ کسی سے روایت نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نسائی، میرے اور خدا کے درمیان حجت ہیں۔

مامون مصری کہتے ہیں کہ جب ہم طرسوس آئے اور حفاظ حدیث کی خدمت میں حاضر ہوئے تو معلوم ہوا کہ ان سب نے امام نسائی کے انتخاب کے مطابق احادیث لکھی ہیں۔

ابو علی کہا کہنا ہے کہ رجال کے باب میں نسائی کی شرائط مسلم سے بھی سخت ہیں۔

ابن طاہر مقدسی اپنے والد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ ان کی شرائط بخاری و مسلم سے بھی سخت ہیں۔

سبکی نے ذہبی سے پوچھا کہ مسلم اور نسائی میں سے حافظے میں کون بڑا تھا تو انہوں نے کہا نسائی۔

آپ کی وفات 303 ھجری میں ہوئی۔

49. **احمد بن صالح المصری**[1] (خ، د، تم)

روی عن : ابراہیم بن الحجاج، اسد بن موسی المصری، اسماعیل بن ابو اویس المدنی، حرمی بن عمارہ بن ابو حفصہ ، خالد بن نزار الایلی، سفیان بن عیینہ، سلامہ بن روح الایلی، عبد اللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان الصنعانی، عبد اللہ بن نافع الصائغ ، عبد اللہ بن وہب، عبد الرزاق بن ہمام ، عبد الملک بن عبد الرحمن الذماری، عفان بن مسلم الصفار البصری، عنبسہ بن خالد الایلی، فضل بن دکین، قدامہ بن محمد الخشرمی، محمد بن اسماعیل بن ابو فدیک، یحیٰ بن حسان التنیسی، یحیٰ بن محمد الجاری۔

روی عنہ : ابراہیم بن عمرو بن ثور الزوفی، احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدین بن سعد، احمد بن محمد بن نافع الطحان المصری، اسماعیل بن الحسن الخفاف المصری، اسماعیل بن عبد اللہ الاصبہانی سمویہ، اسماعیل بن محمد

1۔ تاریخ الکبیر بخاری2/6ح1510، الجرح والتعدیل2/56ح73، الثقات 8/25، تاریخ بغداد5/319ح2156، تہذیب الکمال1/340ح49، سئیر اعلام النبلاء12/160، میزان الاعتدال1/163ح405، الکاشف 1/195ح40، تذہیب 1/154ح49، تقریب1/46ح48، تہذیب1/41ح68، الوافی بالوفیات6/424، طبقات الحفاظ

بن قیراط الدمشقی، صالح بن محمد البغدادی الحافظ المعروف بجزرہ، العباس بن محمد بن العباس البصری، عبد اللہ بن ابو داود السجستانی وہو اخر من حدث عنہ ، عبد اللہ بن عبدویہ النسفی، ابو زرعہ عبد الرحمن بن عمرو الدمشقی ، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی ، عبید بن رجال المصری، عثمان بن سعید الدارمی ، علی بن الحسین بن الجنید الرازی ، عمر بن عبد العزیز بن عمران بن ایوب بن مقلاص الخزاعی المصری، عمر بن ابو عمر العبدی البلخی ، عمرو بن محمد بن بکیر الناقد ، ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل الترمذی ، محمد بن عبد اللہ بن نمیر الہمدانی ، ابو موسی محمد بن المثنی ، محمد بن مسلم بن وارہ الرازی ، محمد بن ہارون بن حسان البرقی ، ابو الاحوص محمد بن الہیثم بن حماد قاضی عکبرا ، محمد بن یحییٰ الذہلی ، محمود بن ابراہیم بن سمیع الدمشقی ، محمود بن غیلان المروزی ، موسی بن سہل الرملی ،یعقوب بن سفیان الفارسی ،یوسف بن موسی المروذی۔

جرح وتعدیل

ذہبی کہتے ہیں کہ نسائی نے ان کے بارے میں کلام کر کے اپنے اپ کو اذیت دی ہے۔

ابن نمیر کہتے ہیں کہ ابو نعیم نے یہ بات کہی ہے کہ ہمارے پاس ایسا کوئی شخص نہیں ایا، جو اہل حجاز کی روایات کے بارے میں اس نوجوان (احمد بن صالح) سے زیادہ جاننے والا ہو۔ احمد بن حنبل نے مجھے سے پوچھا کہ تم نے مصر میں اپنے بعد کسے چھوڑا ہے تو میں نے جواب دیا کہ احمد بن صالح کو، تو وہ اس کا ذکر سن کر خوش ہوپے اور انہوں نے اس کے لیے دعایے خیر کی۔

فسوی کہتے ہیں کہ میں ایک ہزار سے زیادہ مشائخ سے احادیث نوٹ کی ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کجسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حجت کے طور پر پیش کر سکوں سوایے احمد بن حنبل اور احمد بن صالح کو۔

بخارے کہتے ہیں ہیں کہ احمد بن صالح ثقہ ہیں اور میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس نے کسی دلیل کی بنیاد پر ان کے بارے میں کلام کیا ہو۔

ابن وارہ کہتے ہیں کہ احمد بن صالح مصر میں ، احمد بن حنبل بغداد میں ، محمد بن بن عبد اللہ بن نمیر کوفہ میں نفیلی حران میں یہ سب لوگ دین کے ارکان ہیں۔

ابو حاتم، عجلی اور دیگر اہل علم نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

ابو داود نے کہا ہے کہ یہ حدیث میں موجود ہر غلطی کو بر قرار رکھتے تھے۔

نسائی نے کہا ہے کہ یہ ثقہ اور مامون نہیں ہے۔

ابو سعید بن یونس کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک احمد بن صالح ویسے نہیں جیسے نسائی نے کہا، ان میں تکبر کے علاوہ کوئی خرابی نہیں تھی۔

نسائی نے یہ بھی کہا ہے کہ محمد بن یحییٰ نے اسے متروک قرار دیا ہے جبکہ یحییٰ بن معین نے اس پر جھوٹے ہونے کا الزام لگایا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ نسائی کی ان کے بارے میں رائے اچھی نہیں تھی۔ انہوں نے ان کی روایات کو منکر قرار دیا ہے۔ میں نے محمد بن ہارون کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہ خراسان کا رہنے والا شخص احمد بن صالح کے بارے میں کلام کرتا ہے۔ ایک مرتبہ میں احمد بن صالح کی محفل میں موجود تھا۔ انہوں نے اپنی محفل سے نسائی کو باہر نکلوا دیا۔ اسی وجہ سے نسائی نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اگر میں نے یہ شرط عاید نہ کی ہوتی کہ میں اپنی کتاب میں ہر اس راوی کا تذکرہ کروں گا جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے تو میں احمد بن صالح کا تذکرہ نہ کرتا۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ احمد بن صالح جھوٹا تھا اور یہ فلسفے میں اشتغال رکھتا تھا۔ میں نے اسے دیکھا ہے یہ مصر کی مسجد میں اپنے شکوک و شبہات کا اظہار کر رہا تھا۔

ذہبی کہتے ہین کہ احمد بن صالح کے بارے میں زیادہ تر روایات میں نے اپنی کتاب تاریخ اسلام میں نقل کی ہیں اور ان کے حوالے سے بلند سند والی ایک روایت بھی ہم تک پہنچی ہے۔

50. **احمد بن صالح البغدادی**

دیکھیے محمد بن صالح بغدادی کیلیے

51. **احمد بن الصباح النہشلی**[1] (خ، د، س)

1۔ الجرح والتعدیل 2/56ح75، الثقات ؟؟؟؟، تاریخ بغداد 5/335ح2164، تہذیب الکمال 1/355ح51، سئیر اعلام النبلاء 11/552، الکاشف 1/196ح42، تذہیب 1/158ح51، تقریب 1/47ح50، تہذیب 1/45ح72

روی عن : اسماعیل بن علی ہ، شبابہ بن سوار ، ابو بدر شجاع بن الولید بن قیس السکونی ، شعیب بن حرب ،وعبد اللہ بن الجہم الرازی، عبد اللہ بن داود الواسطی التمار، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد الدشتکی، عبید اللہ بن موسی العبسی ، علی بن حفص المدائنی، علی بن حمزہ الکسائی المقرئ، قرا علی ہ القران ، علی بن یزید الصدائی، عمر بن یونس الیمامی، عمرو بن مجمع الکندی، محمد بن حازم ابو معاویہ الضریر، محمد بن سعید بن سابق القزوینی، محمد بن عبد اللہ بن الزبیر ال اسدی: ابو احمد الزبیری ، مروان بن معاویہ الفزاری، مکی بن ابراہیم البلخی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن سعید القطان، یزید بن ہارون۔

روی عنہ : البخاری، ابو داود، النسائی، ابو العباس احمد بن جعفر بن نصر الجمال الرازی، ابو العلاء احمد بن صالح بن محمد التمیمی الصوری الاثط، اساحق بن احمد الفارسی، الحسن بن عثمان التستری، العباس بن الفضل بن شاذان، ابو بکر عبد اللہ بن ابو داود السجستانی، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، علی بن الحسین بن الجنید، ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی، محمد بن العباس بن بسام، ابو بکر محمد بن یوسف بن یعقوب الرازی، محمد غیر منسوب، (کہا جاتا ہے کہ یہ محمد بن یحییٰ الذہلی ہیں) ،یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے اسے ثقہ کہا ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے اس کی توثیق کی ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے بھی اسے ثقہ کہا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا ہے کہ حافظ اور عالم ہے۔

ابن حجر نے کہا ہے کہ دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ ہے، اس سے غریب احادیث بھی روایت ہیں۔

52. احمد بن ابی الطیب[1] (خ،ت)

روی عن : ابراہیم بن الزہری، ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن الحارث الفزاری، اسماعیل بن علیہ، اسماعیل بن مجالد بن سعید، بشر بن الحسین الہلالی، جریر بن عبد الحمید، حجاج بن محمد المصیصی، الحسن بن عبد الرحمن الحارثی، ابو الملیح الحسن بن عمر الرقی، حفص بن غیاث النخعی، ابو اسامہ حماد بن اسامہ، خالد بن عبد اللہ الواسطی، رشدین بن سعید المصری، سفیان بن عیینہ، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی، سہل بن اسلم العدوی، صالح بن عمر الواسطی، عبد اللہ بن سنان الکوفی، عبد اللہ بن المبارک، عبد الواحد بن واصل، ابو عبیدہ الحداد، عبید اللہ بن عمرو الرقی، علی بن الحسن بن شقیق، محمد بن میمون الزعفرانی، مروان بن شجاع الجزری، مصعب بن سلام الکوفی، معاذ بن معاذ العنبری، المعافی بن عمران الموصلی، النضر بن شمیل، النضر ابن محرز بن بعبث من اہل البثنیہ، ہشیم بن بشیر، وکیع بن الجراح، الولید بن القاسم بن الولید الہمدانی، یحییٰ بن ادم، یحییٰ بن بشر النصیبی، یوسف بن عطیہ الصفار۔

روی عنہ : البخاری، احمد بن زکریا بن کثیر الجوہری، احمد بن سعید بن صخر الدارمی، احمد بن سیار المروزی، ابو بکر احمد بن محمد بن ہانی الطائی الاثرم، الجراح ابن مخلد العجلی، جعفر بن محمد بن شاکر الصائغ، سہل بن بحر، عبد اللہ بن منیر المروزی، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن سعد الشاشی، محمد بن یحییٰ الذہلی، یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

ابو زرعہ رازی کہتے ہیں کہ یہ حافظ الحدیث ہیں اور ان کا مقام صدق ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ بغداد کے رہنے والے ہیں پھر انہوں نے مرو اور رے میں رہایش اختیار کی اور یہ بخارا کے سپاہیوں کے نگران بھی بنے۔ ان سے امام بخاری اور ایک گروہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ اس کی توثیق کی گئی ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/52ح58، تہذیب الکمال 1/357ح52، سئیر اعلام النبلاء 11/552، الکاشف 1/196ح43، تذہیب 1/1158ح52، تقریب 1/47ح51، تہذیب 1/45ح73

ابو بکر صنعانی کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو سیدہ عایشہؓ کے بارے میں منقول ہے۔

"ایک عورت نے ان کی خدمت میں کھجوریں پیش کیں۔ سیدہ عایشہ نے انہیں کھانا شروع کیا تو وہ بولی: میں اپ کو قسم دیتی ہوں کہ اپ نے یہ تمام کھجوریں کھائی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: جو قسم کو توڑے گا وہ گناہ گار ہو گا"۔

لیث نے اس روایت کو معاویہ نامی راوی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور انہوں نے یہ نہیں کہ یہ روایت سیدہ عایشہؓ سے منقول ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ یہ دسویں طبقہ کا صدوق حافظ ہے۔ اس سے کچھ غلطیاں ہوئی ہیں تو ابو حاتم نے اسے ضعیف کہا ہے۔

53. **احمد بن ابی طیبہ**[1] (س)

روی عن: ابراہیم بن طہمان خراسانی، ابراہیم بن محمد بن ابو یحیٰی مدنی، اسرائیل بن یونس، بکیر بن شہاب دامغانی، حماد بن سلمہ، حمزہ بن حبیب زیات، داود بن سلیمان، ربیع بن بدر سعدی، سفیان ثوری، سلام بن سلیم حنفی، عبدالرحمان بن عبداللہ مسعودی، عبدالعزیز بن ابو روّاد، عمر بن ذر ہمدانی، عمر بن میمون ابن رماح، عمران بن عبید ضبی، عنبسہ بن ازہر، عیسیٰ بن سلیمان جرجانی، لیث بن سعد، مالک بن انس، مالک بن مغول، محمد بن عبدالرحمان بن ابو ذیب، محمد بن عبدالرحمان بن ابو لیلیٰ، نجیح بن عبدالرحمان مدنی (ابو معشر)، رقاء بن عمر یشکری، یعقوب بن ابراہیمقاضی، یونس بن ابواسحاق سبیعی۔

روی عنہ: ابراہیم بن عبداللہ نیشاپوری، ابراہیم بن موسیٰ جرجانی، احمد بن یحیٰی ابن سابری، اسحاق بن ابراہیم استر اباذی، حسین بن عیسیٰ دامغانی، عمار بن رجاء جرجانی، محمد بن بندار سباک، محمد بن عیسیٰ دامغانی، محمد بن یزید سلمی نیشاپوری۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/46ح108، تہذیب الکمال 1/359ح53، سئیر اعلام النبلاء 11/552، الکاشف 1/196ح44، تذہیب 1/159ح53، تقریب 1/48ح52، تہذیب 1/46ح74

جرح وتعدیل

ابو حاتم کہتے ہیں کہ اس کی حدیث لکھ لو۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ یہ کثرت سے غریب روایات کرتا ہے۔

ابن حبان نے اسے الثقات میں ذکر کیا ہے۔

خلیلی نے کہا ہے کہ ثقہ اور منفرد احادیث بیان کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

54. **احمد بن عاصم بن عنبسہ العبادانی**[1] (ق)

روی عن : بشیر بن میمون ابو صیفی الواسطی ، حفص ابن عمر بن میمون العدنی،سعید بن عامر الضبعی،عبد اللہ بن ابو بکر المقدمی، الفضل بن العباس الکندی۔

روی عنہ : ابن ماجہ ، ابو خبیب العباس بن احمد بن محمد بن عیسی البرتی القاضی ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بنابو الدنیا،عبد الاعلی بن واصل بن عبد الاعلی الاسدی۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق لکھا ہے۔

55. **احمد بن عاصم،ابو محمد البلخی**[2] (بخ)

1۔ الثقات 8/30،تہذیب الکمال1/362ح54،تاریخ بغداد5/551ح2427،الکاشف 1/197ح45، تذہیب 1/159ح54،تقریب1/48ح53،تہذیب1/46ح75

2۔ تاریخ الکبیر بخاری2/5ح1500،الجرح والتعدیل 2/66ح118،الثقات8/12،تہذیب الکمال1/363ح55، سئیر اعلام النبلاء11/552،میزان الاعتدال اردو 1/166ح416، تذہیب 1/159ح55،تقریب 1/48ح54، تہذیب 1/47ح76

روی عن : حیوہ بن شریح الحمصی ابو، سعید بن کثیر بن عفیر المصری ابو، عبد الرزاق بن ہمان الصنعانی، عبد الملک ابن قریب الاصمعی البصری، ابو عبید القاسم بن سلام، محمد ابن خلف العسقلانی۔

روی عنہ : بخاری (رقائق)، عبد اللہ بن محمد الجوزجانی۔

جرح وتعدیل

ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مجہول ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ راوی مشہور ہے اس کے حوالے سے امام بخاری نے ادب المفرد میں روایت نقل کی ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا زاہد راوی کہا ہے۔

56. **احمد بن عبد اللہ بن ایوب الحنفی**[1] (خ)

روی عن : اسحاق بن سلیمان الرازی، حماد ابن اسامہ، سفیان بن عیینہ، سلمہ بن سلیمان المروزی، عبد العزیز بن ابو رزمہ المروزی، محمد بن عبید الطنافسی، معاذ ابن معاذ العنبری، معاویہ بن عمرو الازدی، نضر بن شمیل، وکیع بن الجراح، یحیی بن ادم، یحیی بن سعید القطان۔

روی عنہ : بخاری، احمد بن حفص بن عبد اللہ السلمی النیشاپوری، اسحاق بن منصور الکوسج، حسن بن ایوب النیشاپوری، حسین بن منصور بن جعفر السلمی النیشاپوری، حمدان بن محمد بن جمیل الہروی، حمدویہ بن الخطاب البخاری الحافظ مستملی محمد بن اسماعیل، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، محمد بن ادریس الرازیالرازی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ یہ صدوق ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/57ح81، الثقات 8/28، تہذیب الکمال 1/363ح55، سئیر اعلام النبلاء 11/552، الکاشف 1/197ح46، تذہیب 1/160ح56، تقریب 1/49ح55، تہذیب 1/47ح77

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

امام حاکم نے کہا کہ فقہ و حدیث میں زمانے امام تھے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

57. **احمد بن عبد اللہ بن الحکم بن فروۃ الھاشمی**[1] (م،ت،س)

روی عن : اسماعیل بن سنان العصفری، عثمان ابن عمر بن فارس، محمد بن جعفر غندر، مروان ابن معاویہ الفرازی، یحیی بن سعید القطان۔

روی عنہ : مسلم، الترمذی، النسائی، احمد بن الصقر بن ثوبان البصری، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البصری البزار، القاسم بن زکریا المطرز۔

جرح و تعدیل

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مستقیم الحدیث ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

- **احمد بن عبد اللہ بن سہیل الغدانی (احمد بن عبید اللہ)**،(د)

یہ احمد بن عبید اللہ ہے۔

58. **احمد بن عبد اللہ بن علی بن سوید**[2] (خ،د،س)

1۔ تہذیب الکمال 1/363ح56، الکاشف 1/197ح47، تذہیب 1/160ح57، تقریب 1/49ح56، تہذیب 1/47ح78

2۔ الجرح والتعدیل 2/58ح85، الثقات 8/30، تہذیب الکمال 1/365ح58، الکاشف 1/197ح49، تذہیب 1/161ح59، تقریب 1/50ح58، تہذیب 1/48ح81، الوافی بالوفیات 7/79

روی عن : روح بن عبادہ ، سعید بن عامر الضبعی ، سلیمان بن داود الطیالسی ، ضحاک بن مخلد ، عبد الرحمن بن مہدی ، عبد الملک بن قریب الاصمعی ، عمرو بن محمد بن ابو رزین ، عون بن کہمس بن الحسن ، مسلم بن ابراہیم الازدی ، معلی بن اسد العمی ، یحیی ابن سعید القطان۔

روی عنہ : البخاری ، ابو داود ، النسائی ، احمد بن الحسین بن مابہرام الایذجی ، الحسن بن علی بن نصر الطوسی ، ابو عروبہ الحسین بن محمد الحرانی ، صالح بن احمد بن ابو مقاتل البغدادی ، عبد اللہ بن ابو داود ، علی بن العباس البجلی المقانعی ، عمران بن موسی ، محمد بن اسحاق بن خزیمہ ، محمد بن اسماعیل البندار البصلانی ، محمد بن ہارون الرویانی ، یحیی بن محمد بن صاعد ، یحیی بن محمد بن یحیی الذہلی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ صالح ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا ہے کہ ثقہ تھا۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

59. **احمد بن عبد اللہ بن علی بن ابی المضاء**[1]

روی عن:

روی عنہ: نسائی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے اسے ثقہ کہا ہے۔

ابن عساکر نے اسے الشیوخ النّبل میں ذکر کیا ہے۔

ابن حجر نے اسے بارہویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

1۔ تہذیب الکمال 1/366ح59، تذہیب 1/162ح60، تقریب 1/50ح59، تہذیب 1/49ح82

60. **احمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ**[1] (ت، س، ق)

روی عن : ابراہیم بن یوسف بن ابو اسحاق السبیعی، بشر ابن ثابت البزار البصری، حجاج بن محمد المصیصی ، حماد بن اسامہ ، روح بن عبادہ، زید بن الحباب، سعید بن عامر الضبعی ، شہاب بن عباد العبدی ، ابو عاصم الضحاک بن مخلد، عبد اللہ بن داود الخریبی، عبد اللہ بن محمد بن سالم المفلوج ، عبد اللہ بن نمیر ، عبد الصمد بن عبد الوارث ، عبد الواحد بن واصل ابو عبیدہ الحداد، عمر بن سعد ابو داود الحفری ، وہب بن جریر بن حازم، یحیی بن ابو بکیر الکرمانی۔

روی عنہ : ترمذی ،النسائی ،ابن ماجہ ، احمد بن علی بن العلاء الجوزجانی، جعفر بن احمد بن سنان القطان الواسطی ،القاضی ابو عبد اللہ الحسین بن اسماعیل المحاملی ، ابو الحکم سیار بن نصر بن سیار ، محمد بن ادریس الرازیالرازی، ابو العباس محمد بن اسحاق بن ابراہیم الثقفی السراج، محمد بن یحیی بن مندہ الاصبہانی، یحیی بن محمد بن صاعد۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ شیخ ہے۔

نسائی نے کہا کہ قوی نہیں ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا ہے کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق وہمی راوی قرار دیا ہے۔

61. **احمد بن عبد اللہ بن مسلم**[2] (خ، د، ت، س)

1۔ الجرح والتعدیل2/57ح82،الثقات8/34، تہذیب الکمال1/366ح59،الکاشف 1/197ح49، تذہیب1/162ح61، تقریب التہذیب1/50ح60، تہذیب التہذیب1/49ح82

2۔ الجرح والتعدیل2/57ح80،الثقات8/15، تہذیب الکمال1/367ح61،سئیر اعلام النبلاء10/661،الکاشف 1/197ح48، تذہیب1/161ح58، تقریب التہذیب1/49ح57، تہذیب التہذیب1/48ح80

روی عن : حارث بن عمیر البصری وابنہ: حمزہ بن الحارث بن عمیر، ابو خیثمہ زہیر بن معاویہ الجعفی، ابوہ: عبد اللہ بن مسلم ابو شعیب الحرانی، عبد اللہ بن نمیر الہمدانی، عیسی بن یونس بن ابو اسحاق، محمد بن سلمہ الحرانی، محمد بن فضیل بن غزوان، مسکین بن بکیر الحرانی، موسی بن اعین الجزری، موسی بن ابو الفرات اللیثی المکی، وکیع بن الجراح۔

روی عنہ : ابو داود، احمد بن ابراہیم بن فیل البالسی، اسماعیل بن الفضل البلخی، جعفر بن محمد بن بکر، الحسن بن سلیمان المصری قبیطہ، الحسن بن علی الخلال، صالح بن علی النوفلی، ابن ابنہ: ابو شعیب عبد اللہ بن الحسن بن احمد بن ابو شعیب الحرانی، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، عبد اللہ بن عمر الخط ابو، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عمرو ابن یحیی بن الحارث الحمصی، محمد بن ادریس الرازیالرازی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن جبلہ الرافقی، محمد بن الہیثم بن حماد ابو الاحوص القاضی، محمد بنیحیی بن محمد بن کثیر الحرانی، محمد، غیر منسوب قیل: انہ ابن ابراہیم البوشنجی، قیل: ابن النضر بن عبد الوہاب النیشاپوری، قیل : ابن یحیی الذہلی، المغیرہ بن عبد الرحمن الحرانی۔

جرح وتعدیل

یہ عمر بن عبد العزیزؒ کا مولی تھا۔

ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے اسے ثقہ کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

62. **احمد بن عبد اللہ بن میمون بن العباس**[1] (د،ق)

1۔ الجرح والتعدیل 2/47ح، حلیۃ الاولیاء 10/5، تہذیب الکمال 1/369ح62، سئیر اعلام النبلاء 12/85، العبر 1/446، الکاشف 1/197ح51، تذہیب 1/162ح62، تقریب التہذیب 1/50ح61، تہذیب التہذیب 1/49ح84

روی عن : ابراہیم بن ایوب الحورانی الزاہد ، احمد بن ثعلبہ العاملی ، احمد بن حجر الجزری ، احمد بن صاعد الصوری ، احمد بن محمد بن حنبل ، احمد بن معاویہ بن ودیع المذحجی ، اسحاق بن خلف الزاہد ، اسحاق بن عیسی القشیری ، اسماعیل بن علیہ ، بکار بن شعیب العبدی ، بکار بن عبد اللہ بن بکار ، حفص بن غیاث النخعی ، حماد بن اسامہ ، رواد بن الجراح العسقلانی ، زکریا بن ابراہیم الخصاف ، زہیر بن عباد الرؤاسی ، سفیان بن عیینہ ، سلیم بن مطیر ، سلیمان بن ابو سلیمان الدارانی ، سلام بن سلیمان المدائنی ، عبد اللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان ، عبد اللہ بن ادریس ، عبد اللہ بن نمیر الہمدانی ، عبد اللہ بن وہب المصری ، عبد الاعلی بن مسہر الغسانی ، عبد الرحمن بن احمد بن عطیہ ، عبد الرحمن بن یحیی بن اسماعیل ، عبد العزیز بن عمیر الدمشقی ، عبد الواحد بن جریر العطار ، علی بن حمزہ الکسائی ، عمرو بن ابو سلمہ التنیسی ، عیسی بن خالد الیمامی ، محمد بن توبہ الطرسوسی ، محمد بن حاتم ، محمد بن خازم الضریر ، محمد بن یوسف الفریابی ، مروان بن محمد الطاطری ، مضاء بن عیسی ، وکیع بن الجراح ، ولید بن مزید العذری ، ولید بن مسلم ، یحیی بن معین ، یزید بن عبد الملک الجزری۔

روی عنہ: ابو داود ، ابن ماجہ ، احمد بن ابراہیم بن محمد البسری ، احمد بن الحسین بن طلاب المشغرانی ، احمد بن سلیمان بن زبان الکندی ، احمد بن عامر ابن المعمر الازدی ، احمد بن مسلمہ العذری ، اسحاق بن ابراہیم بن ابو حسان الانماطی ، بقی بن مخلد الاندلسی ، جعفر ابن احمد بن عاصم الدمشقی ، حسن بن محمد بن بکار ، زیاد بن ایوب الطوسی ، سعد بن محمد البیروتی ، سعید بن عبد العزیز الحلبی ، سلیمان بن ایوب بن حذلم ، عبد اللہ بن ابو داود ، عبد اللہ بن عتاب بن احمد بن کثیر ابن الزفتی ، عبد اللہ بن ہلال الدومی ، عبد الرحمن بن اسحاق ابن ابراہیم ابن الضامدی ، عبد الرحمن بن عمرو الدمشقی ابو زرعہ ، عبد الصمد بن عبد اللہ بن عبد الصمد الدمشقی ، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی ، علی بن الحسین بن ثابت الزراری ، محمد بن ادریس الرازی ، محمد بن اسحاق ابن الحریص ، محمد بن خریم بن مروان البزاز ، محمد بن العباس ابن الولید ابن الدرفس ، محمد بن عون بن الحسن الوحیدی ، محمد ابن الفیض الغسانی ، محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی ، محمد بن المعافی بن ابو حنظلہ الصیداوی ، محمد بن یحیی السماقی ، محمد بن یزید بن محمد بن عبد الصمد الدمشقی ، محمد بن یعقوب بن حبیب الغسانی ، محمود بن ابراہیم ابن سمیع صاحب کتاب "الطبقات" ، نوح بن ہشام الجزجانی۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن جنید کہتے ہیں کہ یہ شام کا پھول ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا ہے کہ شامی ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا ہے کہ امام حافظ ہے اور اہل شام کا شیخ ہے۔ آئمہ میں سے ایک ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ زاہد لکھا ہے۔

63. احمد بن عبداللہ بن یوسف العرعری[1] (ق)

روی عن: یزید بن ابی حکیم عدنی۔

روی عنہ: ابن ماجہ۔

جرح وتعدیل

ذہبی نے کہا کہ یہ معروف نہیں ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا مستور راوی کہا ہے۔

64. احمد بن عبداللہ بن یونس بن عبداللہ بن قیس التمیمی[2] (ق)

روی عن: ابراہیم بن سعد، اسرائیل بن یونس، اسماعیل بن عیاش، حسن بن صالح بن حی، حفص بن غیاث، ریاح بن عمرو القیسی، زائدہ بن قدامہ الثقفی، زہیر بن معاویہ الجعفی، سفیان بن سعید الثوری، سفیان بن عیینہ، سوار بن مصعب الہمدانی، سلام بن سلیم الحنفی، عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن عمر بن حفص ابن عاصم بن عمر بن الخطاب، عبد ربہ بن نافع الحناط، عبد الرحمن بن ابو الزناد، عبد العزیز بن عبداللہ بن ابو سلمہ الماجشون، عبد الملک بن الولید بن معدان الضبعی، عبید

1۔ تہذیب الکمال 1/375ح63، الکاشف 1/198ح52، تذہیب 1/164ح63، تقریب التہذیب 1/51ح62، تہذیب التہذیب 1/50ح86

2۔ طبقات ابن سعد 7/405، اردو 7/257، تاریخ الکبیر بخاری 2/5ح1502، الجرح والتعدیل 2/57ح79، الثقات 8/9، تہذیب الکمال 1/375ح64، سئیر اعلام النبلاء 10/457، تذکرۃ الحفاظ 1/400، العبر 1/398، الکاشف 1/198ح53، تذہیب 1/164ح64، تقریب التہذیب 1/51ح63، تہذیب التہذیب 1/50ح87

اللہ بن ایاد بن لقیط السدوسی ،عطاف ابن خالد المخزومی، علی بن فضیل بن عیاض ،عمرو بن شمر الجعفی ،عنبسہ بن عبد الرحمن القرشی، فضیل بن عیاض، قیس بن الربیع الاسدی، لیث بن سعد المصری، مالک بن انس، محمد بن راشد المکحولی، محمد بن طلحہ بن مصرف، محمد بن عبد الرحمن بن ابو ذئب، محمد بن عبد الرحمن بن ابو لیلی، محمد بن مسلم الطائفی، مسلم بن خالد الزنجی، ومعرف بن واصل، مندل بن علی العنزی، نافع ابو ہرمس، یعلی بن الحارث المحاربی، یعقوب بن عبد اللہ القمی، یونس بن عبد اللہ بن قیس الیربوعی(دادا)، ابو بکر بن عیاش۔

روی عنہ: بخاری، مسلم، ابو داود، ابراہیم بن اسحاق الحربی، ابراہیم بن الحسین بن دیزیل الھذانی، ابراہیم بن شریک الاسدی، ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی، ابوجعفر احمد بن علی بن الفضیل الخزاز المقرئ، احمد بن یحیی الحلوانی ،اسحاق بن الحسن الحربی ،اسماعیل بن اسحاق القاضی ،اسماعیل بن عبد اللہ سمویہ الاصبہانی ،حارث بن محمد بن ابو اسامہ التیمی، حجاج بن یوسف الشاعر ،سعید بن مروان البغدادی نزیل نیس ابور ،عباس بن الفضل الاسفاطی، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ ،عبد اللہ بن محمد بن النعمان بن عبد السلام الاصبہانی، عبد بن حمید الکشی ،عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی (ابو زرعہ)، فضل بن العباس الحلبی، محمد بن احمد بن المثنی خال ابو یعلی الموصلی، محمد بن ادریس الرازی(ابو حاتم) ، محمد بن الحسین الوادعی القاضی ،محمد بن عبد الرحیم البزاز المعروف بصاعقہ ،موسی بن سعید الدندانی ،یوسف بن موسی بن راشد القطان۔

جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ صدوق ہے اور صاحب سنت وجماعت ہے۔

احمد بن حنبل نے انہیں شیخ الاسلام کہاہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم نے کہاہے کی ثقہ متقن ہے اور ثوری سے آخر میں روایت کرنے والوں میں سے ہے۔ذہبی نے اس قول کا تعاقب کیاہے کہ علی بن الجعد نے ثوری سے روایت اس کے بعد بھی کی ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اسکا ذکر ثقات میں کیاہے ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ ثقہ مامون ثبت ہے۔

عثمان بن ابو شیبہ نے کہاکے ثقہ ہے لیکن حجت نہیں ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام حجت حافظ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی ہے۔

65. احمد بن عبد الجبار بن محمد بن عمیر [1]

روی عن : حفص بن غیاث ،عبد اللہ بن ادریس ، عبد الجبار بن محمد العطاری ، ابو معاویہ محمد بن خازم الضریر ، محمد بن فضیل بن غزوان ، وکیع بن الجراح ، یونس بن بکیر الشیبانی ، محمد بن اسحاق ، ابو بکر بن عیاش۔

روی عنہ : ابو داود ، ابو سہل احمد بن محمد بن عبد اللہ بن زیاد القطان النحوی ، احمد بن ہشام بن حمید الحصری ، احمد بن ہشام الانماطی ، اسماعیل بن محمد الصفار ، الحسین بن اسماعیل المحاملی ، حسین بن حمید بن الربیع اللخمی ، حمزہ بن محمد بن العباس الدہقان ، رضوان بن احمد بن جالینوس الصیدلانی ، سعید بن عبد اللہ المہرانی ، عبد اللہ بن اسماعیل بن ابراہیم المعروف بابن بریہ الہاشمی ، عبد اللہ بن ابو داود ، عبد اللہ بن عروہ الہروی ، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی ، عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابو الدنیا ، عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن یزید الدقاق ، علی بن محمد بن عبید الحافظ ، عمر بن محمد بن بجیر البجیری ، قاسم بن زکریا المطرز ، محمد بن عبد اللہ بن سعید المہرانی ، محمد بن عبد الحمید الاستر اباذی ، محمد بن عمرو بن البختری الرزاز ، محمد بن المنذر الہروی شکر ، محمد بن یعقوب الاصم النیسابوری ، میمون بن اسحاق البصری ، یعقوب بن اسحاق۔

جرح وتعدیل

1۔ الجرح والتعدیل2/62ح99، الثقات 8/45، تاریخ بغداد5/434ح2273، تہذیب الکمال1/378ح65، سئیر اعلام النبلاء13/55، الکاشف 1/198، میزان الاعتدال، تلخیص المستدرک 1/344، المغنی، تذہیب 1/165ح65، تقریب التہذیب 1/52ح64، تہذیب التہذیب 1/51ح88، الوافی بالوفیات7/15، لسان المیزان، طبقات المدلسین ح67، موافقہ الخبر الخبر،

ابن عدی کہتے ہیں کہ میں نے اہل علم کو دیکھا ہے جو اس کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں تاہم مجھے ان کے حوالے سے کسی منکر روایت کا علم نہیں ہو سکا۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے کہ کیونکہ اس نے جن حضرات کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں ان سے اس نے ملاقات نہیں کی۔ ابن عقدہ اس کے حوالے سے احادیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ابن عقدہ نے یہ بات بھی ذکر کی کہ ان کے پاس اس کے حوالے سے ایک کتاب ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ اس میں کسی بھی راوی کے حوالے سے حدیث بیان کرنے سے پرہیز نہیں کیا گیا۔

مطین کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ بولتا تھا۔

دارقطنی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو کریب نے اس کی تعریف کی ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے مشائخ کے درمیان اختلاف ہے تاہم یہ علم حدیث کے ماہرین میں سے نہیں ہے۔

ابو حاتم نے کہا کہ یہ قوی نہیں ہے۔ ان کے صاحبزادے عبدالرحمان کہتے ہیں کہ میں نے اس کے حوالے سے احادیث لکھی تھیں پھر میں اس کے حوالے سے رک گیا کیوں کہ لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

خطیب نے اسے قوی کہا ہے اور مدلسین کے تیسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔

ذہبی نے کہا ہے ہے کہ معمر شیخ اور محدث تھا۔

ابن حجر نے کہا کہ ضعیف ہے، سیرۃ میں اس کا سماع صحیح ہے۔

66. **احمد بن عبد الرحمان بن بکار بن عبد الملک**[1] (ت،ق)

روی عن : حماد بن مالک الاشجعی الحرستانی، عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی، عراک بن خالد بن یزید بن صالح بن صبیح المری، محمد بن عبد اللہ بن بکار، مروان بن معاویہ الفزاری، ولید بن مسلم۔

روی عنہ : الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، احمد بن علی بن المثنی ابو یعلی الموصلی، احمد بن علی بن مسلم الابار، حاجب بن ارکین الفرغانی، ابو شیبہ داود بن ابراہیم بن داود بن روزبہ البغدادی نزیل مصر، سعید بن عبد اللہ بن ابو رجاء الانباری الصفار المعروف بابن عجب، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، علی بن سعید بن عبد اللہ العسکری، علی بن عبد العزیز البغوی عم ابو القاسم، علی بن محمد بن الحسین الکازرونی، عمر بن محمد بن نصر الکاغدی، القاسم بن یحیی بن نصر المخرمی ابن اخی سعدان بن نصر، محمد بن العباس بن ایوب الاخرم، محمد بن عثمان بن ابو شیبہ العبسی الکوفی، محمد بن ہارون بن عبد اللہ الحضرمی، محمد بن ہارون بن الہیثم بن یحیی الجوہری الطرسوسی، یعقوب بن شیبہ السدوسی الحافظ، یوسف بن موسی بن عبد اللہ المروروذی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ اسے حدیث بیان کرتے ہوئے دیکھا ہے لیکن اس سے نقل نہیں کی، یہ صدوق تھا۔

نسائی نے کہا صالح ہے۔

ابو بکر الباغندی بحوالہ اسماعیل بن عبد اللہ السکری کہتے ہیں کہ ابو لولید بسری نے ولید بن مسلم سے کوئی بات نہیں سنی۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل2/59ح89، الثقات 8/23، تاریخ بغداد5/399ح2236، تہذیب الکمال1/383ح66، سئیر اعلام النبلاء2/114، میزان الاعتدال، الکاشف 1/198ح54، تذہیب1/167ح66، تقریب التہذیب 1/52ح65، تہذیب التہذیب1/52ح89

خطیب کہتے ہیں کہ میں باغندی کے قول کے علاوہ اس کا حال نہیں جانتا لیکن یہ اہل صدق میں سے تھا، نسائی نے اس سے حدیث بیان کی ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس پر بلا دلیل جرح کی گئی ہے۔

67. **احمد بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن سعد**[1] (د)

روی عن : ادریس بن محمد الروذی ،عبد اللہ بن ابو جعفر الرازی، ابوہ: عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد الدشتکی ،الفضل بن خالد ابو معاذ المروزی، محمد بن سعید بن سابق القزوینی، مکرم بن یوسف۔

روی عنہ : ابو داود ، احمد بن جعفر بن نصر الجمال ، احمد بن القاسم بن عطیہ الحافظ ، جعفر بن محمد ابو یحیی الزعفرانی الحافظ ، ابو علی الحسن بن العباس الجمال، عبد اللہ بن احمد بن عبد الرحمن الدشتکی، علی بن الحسین ابن الجنید، علی بن سعید بن بشیر ، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن ایوب بن یحیی بن الضریس، ابو بشر محمد بن عمران بن الجنید، محمد بن الفضل القسطانی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ صدوق ہے۔

اس کا ذکر ابن ابی حاتم نے کیا ہے اور شیرازی نے اس کا ذکر القاب میں جبکہ سمعانی، رشاطی دونوں نے الانصاب میں ذکر کیا ہے۔ مقدسی نے الکمال میں اس کا لقب حمدان لکھا ہے جس کی متابعت مزی نے کی ہے، لیکن ابن عساکر نے اس کا صحیح لقب حمدون ذکر کیا ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے اسے ثقہ کہا ہے۔

ذہبی نے کہا ہے کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل2/59ح90، الثقات 8/46، تہذیب الکمال1/385ح67، سئیر اعلام النبلاء10/457، تذکرۃ الحفاظ1/400، العبر1/398، الکاشف ، 1/198ح55، تذہیب1/167ح67، تقریب التہذیب 1/53ح66، تہذیب التہذیب1/53ح90

68. احمد بن عبد الرحمان بن وہب بن مسلم القرشی[1] (م)

روی عن : اسحاق بن الفرات التجیبی، بشر بن بکر التنیسی، زیاد بن یونس الحضرمی، شعیب بن اللیث بن سعد، عبد اللہ بن وہب، محمد بن ادریس الشافعی، مؤمل ابن عبد الرحمن الثقفی.

روی عنہ : مسلم، ابراہیم بن عبد اللہ بن معدان الاصبہانی، احمد بن حماد بن سفیان القاضی، احمد بن خون الفرغانی، احمد بن عبد الوارث بن جریر العسال، احمد بن علی بن زیاد بن ابو الصغیر، اسحاق بن ابراہیم البستی القاضی، زکریابن یحیی الساجی، عبد اللہ بن ابو داود، عبد اللہ بن محمد بن جعفر القزوینی، عبد اللہ بن محمد بن زیاد النیشاپوری، عبد الرحمن بن اسماعیل بن علی الدمشقی، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، محمد بن احمد بن راشد بن معدان ا، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن جریر الطبری، محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی، محمد بن ہارون الرویانی، ہارون بن محمد بن ہارون الجوباری، یوسف بن یعقوب التیمی۔

جرح وتعدیل

یہ بحشل کے نام سے مشہور ہیں۔

ابن ابو حاتم نے نے کہا کہ میں نے محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس میں بھلائی کے حوالہ کچھ نہیں دیکھا۔

میں نے کہا کہ کیا اس نے اپنے چچا سے سنا ہے تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہاں۔

عبد الرحمان بن ابو حاتم نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنا کہ ان سے عبد الملک بن شعیب بن لیث نے کہا کہ یہ ثقہ ہے۔

ابو زرعہ کہتے ہیں کہ ہم نے اسے پایا لیکن اس سے کچھ نقل نہیں کیا۔

1۔ الجرح والتعدیل2/59ح91، تاریخ واسط ح 18، تہذیب الکمال1/375ح64، ضعفاء ابن جوزی1/70، سئیر اعلام النبلاء12/317، تلخیص المستدرک 3/96، المعین ح 1055، میزان الاعتدال، المغنی، الکاشف 1/198ح56، تذہیب1/168ح68، تقریب التہذیب1/53ح67، تہذیب التہذیب1/54ح91، الوافی بالوفیات7/47، الکواکب النیرات 1/13، موافقۃ الخبر الخبر، طبقات للسبکی، تاج العروس، الاعلام للزرکلی

ابن عدی فرماتے ہیں کہ میں نے مصر کے مشائخ کو دیکھا ہے وہ اس کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔ تاہم جو لوگ مصر کے رہنے والے نہیں ہیں انہوں نے اس سے احادیث حاصل کرنے سے منع نہیں کیا جیسے ابوزرعہ، ابوحاتم اور اس کے بعد کے افراد۔ عبدان نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ہمارے زمانے میں اس کا معاملہ ٹھیک تھا اور جس روایت کو اس نے حرملہ سے لاحق نہیں کیا اس پر میں اعتماد کرتا ہوں اور ہر وہ روایت جسے ابن وہب کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اسے اہل علم نے ابو عبد اللہ کے پاس پالیا ہے۔ اس میں سے ایک ایک کتاب الرجال ہے۔

محمد بن محمد بن اشعث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم اس کے بھتیجے کے پاس موجود تھے کہ ان کے پاس سے ہارون بن سعید ایلی گزرے۔ وہ سوار تھے۔ انہوں نے اسے سلام کیا اور پھر وہ بولے کہ کیا میں اپ کو بتاؤں، میرے پاس علم حدیث کے کچھ ماہرین ایے اور انہوں نے آپ کے بارے میں سوال کیا تو میں نے کہا کہ ابو عبید اللہ سے تو ہمارے بارے میں دریافت کیا جاسکتا ہے، ہم سے ان کے بارے میں سوال نہیں کیا جاسکتا۔ یہ وہی صاحب ہیں جو اپنے چچا کی موجودگی میں ہمیں املاء کروایا کرتے تھے اور یہ وہی صاحب ہیں جو ہمارے سامنے پڑھا کرتے تھے۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ ہر وہ روایت جس کو محدثین نے اس کے حوالے سے منکر قرار دیا ہو تو اس میں احتمال ہو گیا اگر اس روایت کو اس کے علاوہ کسی اور نے نقل نہ کیا تو ہو سکتا ہے اس کے چچا نے اسے بطور خاص وہی روایت سنائی ہو۔

ذہبی کہتے ہیں کہ واہی اور منکر حدیث ہے۔ اس سے مسلم نے استدلال کیا ہے اس میں ضعف ہے۔ ایک جگہ کہا کہ حافظ، عالم، محدث ہے۔ ایک جگہ کہا کہ اس پر کلام کیا گیا ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے جو موت سے قبل متغیر ہو گیا تھا۔

69. احمد بن عبد الرحمان القرشی[1] (ق)

1۔ تہذیب الکمال 1/391ح69، الکاشف 1/199ح57، تذہیب 1/169ح69، تقریب التہذیب 1/54ح68، تہذیب التہذیب 1/56ح92

روی عن: احمد بن محمد بن الولید الازرقی۔

روی عنہ: ابن ماجہ

جرح وتعدیل

ذہبی نے کہا کہ مشہور نہیں ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا مستور راوی ہے۔

70. **احمد بن عبد الملک بن واقد الاسدی**[1] (خ،س،ق)

روی عن: ابراہیم بن سعد الزہری ،ایوب بن سلیمان الجوزی،بقیہ بن الولید،بکار بن عبد العزیز بن ابو بکرہ، جریر ابن عبد الحمید، الحارث بن مرہ بن مجاعہ الحنفی، حسن بن عمر الرقی ، حکیم بن نافع الرقی، حماد بن زید ، زہیر بن معاویہ الجعفی، سلام بن ابو مطیع، عبد الرحمن بن ابو الصہباء، عبید اللہ بن عمرو الرقی ، عتاب بن بشیر الجزری ، غسان بن برزین الطہوی ، قتادہ بن الفضیل الرہاوی ، محمد بن حرب الخولانی الابرش ، محمد بن سلمہ الحرانی ، محمد بن یزید بن سنان الرہاوی ، موسی بن اعین الجزری ، وضاح بن عبد اللہ الیشکری ، یحیی بن عمرو بن مالک النکری۔

روی عنہ: البخاری ، ابراہیم بن عبد اللہ بن الجنید الختلی ، احمد بن خالد الخلال ، احمد بن محمد بن حنبل ، احمد بن محمد بن یزید الوراق ، اسماعیل بن یعقوب الصبیحی ، جعفر بن محمد بن شاکر الصائغ ، حسن بن عمر المیمونی الرقی ، حنبل بن اسحاق بن حنبل ، سلیمان بن سیف الحرانی ، عبد اللہ بن الحسن بن احمد بن ابو شعیب الحرانی ، عبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ ، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی ، محمد بن ابراہیم بن عبد الحمید الحلوانی ، محمد بن ابراہیم بن مسلم الطرسوسی ، محمد بن احمد بن النضر الازدی ، محمد بن ادریس الرازی ، محمد بن اسماعیل

1۔ تاریخ الکبیر بخاری2/3ح1490،الجرح والتعدیل2/61ح98،الثقات 8/7،تاریخ بغداد5/439ح2275،تہذیب الکمال1/391ح70،سئیر اعلام النبلاء10/662، الکاشف 1/199ح58، تذہیب1/169ح70، تقریب التہذیب 1/54ح69،تہذیب التہذیب1/56ح93،طبقات الحفاظ

بن یوسف السلمی الترمذی، محمد بن جبلہ الرافقی ، محمد بن علی حمدان الوراق، محمد بن غالب بن حرب تمتام ،ہلال بن العلاء الرقی ،یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

جرح وتعدیل

ابن حنبل نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ، میں نے دیکھا کہ حافظ حدیث ہے، اس سے بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن نمیر کا کہنا ہے کہ اس کی حدیث ترک کر دی گئی تھی یہ اس کے شہر والوں کا قول ہے۔

ابو حاتم نے کہا کہ نفیلی کی طرح صدق اور اتقان رکھتا ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام حافظ متقن ہے، حافظ حجت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے اس پر بغیر حجت کے کلام کیا گیا ہے۔

71. **احمد بن عبد الواحد بن واقد التمیمی**[1] (د، س)

روی عن : آدم بن ابو ایاس العسقلانی،سلام بن سلیمان المدائنی،عبد اللہ بن صالح المصری،عبد اللہ بن یوسف التنیسی، عبد الاعلی بن مسہر الغسانی ،عبد الملک بن الحکم الرملی،عبد الوہاب بن الضحاک العرضی ،عبد الوہاب بن نجدہ الحوطی، علی بن ہارون، عمرو بن ابو سلمہ التنیسی، محمد بن بکار بن بلال العاملی، محمد بن خالد المزنی، محمد بن کثیر المصیصی، محمد بن المبارک الصوری، محمد بن یوسف الفریابی ،مروان بن محمد الدمشقی الطاطری ، مسرور بن صدقہ ،ہشام بن اسماعیل العطار ،ولید بن الولید القلانسی ،یحیی بن صالح الوحاظی،یوسف بن شعیب الخولانی۔

1۔ الجرح والتعدیل2/61ح95،تہذیب الکمال1/393ح71،الکاشف 1/199ح59، تذہیب1/170ح71، تقریب التہذیب1/54ح70،تہذیب التہذیب1/56ح94

روی عنہ : ابو داود، النسائی، ابراہیم بن دحیم الدمشقی، ابراہیم بن عبد الرحمن بن مروان القرشی الحافظ، احمد بن عامر ابن عبد الواحد البرقعیدی، احمد بن عمرو بن ابو عاصم النبیل، احمد بن عمیر بن یوسف بن جوصی، احمد بن محمد بن اسماعیل التیمی، احمد بن المعلی ابن یزید القاضی، اسماعیل بن محمد بن قیراط، جعفر بن محمد ابن احمد بن حماد التیمی، حسن بن علی ابن روح بن عوانہ، داود بن الوسیم البوشنجی، سلیمان ابن محمد بن اسماعیل الخزاعی، عبد اللہ بن احمد بن موسی عبدان الاہوازی، عبد اللہ بن ابو داود، عمر بن محمد بن بجیر السمرقندی، قاسم بن عیسی العصار، قاسم بن موسی بن الحسن بن موسی الاشیب، محمد بن احمد بن حماد الدولابی، محمد بن اسحاق بن الحریص، محمد بن القاسم بن عبد الخالق المؤذن، موسی بن جمہور التنیسی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ صالح ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

عُقیلی اور ابن ابو عاصم وغیرہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن عساکر نے محمد بن یحییٰ بن احمد الفقیہ کا قول نقل کیا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

72. **احمد بن عبد الواحد بن سلیمان** [1] (تمیز)

روی عن : عبد الملک بن الحکم الرملی، محمد بن کثیر المصیصی، الہیثم بن جمیل الانطاکی، یوسف بن شعیب الخولانی۔

روی عنہ: عبد الرحمن بن ابو حاتم۔

جرح وتعدیل

1۔ الجرح والتعدیل2/61ح96، تہذیب الکمال1/393ح72، تذہیب1/170ح72، تقریب التہذیب 1/54ح71، تہذیب التہذیب1/57ح95

ابن ابو حاتم نے کہا کہ اس کا محل صدق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

73. احمد بن عبد الواحد بن یزید العقیلی[1] (تمییز)

روی عن : صفوان بن صالح الدمشقی المؤذن، عبد اللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان المقرئ، عبد الوہاب بن عبد الرحیم الاشجعی الجوبری، عبدہ بن عبد الرحیم المروزی۔

روی عنہ : احمد بن عبد اللہ بن ابو دجانہ، جمح بن القاسم بن عبد الوہاب، حسن بن منیر التنوخی، عبد اللہ بن عدی الجرجانی الحافظ، علی بن یعقوب بن ابراہیم بن ابو العقب، فضل ابن جعفر بن محمد بن احمد بن حماد، محمد بن الحسن بن علی الیقطینی، محمد بن سلیمان بن یوسف الربعی۔

جرح وتعدیل

ابن حجر نے کہا کہ بارہویں طبقہ کا مستور راوی ہے۔

74. احمد بن عبد الوہاب بن نجدۃ الحوطی[2] (سی)

روی عن : احمد بن خالد الوہبی، احمد بن شبویہ المروزی، اسحاق بن موسی الانصاری، جنادہ بن مروان الازدی، حکم بن نافع البہرانی، داود بن معاذ، عباس بن عثمان الدمشقی، عبد العزیز بن موسی اللاحونی، عبد القدوس بن الحجاج الخولانی، عبد الوہاب بن الضحاک العرضی، عبد الوہاب بن نجدہ الحوطی، علی بن عیاش الحمصی، محمد بن عیسی ابن الطباع، محمد بن مصعب القرقسانی، یحیی بن صالح الوحاظی، یزید بن قتبیس السلیحی الجبلی۔

1۔ تہذیب الکمال 1/395ح73، تذہیب 1/171ح73، تقریب التہذیب 1/54ح72، تہذیب التہذیب 1/57ح96

2۔ تاریخ واسط 211، تاریخ حمص 2/159، تہذیب الکمال 1/396ح74، سئیر اعلام النبلاء 13/152 ،الکاشف 1/199ح59، تذہیب 1/171ح74، تقریب التہذیب 1/55ح73، تہذیب التہذیب 1/57ح98

روی عنہ : نسائی (عمل یوم ولیلہ اور مسند علی) ، احمد بن محمد بن اسحاق الاہوازی ، احمد بن محمد بن یحیی العسکری ، احمد ابن محمد الرشیدی ، جعفر بن محمد بن سعید العبدری ، جعفر بن محمد بن موسی نیشاپوری ، حسن بن علی بن عبد الرحمن بن رزیق ، سلیمان بن احمد الطبرانی ، سند بن یحیی بن سند المصری ، عبد اللہ بن احمد بن ربیعہ بن زبر الربعی ، عبد الرحمن بن داود بن منصور ، عبد الصمد بن سعید بن عبد اللہ الکندی ، عبد الملک بن محمود بن ابراہیم بن سمیع ، عثمان بن جعفر الہاشمی مولی العباس ، علی بن احمد بن عسال بن شرحبیل ، علی بن اسحاق بن ابراہیم الوزیر ، علی بن سراج المصری الحافظ ، عیسی بن محمد الرازی ، محمد بن اسماعیل الفارسی ، محمد بن علی بن حمزہ الانطاکی ، موسی بن عبد الرحمن البیروتی ، موسی بن محمد بن مسلم الجبلی ، الولید بن حماد الرملی ، یحیی بن محمد بن سہل الدمشقی۔

جرح وتعدیل

برقانی نے دارقطنی سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ کوئی حرج نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ محدث اور عالم ہے ، سلیمان بن احمد طبرانی کی اس سے ملاقات جبلہ میں 279 ھجری میں ہوئی تھی اور طبرانی اکثر اس سے روایت کرتے ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

75. **احمد بن عبدۃ بن موسیٰ الضبی**[1] (م،4)

روی عن : حسان بن ابراہیم الکرمانی ، حسین بن حسن الاشقر ، حفص بن جمیع ، حفص بن سلیمان الاسدی القارئ ، حماد بن زید ، زیاد بن عبد اللہ البکائی ، سفیان بن عیینہ ، سلیم بن اخضر ، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی ، عباد بن عباد المہلبی ، ابو علقمہ عبد اللہ بن محمد الفروی المدنی وابو بحر عبد الرحمن بن عثمان البکراوی ، عبد العزیز بن محمد الدراوردی ، عبد الواحد بن زیاد ، عبد الوارث بن سعید ، عبیس بن میمون ، عثمان بن

1۔ الجرح والتعدیل 2/62ح100، الثقات 8/24، تہذیب الکمال 1/397ح75، الکاشف 199ح60، المغنی 1/77ح354، المعین، میزان الاعتدال، تذہیب 1/171ح75، تقریب التہذیب 1/55ح74، تہذیب التہذیب 1/58ح99، لسان المیزان، الوافی الوفیات

عبد الرحمن الجمحی ، عمار بن شعیث ، عمرو بن النعمان الباہلی ، عیسی ابن یونس ، فضیل بن سلیمان النمیری ، فضیل بن عیاض ، قران بن تمام الاسدی، محمد بن حمران القیسی ، معتمر بن سلیمان ، المغیرہ بن عبد الرحمن المخزومی ، ابو عوانہ الوضاح بن عبد اللہ الیشکری ، یحیی بن سعید القطان ، یحیی بن سلیم الطائفی ، یزید بن زریع۔

روی عنہ : بخاری کے سوا جماعت نے ، احمد بن محمد بن الھیثم الدلال ، اسماعیل بن اسحاق القاضی ، بقی بن مخلد الاندلسی ، الحسن بن سفیان ، زکریا بن یحیی الساجی ، الضحاک ابن الحسین الاستر اباذی ، عبد اللہ بن احمد بن حنبل ، عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا ، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی ، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ ، ابو علی عبد الکریم بن احمد بن عبد الکریم التمار البصری ، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی ، عثمان بن خرزاذ الانطاکی ، عمر بن محمد بن بجیر السمرقندی ، محمد بن ادریس الرازیالرازی ، محمد بن اسحاق ابن خزیمہ ، محمد بن عبد اللہ بن رستہ الاصبہانی ، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی ، محمد بن علی بن سلیمان المالکی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم اور نسائی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ایک جگہ نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن خراش کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے لیکن ابن خراش کے اس شخص کے بارے میں اس قول کی تصدیق نہیں کی گئی اس اعتبار سے یہ شخص حجت ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ بخاری نے اس سے اپنی صحیح کے علاوہ راویت کی ہے اس کے علاوہ بزار اور ابو یعلیٰ نے اس سے روایت کی ہے اور ابن خراش نے اس پر کلام کیا ہے جس پر کسی نے التفات نہیں کیا۔

ابن خزیمہ ، امام حاکم ، مسلمہ بن قاسم ، ابو محمد بن الاخضر اور ابن منجویہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ نبیل ہے۔ حجت ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے جس پر ناصبی ہونے کا گُمان ہے۔

76. احمد بن عبدۃ الآملی[1] (د،ت)

روی عن : حاتم بن یوسف الجلاب ، حبان بن موسی ، ابو اللیث شجاع بن الولید البخاری، عبد اللہ بن عثمان بن جبلہ عبدان ، علی بن الحسن بن شقیق ، فضالہ بن ابراہیم النسوی ، ابو الوزیر محمد بن اعین ، ابو وہب محمد بن مزاحم، وہب بن زمعہ، المروزیین۔

روی عنہ : ابو داود، الترمذی، الفضل بن محمد بن علی۔

جرح وتعدیل

ذہبی نے اسے صدوق کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی قرار دیا ہے۔

77. احمد بن عبید اللہ بن سہیل بن صخر[2] (خ،د)

روی عن : بشر بن منصور السلیمی، جریر بن عبد الحمید الضبی، حماد بن اسامہ، خالد بن الحارث، الربیع ابن بدر المعروف بعلیلہ، روح بن المسیب الکلبی ، ابو سفیان زیاد ابن سفیان المدنی الکاتب، سلیم بن اخضر ، سہل الفزاری، ابو بحر عبد الرحمن بن عثمان البکراوی، عبد الرحمن بن مہدی، عبد السلام بن حرب، ابوہ عبید اللہ بن سہیل الغدانی، غسان بن عوف البصری، قریش بن انس، کثیر بن ابو کثیر الیشکری ابو، محمد بن مروان العجلی، معلی بن ایوب المجاشعی، منصور بن ابو الاسود، ابو العلاء ناصح بن العلاء البصری، ابو عبد الرحمن النضر بن منصور المقرئ، ہارون بن دینار البصری، الولید بن مسلم الدمشقی، یحیی بن سلیم الطائفی۔

روی عنہ : البخاری، ابو داود، ابراہیم بن سعید الجوہری، احمد بن الاسود الحنفی، احمد بن داود المکی، اسحاق بن محمد النخعی، جعفر بن ہشام البغدادی، حرب بن اسماعیل الکرمانی، الحسن بن عاصم، الحسن بن علی بن

1۔ تہذیب الکمال 1/399ح76، الکاشف 1/199ح62، تذہیب 1/172ح76، تقریب التہذیب 1/55ح75، تہذیب التہذیب 1/58ح100

2۔ الجرح والتعدیل 2/58ح85، الثقات ؟؟؟؟، تہذیب الکمال 1/400ح77، الکاشف 1/199ح62، تذہیب 1/172ح77، تقریب 1/55ح76، تہذیب 1/58ح101

زکریا العدوی ابو سعید البصری احد الضعفاء، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عقبہ بن مکرم العمی، محمد بن ادریس الرازیالرازی، یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق ہے۔

ابن عساکر نے اس کا ذکر الشیوخ النبل میں کیا ہے۔

78. احمد بن عبید اللہ [1] (ت، س)

روی عن : ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ الشعیری، عبد اللہ بن داود الخریبی، عبد الاعلی بن عبد الاعلی السامی، عمر بن علی المقدمی، ابو احمد محمد بن عبد اللہ بن الزبیر الزبیری، یزید بن زریع۔

روی عنہ : الترمذی، النسائی، الحسن بن علیل العنزی، عبدان بن احمد الاہوازی، یعقوب بن ابراہیم بن ابو حسان الانماطی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے، ایک جگہ کہاہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

79. احمد بن عبید بن ناصح بن بلنجر [2]

1۔ الجرح والتعدیل؟؟؟، تاریخ واسط 159، تہذیب الکمال 1/402ح78، موضوعات ابن جوزی 1/175، 318، الکاشف 1/199ح63، تذہیب التہذیب 1/172ح78، تقریب لتہذیب التہذیب 1/56ح77، تہذیب التہذیب 1/59ح102، تبصیر المنتبہ 3/1162

2۔ الکامل 1/192ح، الثقات 8/43، تاریخ بغداد 5//428ح2268، تہذیب الکمال 1/402ح79، سئیر اعلام النبلاء 13/93، المغنی 1/78ح357، میزان الاعتدال، تذہیب 1/173ح79، تقریب التہذیب 1/56ح78، تہذیب التہذیب 1/59ح103، الوافی بالوفیات 7/166

روی عن : الحسین بن علوان الکلبی ، ابو داود سلیمان ابن داود الطیالسی،عبد اللہ بن بکر السہمی، ابو عامر عبد الملک ابن عمرو العقدی،عبد الملک بن قریب الاصمعی، علی بن عاصم الواسطی، محمد بن زیاد بن زبار الزباری الکلبی، محمد بن عمر بن واقد الواقدی، محمد بن مصعب القرقسانی،یزید بن ہارون۔

روی عنہ : احمد بن الحسن بن شقیر النحوی،عبد اللہ بن اسحاق بن ابراہیم ابن الخراسانی، علی بن محمد بن احمد المصری،القاسم بن محمد بن بشار الانباری، ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد الادمی القارئ۔

جرح وتعدیل

یہ حدیث نقل کرنے میں کم تر درجے کا نیک شخص ہے۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔یہ اصمعی اور محمد بن مصعب سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔

ابو احمد حاکم کہتے ہیں۔اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

اس نے یزید بن ہارون کا زمانہ پایاہے اور اس نے محمد بن مصعب کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے جس میں یہ بات منقول ہے کہ امام اوزاعی نے خلیفہ منصور کو نصیحت کی تھی۔اس میں بہت سی منکر باتیں ہیں۔

ابن عدی فرماتےہٰں کہ ان سب باتوں کے باوجود میرے نزدیک یہ اہل صدق میں سے ہے اور یہ منکر روایات نقل کرتا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیاہے اور یہ کہاہے کہ کبھی کبھی مخالفت کرتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ شیخ عالم محدیث ہے،اس سے منکر روایات بھی ہیں یہ صویلح ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا کمزور راوی ہے۔

80. **احمد بن عثمان بن حکیم**[1] (خ،م،س،ق)

روی عن : احمد بن المفضل القرشی الحفری، اسحاق بن منصور السلولی، بکر بن عبد الرحمن الکوفی القاضی ، بکر بن یونس بن بکیر الشیبانی، جعفر بن عون، الحسن بن بشر البجلی، الحسن بن علی الطلحی ابن اخی لیث مولی بنی طلحه ، خالد بن مخلد القطوانی ، عمہ ذبیان بن حکیم بن ذبیان الاودی، زکریا بن عدی ، سلیمان بن عبید اللہالحطاب الرقی ، شریح بن مسلمہ التنوخی، عبد الرحمن بن شریک بن عبد اللہ النخعی، عبید اللہ بن موسی العبسی ، ابوہ عثمان بن حکیم الاودی ، عثمان بن زفر التیمی، عثمان بن سعید بن مرہ المری، عثمان بن سعید الزیات، علی بن ثابت الدہان، عمہ: علی بن حکیم الاودی، علی بن قادم الخزاعی، عمرو بن حماد بن طلحہ القناد ، عمرو بن محمد العنقزی، عون بن سلام الکوفی، ابو نعیم الفضل بن دکین، ابو غسان مالک بن اسماعیل النہدی ، محمد بن الصلت الاسدی۔

روی عنہ : البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابو عبید اللہ احمد بن عمرو بن عثمان المعدل الواسطی، احمد بن محمد بن یزید الزعفرانی، احمد بن محمد بن یعقوب الخزاز الاصبهانی، ابو القاسم بدر بن الہیثم القاضی، الحسن بن علی بن نصر الطوسی، الحسین بن اسماعیل المحاملی، عبد اللہ بن ابو داود، عبد اللہ بن محمد بن اسحاق المروزی المعروف بالحامض، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، عبد اللہ بن محمد بن یزید الدقیقی، عبد الرحمن ابن ابو حاتم الرازی، عبد الرحمن بن یوسف بن خراش، ابو عبید القاسم بن اسماعیل المحاملی، القاسم بن زکریا المطرز، محمد بن ادریس الرازیالرازی، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن مخلد بن حفص الدوری، موسی بن اسحاق ابن موسی الانصاری، الہیثم بن خلف الدوری، یحیی بن الحسن بن جعفر العلوی النسابہ، یحیی بن محمد بن صاعد، ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق الاسفراینی، یعقوب بن سفیان الفارسی۔

جرح وتعدیل

1۔ الجرح والتعدیل2/63ح105، الثقات8/42، تاریخ بغداد5/485ح2334، تہذیب الکمال1/404ح80، سئیر اعلام النبلاء12/264، الکاشف1/199ح64 ، تذہیب1/173ح80، تقریب التہذیب 1/56ح79، تہذیب التہذیب 1/160ح104، الوافی بالوفیات7/176

ابو حاتم نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن خراش نے کہا کہ ثقہ عدل والا ہے۔

عقیلی اور البزار نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن خزیمہ نے اس سے اپنی صحیح میں روایت لی ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حجت ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

81. احمد بن عثمان بن ابی عثمان[1] (م،ت،س)

روی عن : ازہر بن سعد السمان، حبان بن ہلال ، ابو داود سلیمان بن داود الطیالسی، ابو عاصم الضحاک بن مخلد النبیل، عبد الصمد بن عبد الوارث، ابو عامر عبد الملک بن عمرو العقدی، قریش بن انس، محمد بن خالد بن عثمہ، مؤمل بن اسماعیل، وہب ابن جریر بن حازم۔

روی عنہ : مسلم، الترمذی، النسائی، احمد بن عثمان النسوی، ابو بکر احمد بن عمرو بن ابو عاصم النبیل، احمد بن محمد بن الجہم السمری، احمد بن محمد بن الحسن، الحسن بن علی بن شبیب المعمری، ابو زرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، محمد بن ادریس الرازیالرازی، ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری، ابو عمرو یوسف بن یعقوب النیشاپوری۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ ہے میں اس سے راضی ہوں۔

1۔ تاریخ الکبیر بخاری2/4،ح1497الجرح والتعدیل 2/63ح104،تہذیب الکمال1/406ح81،الکاشف1/200ح65،تذہیب1/174ح81، تقریب التہذیب 1 التہذیب /56ح80،تہذیب التہذیب1/60ح105

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

بزار نے کہا کہ بصری، ثقہ مامون ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

82. **احمد بن علی بن سعید بن ابراہیم القرشی**[1] (س)

روی عن : ابراہیم بن الحجاج السامی ، ابراہیم بن الحجاج النیلی ، ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ التیمی، ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، احمد بن ابراہیم الموصلی، احمد بن عمر الوکیعی، احمد بن محمد بن ایوب، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن منیع البغوی، اسحاق بن ابو اسرائیل، اسحاق بن شاہین الواسطی، اسماعیل بن ابراہیم بن معمر القطیعی، امیہ بن بسطام العیشی، بشر بن آدم البصری، حارث بن سریج، حسن بن حماد الضبی، حکم بن موسی القنطری، خلف بن سالم المخرمی، خلاد ابن اسلم الصفار، داود بن رشید، زہیر بن حرب، زیاد بن یحیی الحسانی ، سریج بن یونس ، سعید بن مہران الشروطی ، سفیان بن وکیع بن الجراح ، سلیمان بن داود الزہرانی ، سلیمان بن محمد المبارکی ، سوید بن سعید الحدثانی ، شیبان بن فروخ ، صالح بن مالک الخوارزمی ، عباد بن موسی الختلی ، عباس بن الولید النرسی ، عبد اللہ بن الرومی ، عبد اللہ بن عمر بن محمد بن ابان الجعفی ، عبد اللہ بن عون الخراز ، عبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ ، عبد الاعلی بن حماد النرسی ، عبد الجبار بن عاصم النسائی ، عبد العزیز بن ابو سلمہ العمری ، عبد القدوس بن محمد الحبحی ، عبد الملک بن عبد العزیز التمار ، عبید اللہ بن عمر بن میسرہ ، عبید اللہ بن معاذ العنبری ، عثمان بن محمد بن ابو شیبہ ، علی بن الجعد ، علی ابن المدینی ، عمار بن خالد الواسطی ، علاء بن موسی بن عطیہ ، فضل بن زیاد الطستی ، فضل بن یعقوب الجزری ، کامل بن طلحہ ، محرز بن

1۔ تاریخ بغداد 5/498ح2357، تاریخ دمشق 5/55ح28، المعجم المشتمل ح54، تہذیب الکمال 1/407ح82، الکاشف 1/200ح66، المغنی 1/79ح368، تذکرۃ الحفاظ 2/663، تذہیب 1/174ح82، تقریب التہذیب 1/57ح81، تہذیب التہذیب 1/61ح107، طبقات الحفاظ 289، طبقات الحنابلہ 1/126ح44، قضاۃ دمشق ح21

عون الہلالی، محمد بن بشار بندار ، محمد بن بکار بن الریان، محمد بن ابو بکر المقدمی ، محمد بن جعفر بن زیاد الورکانی ، محمد بن حسان الازرق، محمد بن عباد المکی ، محمد بن عبد اللہ بن المبارک ، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ ، محمد بن عثمان بن ابو صفوان الثقفی، محمد بن العلاء، محمد بن المنہال الضریر ، منصور ابن ابو مزاحم ،موسی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن السلمی، نصر بن علی الجہضمی، ہدبہ بن خالد القیسی، الہیثم بن خارجہ، ولید ابن شجاع السکونی، یحیی بن ایوب المقابری، یحیی بن معین ،یعقوب بن ابراہیم الدورقی ،یوسف بن مروان الرقی۔

روی عنہ : نسائی (کثیر)، ابراہیم بن محمد بن صالح، احمد بن عبید بن احمد الصفار، احمد بن عمیر بن یوسف بن جوصی ، احمد بن محمد بن ابو زرعہ الدمشقی ، حسن بن بلال المقرئ ، حسن بن حبیب بن عبد الملک الحصائری، حسن بن علی بن علی الحریری، حسین بن احمد بن محمد بن ابو ثابت، سلیمان بن احمد الطبرانی، عبد اللہ بن محمد ابن الناصح بن شجاع، عبد الرحمن بن جیش الفرغانی، علی بن یعقوب بن ابراہیم بن ابو العقب الہدانی، محمد بن ابراہیم بن مروان، محمد ابن احمد بن محمویہ ، محمد بن برکہ بن الفرداج، محمد بن الحسین بن عمر بن مزاریب، محمد بن سہل بن ابو سعید، محمد بن صبیح بن رجاء، محمد ابن القاسم بن حبیب بن ابو نصر، محمد بن محمد ابن عبد الحمید بن آدم، محمد بن ہارون بن شعیب الانصاری، موسی بن عبد الرحمن البیروتی، یحیی بن عبد اللہ بن الحارث ابن الزجاج، یعقوب بن اسحاق الاسفر ایینی۔

جرح وتعدیل

اصل میں مرو کے رہنے والے تھے۔ حمص کے قاضی بھی رہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے ایک جگہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

دارقطنی نے کہا کہ ضعیف ہیں۔

ذہبی نے کہاہے کہ امام حافظ، ثقہ محدث ہے۔ حجت وحافظ ہے۔

ابن حجر نے اسے بارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی کہاہے۔ اور کہاہے کہ فاضل تھا اس سے تصانیف بھی تھیں جن میں کتاب العلم، کتاب الجمعہ، مسند ابو بکر، مسند عثمان اور مسند عائشہؓ وغیرہ ہیں۔

ابو احمد الناصح کہتے ہیں انہوں نے ذوالحجہ کے درمیان میں 292 ھجری میں وفات پائی اور ان کی نماز جنازہ ابو حفص عمر بن حسن الحلبی نے پڑھائی جو اس وقت دمشق کے قاضی تھے، انہوں نے ان کے جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں اور کہ علم و فضل ان کے ساتھ ہے۔
ان کی وفات 292 ھجری میں ہوئی۔

- **احمد بن علی المنجوفی** (د)

یہ احمد بن عبد اللہ بن علی بن سوید بن منجوف ہے۔

83. **احمد بن علی النمیری**[1] (د)

روی عن : ارطاۃ بن المنذر، ثور بن یزید، صفوان بن عمرو عمر بن عمرو بن عبد الاحموسی۔

روی عنہ : محمود بن خالد الدمشقی۔

جرح وتعدیل

ازدی نے کہا کہ یہ متروک ہے۔

ابو حاتم کہتے ہیں کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی نقل کردہ روایات درست ہیں۔ اس کے حوالے سے صرف محمود بن خالد نے روایات نقل کی ہیں۔

انہوں نے ثور بن یزید، عبید اللہ بن عمر اور صفوان بن عمر سے روایات نقل کی ہیں۔ ان سے یزید بن عبد ربہ اور محمد بن ابو اسامہ نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ازدی نے کہا ہے کہ متروک اور ساقط الحدیث ہے۔

ذہبی نے کہا کہ جید الحدیث ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/63ح107، تہذیب الکمال 1/411ح83، الکاشف 1/200ح67، المغنی 1/81ح378، میزان الاعتدال 1/262ح473 (اردو 1/183ح473)، تذہیب التہذیب 1/175ح83، تقریب التہذیب 1/57ح82، تہذیب التہذیب 1/61ح109

ابن حجر نے اسے نویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ ازدی نے اس پر بلاحجت کلام کیا ہے۔

84. **احمد بن عمر بن حفص بن جہم**[1] (م،ل)

روی عن : جعفر بن عون، حسین بن علی الجعفی ، حفص بن غیاث ،زید بن الحباب ،عبد اللہ بن نمیر ،عبد الحمید بن عبد الرحمن الحمانی ،عبد الرحمن بن محمد المحاربی ، عمر بن حفص الکندی ،قبیصہ بن عقبہ ، محمد بن خازم، محمد بن فضیل بن غزوان، مومل بن اسماعیل، وکیع بن الجراح، یحیی بن آدم، یحیی بن یمان۔

روی عنہ : مسلم ، ابو داود ابراہیم ابن احمد بن عمر الوکیعی (بیٹا) ، ابراہیم بن اسحاق الحربی، احمد بن علی بن سعید المروزی، احمد بن علی ابن المثنی الموصلی، احمد بن علی بن مسلم الابار، احمد بن محمد بن ہانی الطائی الاثرم، احمد بن یحیی بن عبد اللہ الکشمیہنی ، حسن بن علی بن شبیب المعمری ، حسین بن محمد بن مصعب الکوفی ،عبد اللہ بن احمد بن حنبل ،عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن عبدوس بن کامل السراج، محمد بن اللیث بن حفص بن مرزوق، نصر بن القاسم الفرائضی۔

جرح وتعدیل

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے، ایک اور موقع پر کہا کہ میں نے اس میں کوئی حرج نہیں دیکھا۔

عبد اللہ بن احمد اور محمد بن عبدوس نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو زرعہ نے اس سے لکھا ہے جبکہ ابو حاتم رازی نے کہا کہ میں نے اس سے نہیں لکھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ صالح شخص تھا ثقہ ثبت ہے۔

حاکم نے دار قطنی کے حوالے سے کہا کہ ابو اسحاق ثقہ مامون ہے اور اس کا بیٹا بھی ثقہ ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل2/62ح102، الثقات8/9، تاریخ بغداد 5/466ح2307، تہذیب الکمال1/412ح84، سیر اعلام النبلاء11/36، الکاشف1/200ح68، تذہیب1/175ح84، تقریب التہذیب 1/57ح83، تہذیب التہذیب 1/62ح110 غایۃ النہایہ1/87ح419

موسیٰ بن ہارون نے کہا کہ صالح ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ امام، حافظ کبیر اور ثبت ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ راوی لکھا ہے۔

ابن اثیر نے اسے قراء میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس نے یحییٰ بن آدم سے قراءت سنی اور اس سے اس کے بیٹوں ابراہیم اور احمد نے قراءت سُنی۔

اس کی وفات صفر 235 ھجری میں ہوئی۔

85. احمد بن عمر الحمیری[1] (خ)

روی عن : احوص بن جواب، روح بن عبادہ، عبید اللہ بن موسی، فضل بن دکین، قراد ابو نوح، محمد بن الفضل عارم، محمد بن مصعب القرقسانی، معاویہ بن عمرو الازدی، موسی بن مسعود النہدی، ہاشم بن القاسم ۔

روی عنہ : بخاری (مقرون)، احمد بن محمد بن الازہر، احمد بن محمد بن یعقوب الاصبہانی، حسین بن اسماعیل لمحاملی، عبد اللہ بن محمد بن یزید الدقیقی، عمرو بن بشر نیشاپوری، محمد بن احمد بن اسد الہروی، محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی، محمد بن مخلد الدوری، محمد بن المعلی الشونیزی، یعقوب بن احمد الجصاص۔

جرح وتعدیل

خطیب نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

ان کی وفات 258 ھجری میں ہوئی۔

1۔ تاریخ بغداد 5/468ح3308، معجم المشتمل ص 55ح69، تہذیب الکمال 1/414ح85 ،الکاشف 1/200ح69، تذہیب 1/176ح85، تقریب التہذیب 1/58ح84، تہذیب التہذیب 1/62ح111

86. **احمد بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن السرح**[1] (م، د، س، ق)

روی عن : ابراہیم بن ابو المليح ،اسحاق بن الفرات المصری ،اشعث بن شعبہ المصیصی ،اشہب بن عبد العزیز ،ایوب بن سوید الرملی ،بشر بن بکر التنیسی ، بکر بن سلیم الصواف ،حرملہ بن عبد العزیز بن الربیع ،حمید بن خالد بن حمید المہری ،خالد بن نزار الایلی ،رشدین بن سعد المصری ، سعید بن بشان ابن بنت عقیل بن خالد ،سعید بن زکریا الادم ،سفیان بن عیینہ ،سلامہ بن روح ،شعیب بن اللیث ،عبد اللہ بن کلیب المرادی ،عبد اللہ بن محمد ابن صالح بن علی الہاشمی ،عبد اللہ بن نافع الصائغ ،عبد اللہ بن وہب ،عبد الرحمن بن القاسم العتقی ،عبد الملک بن ابو کریمہ ،عمر بن ہارون البلخی ،محمد بن ادریس الشافعی ، محمد بن اسماعیل بن ابو فدیک ،موسیٰ بن ربیعہ ،موسیٰ ابن عبد الرحمن الصنعانی ،وکیع بن الجراح ،الولید بن مسلم الدمشقی۔

روی عنہ : مسلم ،ابو داود ،نسائی ،ابن ماجہ ،ابراہیم ابن عبد اللہ بن الجنید ،احمد بن ابراہیم بن محمد البسری ،احمد بن الحارث بن مسکین ،احمد بن المتمنع ،اسامہ بن احمد التجیبی ،بقی بن مخلد ،حسن بن سفیان الشیبانی ،حسن بن علی بن شبیب المعمری ،حسین بن اسحاق التستری ،حکم بن نافع ،زکریا بن یحیی الساجی ،عبد اللہ بن ابو داود ،عبد الرحمن بن احمد بن محمد بن الحجاج ،عبد الرحمن بن ازہر ،عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی ،علی بن الحسن بن خلف ،علی بن عمرو بن خالد الحرانی ،عمر بن محمد بن بجیر ،عمرو بن ابو الطاہر ابن السرح (بیٹا) ،فضل بن محمد البلخی ،محمد بن ادریس الرازی ،محمد بن رزیق بن جامع ،محمد بن ابو السری ،محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی ،محمد بن وضاح الاندلسی ،یحیی بن ایوب بن بادی ،یعقوب بن سفیان الفارسی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل2/65ح115، الثقات8/9، معجم المشتمل ص 56ح70، تہذیب الکمال1/415ح86، سئیر اعلام النبلاء12/62، تذکرۃ الحفاظ2/504، الکاشف1/200ح70، تذہیب التہذیب1/176ح86، تقریب التہذیب 1/58ح85، تہذیب التہذیب1/63ح112

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن قُدید نے کہا کہ ثقہ ثبت اور صالح ہے

ابن یونس نے کہا کہ صالح ثبت لوگوں میں سے فقیہ ہے۔

ابن فرحون نے کہا کہ صدوق ثقہ فقیہ ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ امام حافظ اور مصر کا فقیہ تھا، اس نے موطا کی شرح لکھی۔ اس سے کچھ حدیثیں ہیں جو منفرد ہیں۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

ان کی وفات ذوالقعدہ 250 ھجری میں ہوئی۔

- **احمد بن عمرو بن عبیدۃ**

کنیت میں دیکھیں: ابو العباس القدوری

- **احمد بن ابی عمرو** (خ)

یہ احمد بن حفص بن عبداللہ السلمی ہے۔

87. **احمد بن عیسیٰ بن حسان المصری**[1] (خ،م،س،ق)

1۔ تاریخ الکبیر بخاری 2/6ح1512، الجرح والتعدیل 2/64ح109، الثقات 8/15، الثقات 8/15، تاریخ بغداد 5/450ح2292، معجم المشتمل ص 56ح72، تہذیب الکمال 1/417ح87، من تکلم فیہ وہو موثق 1/84ح19، المغنی فی الضعفاء 1/84ح394، سئیر اعلام النبلاء 12/70، میزان الاعتدال 1/268ح506(اردو 1/189ح506)، الکاشف 1/200ح71، تذہیب 1/177ح87، تقریب التہذیب 1/59ح86، تہذیب التہذیب 1/63ح115۔

روی عن : ابراہیم بن ابو حیہ لمکی، ازہر بن سعد السمان، بشر بن بکر التنیسی، رشدین بن سعد، ضمام بن اسماعیل، عبد اللہ بن وہب، محمد بن اسماعیل بن ابو فدیک، مفضل بن فضالہ، مؤمل بن عبد الرحمن الثقفی ،یغنم بن سالم بن قنبر مولی علی بن ابو طالب۔

روی عنہ : بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ابراہیم بن اسحاق الحربی، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن عبد اللہ بن شہاب العکبی، احمد بن علی بن سعید القاضی، احمد بن علی بن المثنی الموصلی، احمد بن محمد بن سلیمان الفافاء، احمد بن یوسف بن تمیم، اسحاق بن الحسن الحربی، اسماعیل بن اسحاق القاضی، جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی، جعفر بن ہاشم بن یحیی العسکری، حرب بن اسماعیل الکرمانی، حسن بن علی بن شبیب المعمری ،حنبل بن اسحاق بن حنبل، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن اسحاق المدائنی، عبد اللہ بن الحسن بن احمد بن ابو شعیب، عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، محمد بن ابراہیم بن ابان السراج، محمد بن ادریس الرازی، محمد ابن ایوب بن یحیی ابن الضریس، محمد بن جعفر بن محمد بن اعین البغدادی، محمد بن یعقوب ابن الفرجی الصوفی الرملی، یوسف بن یعقوب القاضی۔

جرح وتعدیل

انہوں نے ابن وہب اور ایک گروہ سے احادیث روایت کی ہیں اور ان کے سب مقدم استاد ضمام بن اسماعیل ہیں۔ انہوں نے نعیم بن سالم سے بھی احادیث کا سماع کیا ہے۔ یہ ایک متروک راوی ہے جس نے حضرت انسؓ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

یہ ثقہ ہیں البتہ ابو داود نے یحییٰ بن معین کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اللہ کے نام کا حلف اٹھا کر یہ بات بیان کی تھی کہ یہ راوی کذاب ہے۔

ابو حاتم کہتے ہیں کہ مجھے مصر میں بتایا گیا کہ یہ وہاں آئے تھے اور انہوں نے ابن وہب اور مفضل بن فضالہ کی کتابیں بھی خریدی تھیں۔

سعید بر ذعی کہتے ہیں کہ میں امام ابو زرعہ کے پاس موجود تھا، ان کے سامنے صحیح مسلم کا ذکر ہوا تو وہ بولے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مخصوص وقت سے پہلے ہی آگے نکلنا چاہتے تھے تو انہوں نے ایسے اعمال سر انجام دیے جس کے ذریعے یہ مشہور ہو جائیں۔

انہوں نے اپنی صحیح میں احمد بن عیسیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ میں نے اہل مصر کو نہیں دیکھا کہ وہ اس بارے میں شک کرتے ہوں، انہوں نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

امام نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ متقن ہے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی شخص نے ان کے بارے میں دلیل کی بنیاد پر کلام کیا ہو جس کے نتیجے میں ان کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنے کو ترک کرنا لازم ہوا ہو۔

امام ذہبی کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ صحاح ستہ کے مؤلفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں اور مجھے ان میں کوئی ایسی روایت بھی نظر نہیں آئی جو منکر ہو، ورنہ اسے میں یہاں ذکر کر دیتا۔ ذہبی نے اسے امام محدث ثقہ صدوق کہا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ اس پر بلاحجت کلام کیا گیا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے اور یہ لکھا کہ خطیب نے کہا کہ اس پر بلاحجت کلام کیا گیا ہے۔

ان کی وفات 243 ھجری میں ہوئی۔

88. **احمد بن الفرات بن خالد الضبی**[1] (د)

روی عن : ازہر بن سعد السمان، جعفر بن عون، حسین ابن حفص الاصبہانی، حسین بن علی الجعفی، حکم بن نافع، حماد بن اسامہ، سلیمان بن داود الطیالسی، شبابہ بن سوار، عبد اللہ بن صالح المصری، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، عبد اللہ بن نمیر، عبد الرزاق بن ہمام، عبد الملک بن عمرو العقدی، عبید اللہ بن موسی، عمر بن سعد لحفری، فضل ابن دکین، محمد بن عبد اللہ بن ابو جعفر الرازی، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن یوسف الفریابی، یزید بن ہارون، یعلی بن عبید الطنافسی۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/67ح122، الثقات 8/36، طبقات المحدثین باصبہان 2/254ح168، تاریخ بغداد 5/563ح2442، تاریخ دمشق 5/150ح76، تہذیب الکمال 1/422ح88، سئیر اعلام النبلاء 12/480، تذکرۃ الحفاظ 2/544، میزان الاعتدال 1/271ح513 (اردو 1/192ح513)، الکاشف 1/201ح72، تذہیب 1/178ح88، تقریب التہذیب 1/59ح88، تہذیب التہذیب 1/65ح117، الوافی بالوفیات، طبقات الحفاظ 239

روی عنہ : ابو داود، ابراہیم بن محمد الطیان، احمد بن جعفر الاشعری الاصبہانی، احمد بن عمرو بن ابو عاصم، جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی، حسین بن محمد ابن غفیر، حمید بن الربیع اللخمی، عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن فارس الاصبہانی، عبد الرحمن بن یحیی بن مندہ العبدی، فضل بن الحباب الجمحی، محمد بن یحیی بن مندہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن شنبہ الزعفرانی الاصبہانی۔

جرح وتعدیل

یہ حافظ الحدیث اور ثقہ ہیں۔

احمد بن حنبل کے سامنے جب ان کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس سے حدیث نقل کرو یہ صدوق ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ میں نے ان سا افضل حفظ میں نہیں دیکھا جس کا سر سیاہ ہو۔

علی بن علی بن مدینی نے کہا کہ راسخ العلم لوگوں میں سے تھے۔

دار قطنی نے کہا کہ اس کے بیٹے نے اس سے سماع نہیں کیا۔

خلیلی نے کہا کہ ثقہ اور تصنیف والے ہیں۔

فضل بن دکین (ابو نعیم) کہتے ہیں کہ آئمہ حفاظ میں سے ایک تھے۔

امام حاکم نے کہا کہ ثقہ ہیں۔

ابن عدی نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن غلط کیا ہے کیونکہ میرے سامنے تو ان کی یہی خرابی آئی ہے کہ ابن عقدہ نے ابن خراش کے حوالے سے روایات نقل کہیں اور یہ دونوں رافضی اور بدعتی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ابن خراش جان بوجھ کر جھوٹ بولتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق اس سے کوئی منکر روایت منقول نہیں ہے۔

محمد بن آدم المصیصی کہتے ہیں کہ اگر ابن مسعود کے لیے آدھی دُنیا بھی ہو تو وہ اس کے لیے کافی ہیں یعنی فتویٰ میں۔

ابو الشیخ کہتے ہیں کہ کبیر حافظوں میں سے تھے۔ کثیر تعداد میں کتابیں لکھیں اور ان کی مسند بھی ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ اس حوالے سے ابن خراش کا قول جھوٹ ہو جاتا ہے۔

ذہبی نے اسے حافظ عالم، حجت اور اصفہان کا محدث کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی کہاہے۔

89. **احمد بن فضالہ بن ابراہیم**[1] (س)

روی عن : خالد بن مخلد القطوانی ، ضحاک بن مخلد ، عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی ، عبد الرزاق بن ہمام ، عبید اللہ بن موسی ، عمرو بن حماد ابن طلحہ القناد۔

روی عنہ : نسائی ، ہبیرہ بن الحسن بن علی بن المنذر البغوی ۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ، ایک جگہ کہا کہ غلطی کرتا ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں یہ غلطی کرتا تھا۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق خاطی راوی کہاہے۔

90. **احمد بن محمد بن ابراہیم الابلی**[2] (د)

روی عن : اسماعیل بن موسی الفزاری حفص بن عمر الحوضی ، سلیمان بن داود الزہرانی ، شیبان بن فروخ ، عبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ ، عبد اللہ ابن مسلمہ القعنبی ، عبد الرحمن بن بکر بن الربیع بن مسلم ، عیسی بن ابراہیم البرکی ، محمد بن بحر الہجیمی ، محمد بن ابو رجاء القرشی مولی بنی ہاشم ، محمد بن زیاد بن عبید اللہ الزیادی ، محمد بن المثنی ، مسدد بن مسرہد ، موسی بن اسماعیل التبوزکی ، ہدبہ بن خالد ، ہشام بن عبد الملک الطیالسی۔

روی عنہ : ابو داود ، عبد الجبار بن شیر ان بن زید بن العباس ، فاروق بن عبد الکبیر الخطابی ، محمد بن اسحاق بن حاتم التمار ، محمد بن حمدون بن خالد نیشاپوری ، یعقوب بن اسحاق الاسفر ایینی ، ابو الحسن یونس بن محمد۔

جرح وتعدیل

1۔ معجم المشتمل ص 57ح74، تہذیب الکمال 1/426ح89، الکاشف 1/201ح73، تذہیب التہذیب 1/180ح89، تقریب التہذیب 1/60ح90، تہذیب التہذیب 1/67ح119، ذیل میزان الاعتدال ص 71ح127(اردو میزان الاعتدال 8/46ح127)

2۔ تہذیب الکمال 1/427ح90، الکاشف 1/201ح74، تذہیب 1/181ح90، تقریب التہذیب 1/60ح91، تہذیب التہذیب 1/67ح120

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

91. **احمد بن محمد بن ابراہیم المروزی**[1] (تمیز)

روی عن : ازرق بن علی الحنفی، سعید بن سلیمان الواسطی، علی بن حکیم الاودی، محمد بن یحیی ابن ابو عمر العدنی، منجاب بن الحارث التمیمی، ہدبہ بن خالد، یعقوب بن حمید بن کاسب۔

روی عنہ : حسین بن اسماعیل المحاملی، محمد بن جعفر المطیری، محمد بن عمرو بن موسی العقیلی، محمد بن مخلد بن حفص العطار۔

جرح وتعدیل

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ نبیل ہے۔

ابراہیم الصواف نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

ابن خراش نے کہا کہ ثقہ عادل ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

92. **احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن ابی خلف**[2] (د)

روی عن : حصین بن عمر الاحمسی، سفیان بن عیینہ، یحیی بن عباد البصری۔

روی عنہ : ابو داود، ابراہیم بن ابو بکر بن ابوشیبہ، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی۔

جرح وتعدیل

محمد بن عبد اللہ الحضرمی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

1۔ تاریخ بغداد6/42ح2529، تہذیب الکمال1/428ح91، تذہیب1/181ح91، تقریب التہذیب 1/61ح92، تہذیب التہذیب1/67ح121

2۔ تاریخ دمشق، تہذیب الکمال1/429ح92، تذہیب التہذیب1/182ح92، تقریب التہذیب 1/61ح93، تہذیب التہذیب1/68ح122، السابق واللاحق55

اس کی وفات 233 ھجری میں ہوئی۔

93. **احمد بن محمد بن ایوب البغدادی**[1] (د)

روی عن : ابراہیم بن سعد الزہری، ابو بکر بن عیاش۔

روی عنہ : ابو داود، احمد بن ابو خیثمہ، احمد بن علی بن المثنی الموصلی، حنبل بن اسحاق بن حنبل، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، علی بن عبد العزیز البغوی، فضل بن سہل الاعرج، محمد بن یحیی بن سلیمان المروزی، یعقوب بن شیبہ السدوسی۔

جرح وتعدیل

یہ مغازی کا مصنف ہے جو اس نے ابراہیم بن سعد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

ابن حنبل نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ اصحاب الحدیث میں سے نہیں ہے۔

ابو حاتم نے کہا ہے کہ یہ ابو بکر بن عیاش کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا تھا۔

یحییٰ بن معین نے اسے لین قرار دیا ہے جبکہ امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی نے اس کی تعرف کی ہے۔ اس راوی کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں، ان میں سے ایک روایت وہ ہے جس کو ابن عدی نے نقل کیا ہے۔ جسے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

"اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے اور اسے دین کی رہنمائی الہام کر دیتا ہے"۔

1۔ طبقات ابن سعد 9/356ح4396، الجرح والتعدیل 2/70ح127، الکامل ابن عدی 1/285ح14، الثقات 8/12، تاریخ بغداد 6/62ح2554، معجم المشتمل ص 57ح75، تہذیب الکمال 1/431ح93، میزان الاعتدال 1/277ح535 (اردو 1/198ح535)، الکاشف 1/200ح75، تذہیب 1/183ح93، تقریب التہذیب 1/61ح94، تہذیب التہذیب 1/68ح122

ابن عدی فرماتے ہیں کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرۃؓ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے:

"تمہارے کپڑے کا دستر خوان پر فضیلت رکھنا صدقہ ہے"۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ یہ راوی متروک نہیں ہے جبکہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ یہ کذاب ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ یہ اصحاب الحدیث میں سے نہیں ہے۔ یہ ورّاق (کاتب تھا)۔

ابراہیم الحربی نے کہا کہ یہ ورّاق ثقہ تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا ہے کہ صاحب المغازی تھا، ابراہیم بن سعد سے روایت کرتا تھا۔ صدوق ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق اور غفلت والا راوی کہا ہے۔

اس کی وفات 228 ھجری میں ہوئی۔

.94 **احمد بن محمد بن ثابت بن عثمان بن مسعود**[1] (د)

روی عن: آدم بن ابو ایاس، اسماعیل بن ابو اویس، اسماعیل ابن علیہ، ایوب بن سلیمان بن بلال، حفص ابن حمید المروزی الاکافی، حماد بن اسامہ، سفیان ابن عیینہ، سلیمان بن صالح المروزی، عبد اللہ بن رجاء الغدانی، عبد اللہ بن عثمان المروزی عبدان، عبد اللہ بن المبارک، عبد الرحمن بن حماد الشعیثی، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد الدشتکی، عبد الرزاق بن ہمام، عبد العزیز بن ابو رزمہ، علی بن الحسن بن شقیق، علی بن الحسین بن واقد، علی ابن المدینی، فضل بن موسی السینانی، محمد بن مزاحم، محمد بن یحیی الکنانی، موسی بن مسعود النہدی، نضر بن شمیل، ہاشم بن مخلد الثقفی، وکیع بن الجراح، یزید بن ہارون۔

1۔ تاریخ الکبیر 2/5ح1499، ثقات العجلی 1/192ح4، الجرح والتعدیل 2/55ح71، الثقات 8/13، معجم المشتمل ص 57 ح76، تہذیب الکمال 1/433ح94، سئیر اعلام النبلاء 11/7، تذکرۃ الحفاظ 3/464، الکاشف 1/201ح76، تذہیب 1/184ح94، تقریب التہذیب 1/61ح95، تہذیب التہذیب 1/69ح124۔

روی عنہ : ابو داود، احمد بن ابو الحواری، احمد بن ابو خیثمہ، اسحاق بن عاصم المصیصی، ایوب بن اسحاق بن سافری، ثابت بن احمد بن شبویہ، عباس بن الولید بن صبح الخلال، عبد اللہ بن احمد بن شبویہ، عبد الرحمن بن عمرو ابوزرعہ الدمشقی، علی بن الحسن الھسنجانی، عمرو یحیی بن الحارث الحمصی، محمد بن خلف العسقلانی، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، محمد بن ہارون البغدادی، محمد بن ہانی، محمد بن یحیی الذہلی، نوح بن حبیب القومسی، یحیی بن عثمان بن صالح المصری، یحیی بن معین۔

جرح وتعدیل

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

محمد بن وضاح، عجلی، عبد الغنی بن سعید نے اس کی توثیق کی ہے اور ادریسی نے کہا ہے کہ حافظ، فاضل ثبت اور حدیث میں متقن ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

عبد الغنی بن سعید نے کہا کہ حافظ، فاضل، ثبت اور حدیث میں متقن تھا۔

ذہبی نے کہا کہ امام، محدث اور شیخ الاسلام تھا۔ کبار آئمہ میں سے تھا۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ راوی لکھا ہے۔

ان کی وفات 230 ھجری میں ہوئی۔

95. **احمد بن محمد بن جعفر الطرسوسی**[1] (س)

روی عن : عاصم بن النضر الاحول، یحیی بن معین۔

روی عنہ :نسائی۔

جرح وتعدیل

ابن عساکر نے کہا کہ یہ محمد بن احمد بن جعفر الوکیعی ہے جس کا ذکر نسائی نے اپنے جملہ شیوخ میں کیا ہے۔

1۔ معجم المشتمل ص 58ح77، تہذیب الکمال 1/436ح95 ،الکاشف 1/201ح77، تذہیب 1/185ح195، تقریب التہذیب 1/61ح96، تہذیب التہذیب 1/70ح125، الذیل علی الکاشف

مسلمہ بن قاسم نے اسے احمد کہا ہے اور اس کی توثیق کی ہے لیکن یہ ان کا وہم ہے۔

ابن حجر نے اسے بارہویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

96. **احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی**[1] (ع)

روی عن : ابراہیم بن خالد الصنعانی ، ابراہیم بن سعد الزہری، ابراہیم بن شماس السمرقندی ، ابراہیم بن ابو العباس البغدادی، اسحاق بن یوسف الازرق ، اسماعیل ابن علیہ ، اسود بن عامر شاذان، بشر بن السری ، بشر بن المفضل ، بہز بن اسد ، تلید بن سلیمان المحاربی، ثابت بن الولید بن عبد اللہ بن جمیع، جابر بن سلیم الزرقی ، جابر بن نوح، جریر بن عبد الحمید، جعفر بن عون، حجاج بن محمد المصیصی ، حسن بن موسی الاشیب ، حسین بن علی الجعفی، حسین بن الولید نیشاپوری، حفص بن غیاث النخعی ، حماد بن اسامہ، حماد بن خالد الخیاط ، حماد بن مسعدہ، حمید بن عبد الرحمن الرواسی ، خالد بن نافع الاشعری، خلف بن الولید الجوہری ، داود بن مہران الدباغ، ربعی بن علیہ ، روح بن عبادہ ، ریحان بن سعید السامی، زیاد بن الربیع الیحمدی ، زیاد بن عبد اللہ البکائی، زید بن الحباب ، زید بن یحیی بن عبید الدمشقی، سفیان بن عیینہ ، سلیمان بن داود الطیالسی ، سلیمان بن داود الہاشمی، سوید بن عمرو الکلبی، شبابہ بن سوار الفزاری، شجاع بن الولید السکونی ، صفوان بن عیسی الزہری، ضحاک بن مخلد، طلق بن غنام النخعی، عاصم ابن علی بن عاصم الواسطی، عباد بن عباد المہلبی، عباد بن العوام ، عبد اللہ بن ادریس الاودی ، عبد اللہ بن بکر السہمی، عبد اللہ بن نمیر الہمدانی ، عبد اللہ بن یزید المقرئ، عبد الاعلی بن عبد الاعلی السامی، عبد الاعلی بن مسہر ، عبد الرحمن بن غزوان، عبد الرحمن بن مہدی ، عبد الرزاق بن ہمام ، عبد الصمد بن عبد الوارث ، عبد العزیز بن عبد الصمد العمی، عبد القدوس بن الحجاج الخولانی، عبد الملک بن عمرو العقدی، عبد الواحد بن واصل الحداد ، عبد الوہاب بن عبد

1۔ طبقات ابن سعد9/358ح4402، تاریخ الکبیر بخاری2/5ح1505، المعرفہ والتاریخ 1/212، الجرح والتعدیل2/68ح126، الثقات 8/18، حلیۃ الاولیاء 9/161، تاریخ بغداد6/90ح2586، طبقات حنابلہ1/8ح1، معجم المشتمل ص 58ح78 ، تاریخ دمشق 5/252ح136، تہذیب الکمال1/437ح96، سئیر اعلام النبلاء11/177، تذکرۃ الحفاظ2/431، الکاشف1/202ح78، تذہیب1/185ح96، تہذیب التہذیب 1/70ح126، تقریب التہذیب1/62ح97۔

المجید الثقفی ،عبد الوہاب بن عطاء الخفاف ،عبید اللہ ابن عبید الرحمن الا شجعی ،عبیدہ بن حمید ،عثمان بن عثمان الغطفانی ،عثمان بن عمر بن فارس ،عفان بن مسلم ،عقبہ بن خالد السکونی ،علی بن عاصم الواسطی ،علی ابن عیاش الحمصی ،عمر بن عبید الطنافسی ،غسان بن الربیع الموصلی ،غسان بن مضر الازدی ،غسان بن المفضل الغلابی ،غوث بن جابر بن غیلان ،فضل بن دکین ،فضل بن العلاء الکوفی ،قاسم بن مالک المزنی ،قبیصہ بن عقبہ ،قتیبہ بن سعید ،قران بن تمام الاسدی ،کثیر بن مروان الفلسطینی ،کثیر بن ہشام ،لیث بن خالد البلخی ،مبشر بن اسماعیل الحلبی ،محمد بن ادریس الشافعی ،محمد بن بکر البرسانی ،محمد بن جعفر غندر ،محمد بن خازم الضریر ،محمد بن الحسن الواسطی ،محمد بن سلمہ الحرانی ،محمد ابن عبد اللہ بن الزبیر الزبیری ،محمد بن عبد اللہ بن المثنی ،محمد بن عبید الطنافسی ،محمد بن ابو عدی ،محمد بن فضیل بن غزوان ،محمد بن یوسف الفری ابو ، مظفر بن مدرک ،معاذ بن معاذ العنبری ،معاذ بن ہشام الدستوائی ،معتمر بن سلیمان ،منصور بن سلمہ الخزاعی ،موسی بن طارق الزبیدی ،نصر بن باب ،نضر بن اسماعیل ،نوح بن میمون ،ہاشم بن القاسم ،ہشام بن عبد الملک الطیالسی ،ہشیم بن بشیر ،ہشیم بن ابو ساسان ،وکیع بن الجراح ،ولید بن القاسم بن الولید ،ولید بن مسلم الدمشقی ،وہب بن جریر بن حازم ،یحیی بن آدم ،یحیی بن زکریا بن ابو زائدہ ،یحیی بن سعید الاموی ،یحیی بن سعید القطان ،یزید بن ہارون ،یعقوب بن ابراہیم بن سعد الزہری ،یعلی بن عبید الطنافسی ،یونس بن محمد المؤدب ،ابو بکر بن عیاش ،ابو سعید مولی بنی ہاشم ،ابو عمرو الشیبانی النحوی ،ابو القاسم بن ابو الزناد۔

<u>روی عنہ</u> :بخاری ،مسلم ،ابو داود ،ابراہیم بن اسحاق الحربی ،احمد بن الحسن بن جنیدب ،احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی الکبیر ،احمد بن ابو الحواری ،احمد بن الفرات الرازی ،احمد بن محمد بن الحجاج المروذی ،احمد بن محمد ابن ہانی الاثرم الطائی ،ادریس بن عبد الکریم المقرئ ،اسحاق بن منصور الکوسج ،اسود بن عامر شاذان ،بشر بن موسی بن صالح بن شیخ ،بقی بن مخلد ،جعفر بن ابو عثمان الطیالسی ،حجاج ابن الشاعر ،حرب بن اسماعیل الکرمانی ،حریث بن عبد الرحمن البخاری ،حسن بن الصباح البزار ،حسین بن حریث المروزی ،حسین بن منصور بن جعفر نیشاپوری ،حنبل بن اسحاق بن حنبل ،خلف بن ہشام البزار ،داود بن عمرو الضبی ،رجاء بن مرجی الحافظ ،زہیر بن محمد بن قمیر ،زیاد بن ایوب الطوسی ،سلمہ بن شبیب نیشاپوری ،شاہین بن السمیدع العبدی ،صالح بن احمد بن محمد بن حنبل (بیٹا) ،طاہر بن محمد بن الحسن التمیمی ،عباس بن

عبد العظیم العنبری ،عباس بن محمد الدوری، عبد اللہ بن احمد بن حنبل (بیٹا) ،عبد اللہ بن عمر ابن محمد بن ابان الجعفی، عبد اللہ بن محمد ابن ابو الدنیا، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، عبد اللہ بن محمد المعروف بفوران ،عبد الرحمن بن ابراہیم دحیم، عبد الرحمن بن عمرو ابو زرعہ مشقی ،عبد الرحمن بن مہدی ،عبد الرزاق بن ہمام ، عبد الملک بن عبد الحمید المیمونی ،عبید اللہ بن سعید السرخسی ،عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عثمان بن سعید الدارمی، علی ابن المدینی، عمرو بن منصور النسائی، فضل بن زیاد القطان، فضل بن سہل الاعرج، قاسم بن محمد المروزی، قتیبہ بن سعید، محمد بن ابراہیم البوشنجی، محمد بن ابراہیم الانماطی، محمد بن ادریس الشافعی، محمد ابن ادریس الرازی، محمد بن اسماعیل الطبرانی ، محمد بن اسماعیل الترمذی، محمد بن الحسین بن ابو الحنین، محمد بن داود المصیصی ، محمد بن رافع نیشاپوری، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی ، محمد بن عبد الرحمن السامی ، محمد بن عبید اللہ بن المنادی، محمد بن علی بن الحسن بن شقیق، محمد بن علی بن شعیب السمسار، محمد بن عوف الطائی، محمد بن ابو غالب القومسی ، محمد بن یحیی بن سلیمان المروزی، محمد بن یحیی بن ابو سمینہ، محمد بن یحیی الذہلی ، محمد بن یوسف البیکندی، موسی بن ہارون بن عبد اللہ، نصر بن عمران الحواجبی، ہشام بن عبد الملک الطیالسی، ہلال بن العلاء الرقی، ہیذام بن قتیبہ المروزی، وکیع ابن الجراح ،یحیی بن آدم ،یحیی بن معین ،یزید بن ہارون ،یعقوب بن سفیان الفارسی ،یعقوب بن شیبہ السدوسی ،یوسف بن موسی العطار الحربی۔

جرح وتعدیل

صاحب المذہب والسنن والمصنف "مسند احمد بن حنبل"

کثیر المناقب وکثیر الفضائل ہیں۔ ان کا مختصر تذکرہ کیا جائے گا۔

آپ کی پیدائش ربیع الاول 164 ھجری کو مہدی کے عہد میں ہوئی۔ آپ نے بغداد میں ابتدائی تعلیم حاصل کی، چار سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا اور سات سال کی عمر میں حدیث پڑھنا شروع کی، اور 15، 16 سال کی عمر سے کوفہ ، بصرہ، مکہ ، مدینہ ، مصر، یمن، شام اور تبریز کا سفر کیا اور اس زمانہ کے مشائخ جن میں یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید القطان، سفیان بن عیینہ اور شافعی شامل ہیں سے حدیث کا علم حاصل کیا۔

شافعی کہتے ہیں کہ جب میں نے بغداد چھوڑا تو وہاں احمد بن حنبل سے زیادہ صاحب علم و فضل اور متدین و متورع کوئی شخص نہیں تھا۔

ابو ثور کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل سفیان ثوری سے بڑے عالم و فقیہ، ہمارے شیخ و مام ہیں۔

ابن سعد لکھتے ہیں کہ وہ ثقہ ثابت اور صدوق تھے۔

یحیٰی بن معین نے کہا کہ میں نے ان سے بہتر آدمی نہیں دیکھا۔ ان کی توصیف و تعریف میں مبالغہ برا نہیں ہے۔

علی بن مدینی سے کہا گیا کہ امام احمد کا اس زمانہ میں وہی حال ہے جو سعید بن مسیب کا ان کے زمانہ میں تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں سعید بن مسیب کے زمانہ میں ان کی طرح کے لوگ موجود تھے مگر موجودہ دور میں امام احمد کی کوئی مثال نہیں۔ ان سے بہتر کسی کا حافظہ نہیں تھا۔

ابراہیم حربی کہتے ہیں کہ ان کو اللہ نے سلف و خلف کے علوم کا مخزن فرمایا تھا۔

احمد بن سعید دارمی کہتے ہیں کہ کمسنی کے باوجود ان کی طرح کسی کو احادیث ایسے یاد نہیں تھیں۔

ابو عبید کہتے ہیں کہ حدیث و رجال میں سب سے بہتر مہارت اور اچھی پرکھ رکھتے تھے۔

عجلی کہتے ہیں کہ وہ حدیث میں ثقہ و ضابط تھے۔

ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ ہمارے مشائخ میں ان سے بڑا کوئی حافظ حدیث نہیں تھا، ان کو لاکھوں حدیثیں یاد تھیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ و معتمد تھے۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

آپ کی وفات 12 ربیع الاول 241 ھجری میں ہوئی۔

97. احمد بن محمد بن عبید اللہ بن ابی رجاء الثغری[1] (س)

1۔ الثقات 8/27، معجم المشتمل ص 58 ح 79 ،تہذیب الکمال 1/470 ح 97، الکاشف 1/202 ح 79، تذہیب التہذیب 1/195 ح 97، تقریب التہذیب 1/62 ح 97، تہذیب التہذیب 1/73 ح 127

روی عن : حجاج بن محمد المصیصی، شعیب بن حرب، عبد الملک بن حبیب المصیصی، وکیع ابن الجراح۔

روی عنہ :نسائی، احمد بن علی حسنویہ نیشاپوری، ابو بکر احمد بن محمد بن موسی السوانیطی، طلحہ بن عبید اللہ العمری، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری، عبد اللہ بن محمد بن مسلم الاسفر ایینی، عبد الرحمن بن احمد بن محمد بن الحجاج بن رشدین، عدی بن احمد بن عبد الباقی، محمد بن برکہ الحلبی الحافظ، محمد بن الربیع بن سلیمان الجیزی، محمد بن عبید اللہ بن الفضیل الکلاعی، یحیی بن محمد بن صاعد، یعقوب بن اسحاق الاسفر ایینی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، ایک جگہ کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امامِ حق، شیخ الاسلام، فقیہ تھے۔

ابن حجر نے انہیں دسویں طبقہ کی چوٹی کہا ہے اور ثقہ حافظ فقیہ حجت امام کہا ہے۔

98. **احمد بن محمد بن المعلیٰ الادمی**[1] (قد)

روی عن : احمد بن حمید الکوفی، حفص بن عمار، زفر بن ہبیرہ المازنی، فضل بن دکین، مالک بن اسماعیل النہدی، محمد بن الفضل السدوسی، محمد بن کثیر العبدی، محمد بن محبب ابو ہمام الدلال، مسلم بن صالح، موسی بن مسعود النہدی، یحیی بن حماد الشیبانی۔

روی عنہ : ابو داود، احمد بن علی بن الجارود، احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار، احمد بن محمد بن احمد الجوار بی، حرب بن اسماعیل الکرمانی، حسین بن محمد الحرانی، سلم بن عصام الثقفی، سہل بن احمد بن عثمان الواسطی، عبد اللہ بن ابو داود، عبد الرحمن بن محمد بن حماد الطہرانی، عبدان بن احمد الاہوازی، علی بن الحسن بن سلیمان، علی بن العباس البجلی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن یحیی بن مندہ، یحیی بن محمد بن صاعد۔

جرح وتعدیل

1۔ الجرح والتعدیل 2/74ح149 تہذیب الکمال 1/471ح98، تذہیب 1/195ح98، تقریب التہذیب 1/63ح98، تہذیب التہذیب 1/73ح128، الذیل علی الکاشف ص32ح9۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے اختصار سے کہا کہ اس کا محل صدق ہے۔ایک جگہ یہ کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

99. **احمد بن محمد بن المغیرہ السانی**[1] (س)

روی عن : احمد بن صالح المصری ،بشر بن شعیب بن ابو حمزہ،حیوہ بن شریح بن یزید، سلیم بن عثمان الفوزی، شریح بن یزید الحمصی، عبد السلام بن محمد الحضرمی، عبد القدوس بن الحجاج الخولانی، عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، محمد بن المبارک الصوری، محمد بن المتوکل العسقلانی، معافی بن عمران الظهری، معاویہ بن حفص الشعبی، موسی بن ایوب النصیبی، مؤمل بن اسماعیل، مؤمل بن اہاب، یحیی بن سعید العطار، یحیی بن صالح الوحاظی۔

روی عنہ :نسائی، ابراہیم بن محمد بن الحسن بن متویہ ، احمد بن عمیر بن یوسف بن جوصی، احمد بن محمد بن عنبسہ ، بکر بن احمد بن حفص الشعرانی، حسین بن الحسین بن عبد الرحمن قاضی ثغور ، زید بن عبد اللہ بن زید الفارض، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن ابو حاتم الرازی، عبد الغافر بن سلامہ الحضرمی، علی بن سعید بن بشیر الرازی، محمد بن احمد بن الولید الثقفی، محمد بن جریر الطبری، محمد ابن المسیب الارغیانی، یعقوب بن اسحاق الاسفرایینی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے، ایک جگہ کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

ابن جوصا، ابو عوانہ اور ابن ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ صدوق ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

1۔الجرح والتعدیل 2/72ح136، معجم المشتمل ص59ح81، تہذیب الکمال 1/472ح99، الکاشف 1/202ح80، تذہیب التہذیب 1/195ح99، تقریب التہذیب 1/63ح100، تہذیب التہذیب 1/73ح129، ذیل میزان الاعتدال ص 75ح144(اردو میزان الاعتدال 8/48ح144)۔

ذہبی نے کہاہے کہ اس کی توثیق کی گئی ہے، سمعانی نے الانساب میں ابن ابو حاتم کا یہ قول نقل کیاہے کہ میرے والد نے اسے منکر قرار دیاہے، لیکن جب اس نے کتاب السیر پڑھی تو میرے والد نے اس میں اس کی رائے پڑھی تو انہوں نے کہا یہ تمہارا ساتھی ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق کہاہے۔

اس کی وفات 264 ھجری میں ہوئی۔

100. احمد بن محمد بن موسیٰ المروزی[1] (خ، ت، س)

روی عن : اسحاق بن یوسف الازرق، جریر بن عبد الحمید، عبد اللہ بن المبارک۔

روی عنہ: بخاری، ترمذی، نسائی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے نے اس کا ذکر الثقات میں کہاہے۔

ابن وضاح نے کہا کہ ثقہ ثبت ہے۔

ابو جعفر النحات نے کہا کہ ثقات میں سے ایک ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ثقہ ہے اور عبد اللہ بن مبارک سے کثیر روایت کرتا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ کہاہے۔

ان کی وفات 238 ھجری میں ہوئی۔

101. احمد بن محمد بن نیزک بن حبیب[1] (ت)

1۔ تاریخ الکبیر 2/6ح1513، الثقات 8/29،، تاریخ اصبهان 1/177ح 182، معجم المشتمل ص 59ح82، تہذیب الکمال 1/473ح100، سئیر اعلام النبلاء 11/8، الکاشف 1/202ح81، تذہیب التہذیب 1/196ح100، تقریب التہذیب 1/64ح101، تہذیب التہذیب 1/74ح130، الوافی بالوفیات 8/86ح1204۔

روی عن: اسود بن عامر شاذان، حسن بن موسی الاشیب ، حماد بن اسامہ، روح بن عبادہ، زید بن الحباب ،عبد الرحمن بن غزوان الضبی ، محمد بن بکار بن بلال العاملی ، محمد ابن عبد اللہ بن الزبیر الزبیری ، محمد بن کثیر الکوفی ، یزید بن ہارون ،یعقوب بن اسحاق الحضرمی ، یونس بن محمد المؤدب۔

روی عنہ: ترمذی، ابراہیم بن اسحاق الحربی، احمد بن الحسین بن اسحاق الصوفی الصغیر، احمد بن علی بن مسلم الابار ، احمد بن عمرو بن ابو عاصم النبیل ، حسین بن محمد بن محمد بن عفیر الانصاری، عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، قاسم ابن زکریا المطرز ، محمد بن ابو بکر بن ابو خیثمہ ، محمد بن عبدوس بن کامل السراج ، محمد بن ہارون الحضرمی ، محمد بن یحیی بن سلیمان المروزی ، یحیی بن محمد بن صاعد۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ اس کا معاملہ محل نظر ہے اور اس بارے میں دیگر حضرات نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ اس پر کلام کیا گیا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق حافظے میں مسئلے والا راوی لکھا ہے۔

اس کی وفات 248 ھجری میں ہوئی۔

102. **احمد بن محمد بن یحییٰ بن نیزک**[2] (تمییز)

روی عن : ربیع بن یحیی الاشنانی ، سلیمان بن حرب الواشحی ، ابو ظفر عبد السلام بن مطہر الازدی ، عمرو بن الحصین العقیلی، القاسم بن امیہ الحذاء ، قرہ بن حبیب القنوی ، مسدد بن مسرہد۔

1۔ الثقات 8/47، تاریخ بغداد 6/293ح2783، تہذیب الکمال 1/475ح101، میزان الاعتدال 1/296ح591(اردو/1/218ح591)، المغنی 1/93ح449، الکاشف 1/203ح82، تذہیب التہذیب 1/196ح101، تقریب التہذیب 1/64ح102، تہذیب التہذیب 1/74ح131

2۔ تہذیب الکمال 1/476ح102، تذہیب 1/197ح102، تقریب، تہذیب التہذیب 1/74ح132

روی عنہ : ابراہیم بن حمدویہ السمرقندی، اسد بن حمودیہ النسفی، محمد بن جعفر السمرقندی، محمد بن صالح بن محمود الکرابوسی، محمد بن عثمان بن مشمرج، نصر بن الفتح المربعی ۔

جرح وتعدیل

اس کی وفات 275 ھجری میں ہوئی۔

103. **احمد بن محمد بن ہانی الطائی الاثرم**[1] (س)

روی عن : احمد بن جواس الحنفی، احمد بن الحجاج الشیبانی المروزی، احمد بن حنبل، احمد بن ابو الطیب المروزی، احمد بن عمر الوکیعی، بشار بن موسی الخفاف، حرمی بن حفص، ربیع بن نافع الحلبی، سلیمان بن حرب، سنید بن داود المصیصی، عبد اللہ بن بکر السہمی، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، عبید اللہ بن محمد العیشی ، عفان بن مسلم الصفار، غسان بن الفضل السجستانی، فضل بن دکین، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، معاویہ بن عمرو الازدی، نعیم بن حماد الخزاعی، ابو بکر بن ابو شیبہ، ابو الولید الطیالسی۔

روی عنہ : نسائی، احمد بن محمد بن ساکن الزنجانی، علی بن ابو طاہر القزوینی، عمر بن محمد بن عیسی الجوہری ، محمد بن جعفر الراشدی، موسی بن ہارون الحافظ، یحیی بن محمد بن صاعد، وغیرہم۔

جرح وتعدیل

ابراہیم بن اورمہ نے کہا کہ یہ ابو زرعہ سے زیادہ محفوظ اور متقن ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اللہ کے نیک بندوں میں سے تھا۔

ذہبی نے کہا کہ فقیہ حافظ صاحب سنت ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی کہا ہے جس کی تصانیف بھی ہیں۔

اس کی وفات 261 ھجری میں ہوئی۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/72ح134، الثقات 8/36، تاریخ بغداد 6/295ح2790، طبقات حنابلہ 1/162ح57، تہذیب الکمال 1/476ح103، سئیر اعلام النبلاء 12/623، الکاشف 1/202ح83، تذکرۃ الحفاظ 2/570، تذہیب التہذیب 1/197ح103، تقریب التہذیب 1/64ح104، تہذیب التہذیب 1/75ح133، طبقات الحفاظ ص60

104. احمد بن محمد بن الولید بن عقبہ[1] (خ)

روی عن : ابراہیم بن سعد الزہری ، ابراہیم بن محمد ابن ابو یحیی الاسلمی، حسان بن ابراہیم الکرمانی، حماد بن شعیب الحمانی الکوفی، داود بن عبد الرحمن العطار المکی، سعید بن سالم القداح، سفیان بن عیینہ ، سلم بن سالم البلخی، سلیم بن مسلم الخشاب، عبد اللہ بن زرارہ بن مصعب، عبد اللہ بن شعیب بن شیبہ ، عبد اللہ بن عبد العزیز اللیثی، عبد اللہ بن معاذ الصنعانی، عبد اللہ بن یحیی السہمی، عبد الجبار بن الورد المکی، عبد الرحمن بن الحسن بن القاسم بن عقبہ الازرقی، عبد الرحیم بن زید العمی، عبد العزیز بن ابو حازم، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، عبد المجید بن عبد العزیز بن ابو رواد، عمرو بن یحیی بن سعید بن عمرو السعیدی، عیسی بن یونس ،فضیل بن عیاض، مالک بن انس، محمد بن ادریس الشافعی، محمد ابن عبد اللہ بن عبید بن عمیر اللیثی، محمد بن عبد الرحمن بن ابو بکر بن ابو ملیکہ ، محمد بن یحیی الکنانی، مروان بن معاویہ الفزاری، مسلم بن خالد الزنجی ،ہشام بن سلیمان المخزومی، یحیی بن سلیم الطائفی۔

روی عنہ :بخاری ، احمد بن اسحاق بن عیسی الاہوازی ، احمد بن عبد الرحمن ، حسین بن عبد اللہ بن شاکر السمرقندی، حنبل بن اسحاق بن حنبل، سعد بن عبد اللہ بن عبد الحکم المصری، عبد اللہ بن احمد بن زکریا بن الحارث المکی، فضل بن سہل الاعرج، محمد بن احمد بن نصر الترمذی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن سعد کاتب الواقدی ، محمد بن عبد اللہ الازرقی ، محمد بن علی بن زید الصائغ ، مطلب بن شعیب الازدی، ہارون بن سفیان المستملی، ہارون بن عبد اللہ الحمال، یعقوب بن سفیان الفارسی۔

جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث ہے۔

ابو حاتم رازی اور ابو عوانہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

1۔طبقات ابن سعد 8/63ح2486، تاریخ الکبیر بخاری2/3ح1492، الجرح والتعدیل2/70ح128، الثقات7/8، علل دارقطنی 4/528، تہذیب الکمال1/480ح104، سیَر اعلام النبلاء11/36، الکاشف1/202ح84، تذہیب1/199ح104، تقریب التہذیب1/65ح105، تہذیب التہذیب1/76ح134

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے اسے ثقہ کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

اس کی وفات 212 ھجری میں ہوئی۔

105. **احمد بن محمد بن عون القواس النبال**[1] (تمیز)

روی عن: عبد المجید بن عبد العزیز بن ابو رواد، مسلم بن خالد الزنجی وغیرہ۔

روی عنہ: بقی بن مخلد، محمد بن احمد بن نصر الترمذی، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن علی بن زید الصائغ۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

106. **احمد بن محمد بن یحییٰ بن سعید بن فروخ القطان**[2] (ق)

روی عن: بہلول بن المورق، حجین بن المثنی، حسین ابن علی الجعفی، حماد بن اسامہ، زید بن الحباب، سعید بن عامر الضبعی، سلیمان بن داود الطیالسی، سوید بن عمرو الکلبی، صفوان بن عیسی الزہری، عبد اللہ بن نمیر، عبد الرحمن بن غزوان قراد ابو نوح، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الملک بن عمرو العقدی، عبید ابن ابو قرہ، عثمان بن عمر بن فارس، عفان بن مسلم، عمرو بن محمد العنقزی، عمرو بن النعمان، قریش بن انس

1۔ تہذیب الکمال 1/482ح105، تذہیب التہذیب 1/200ح105، تقریب التہذیب 1/65ح106، تہذیب التہذیب 1/76ح135۔

2۔ الجرح والتعدیل 2/74ح147، الثقات 8/38، تاریخ بغداد 6/308ح2800، معجم المشتمل ص 60ح85، تہذیب الکمال 1/483ح106، الکاشف 1/203ح85، تذہیب التہذیب 1/201ح106، تقریب التہذیب 1/65ح107، تہذیب التہذیب 1/77ح136، الوافی بالوفیات 8/90ح1213۔

، محاضر ابن المورع، محمد بن بشر العبدی، محمد بن عمر الواقدی، محمد بن یحیی بن سعید القطان (والد)، منصور بن عکرمہ، ہاشم بن القاسم، یحیی بن آدم، یحیی بن حماد، یحیی بن سعید القطان، یحیی بن عمر الفراء، یحیی بن عیسی الرملی، یزید بن ہارون، یونس بن بکیر الشیبانی۔

روی عنہ : ابن ماجہ، احمد بن محمد بن عبید الطو ابو قی ، احمد بن محمد بن مصقلہ ،حاجب ابن ارکین الفرغانی، حسن بن علی بن نصر الطوسی، حسین بن اسماعیل المحاملی، حسین بن یحیی بن عیاش القطان، خضر ابن محمد بن المرزبان، عبد اللہ بن احمد بن موسی عبدان الاہوازی، عبد اللہ بن جعفر بن خشیش، عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، عبد اللہ بن محمد ابن ناجیہ ، عبد الرحمن بن ابو حاتم الرازی، عمر بن ابراہیم بن سلیمان المعروف ب ابو الاذان، عمر بن محمد بن بجیر البجیری، القاسم بن موسی بن الحسن بن موسی الاشیب، محمد بن احمد بن صالح بن علی الازدی، محمد بن حامد بن السری البغدادی المعروف بخال ولد السنی، محمد بن الحسین بن شہریار، محمد ابن العباس بن ایوب الاصبہانی الاخرم، محمد بن مخلد بن حفص الدوری، محمد بن نوح الجندیس ابوری، یحیی بن محمد بن صاعد، یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن عیسی البغدادی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق تھا۔

ابن ابی حاتم نے کہا کہ صدوق تھا، میں نے اس سے لکھا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ متقن تھا۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

اس کی وفات 258 ھجری میں ہوئی۔

107. احمد بن مصروف بن عمرو الیامی[1] (س)

روی عن : حماد بن اسامہ ،زید بن الحباب ،عبید بن نعیم بن یحیی السعیدی، محاضر بن المورع، محمد بن بشر العبدی۔

روی عنہ : نسائی، احمد بن محمد ابن فتنی، محمد بن علی بن حکیم الترمذی، محمد بن عمر بن یوسف النسائی۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ مستقیم الحدیث ہے۔

ذہبی نے کہا ہے کہ کوفی محدث ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

108. احمد بن المعلیٰ بن یزید الاسدی[2] (س)

روی عن : ابراہیم بن العلاء بن الضحاک الزبیدی، احمد بن ابو الحواری، احمد بن عبد الواحد بن عبود ،اسماعیل بن ابان بن حوی ، حماد بن المبارک الازدی ، سلیمان بن الاشعث السجستانی، سلیمان بن عبد الرحمن ابن بنت شرحبیل ،شعیب بن شعیب ابن اسحاق الدمشقی، صفوان بن صالح الموذن، عباس بن عثمان المعلم، عباس بن الولید بن مزید، عبد اللہ بن عبد الجبار الخبائری ، عبد اللہ بن یزید بن راشد القرشی ،عبد الحمید بن بکار البیروتی، عبد الرحمن بن ابراہیم دحیم ،عبد الغفار بن عبد الرحمن بن نجیح ، عثمان بن اسماعیل الہذلی، عمرو بن محمد بن عمرو بن ربیعہ ، عمران بن یزید بن ابو جمیل، عیسی بن محمد الرملی، قاسم بن عثمان الجوعی، محمد بن ادریس الرازی، محمد بن تمام اللخمی، محمد بن الخلیل الخشنی، محمد بن روح الہاشمی، محمد بن عبد اللہ بن بکار القرشی ، محمد بن المصفی الحمصی، محمود بن خالد السلمی ،ہشام بن خالد الازرق ،ہشام بن عمار ،یحیی بن موسی بن ہارون القرشی، یزید بن عبد اللہ بن زریق۔

1۔ الثقات 8/33، تہذیب الکمال 1/485ح108، الکاشف 1/203ح86، تذہیب 1/201ح107، تقریب التہذیب 1/66ح108، تہذیب التہذیب 1/77ح137

2۔ تاریخ دمشق 6/19ح270، تہذیب الکمال 1/485ح108، سئیر اعلام النبلاء 13/461، الکاشف 1/203ح87، تذہیب 1/201ح108، تقریب التہذیب 1/66ح109، تہذیب التہذیب 1/77ح138، الوافی بالوفیات 8/185

روی عنہ :نسائی، ابراہیم بن محمد بن صالح ابن سنان، احمد بن عمیر بن یوسف بن جوصی، احمد بن محمد بن فضالہ، اسحاق ابن ابراہیم ابن ہاشم الاذرعی، حسن بن حبیب بن عبد الملک، حسن بن محمد بن سلیمان بن ہشام الشطوی، خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ القرشی، سلیمان بن احمد الطبرانی، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عمر بن راشد، علی بن یعقوب بن ابو العقب، عمار ابن الخزز قاضی غوطہ، محمد بن ابراہیم بن مروان، محمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن شلحویہ، محمد بن یوسف الہروی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن حجر نے اسے بارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

109. احمد بن المفضل القرشی الاموی[1] (د، س)

روی عن : اسباط بن نصر الہدانی، اسرائیل بن یونس، جعفر بن زیاد الاحمر، حسن بن صالح بن حی، سفیان الثوری، عبید اللہ الا شجعی، عمرو بن ابو المقدام ثابت بن ہرمز، معاویہ بن عمار الدہنی، یحیی بن سلمہ بن کہیل، یحیی بن یمان۔

روی عنہ : احمد بن الحسین بن عبد الملک، احمد بن عثمان ابن حکیم الاودی، احمد بن یحیی الصوفی، احمد بن یوسف السلمی نیشاپوری، جعفر بن محمد بن شاکر الصائغ، حاتم بن اللیث الجوہری، حسین بن عمرو بن محمد العنقزی، عبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، عثمان بن محمد بن ابو شیبہ، قاسم بن زکریا ابن دینار الکوفی، محمد بن ادریس الرازی، محمد ابن الحسین بن ابو الحنین۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی نے کہا کہ یہ شیع مسلک کے اکابرین میں سے تھا، تاہم صدوق تھا۔

1۔ طبقات ابن سعد8/534ح3615، تاریخ الکبیر بخاری2/5ح1504، الجرح والتعدیل2/77ح164، الثقات8/28، تہذیب الکمال1/487ح109، میزان الاعتدال1/303ح624(اردو1/226ح624)، المغنی 1/95ح466، الکاشف1/203ح88، تذہیب1 التہذیب/202ح109، تقریب التہذیب 1/66ح110، تہذیب التہذیب 1/77ح139

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ازدی نے کہا کہ منکر الحدیث ہے۔

ذہبی نے کہا کہ یہ کوفی رافضی، صدوق شیعہ ہے۔

اس کی وفات 214 ھجری میں ہوئی۔

ابن حجر نے اسے نویں طبقہ کا صدوق شیعہ، کچھ خراب حافظے والا راوی کہا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علیؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"اے علی! جب لوگ مختلف طرح کی نیکیوں کے ساتھ اپنے خالق کا قرب حاصل کریں اس وقت تم مختلف طرح کے عقلی باتوں کے ذریعے اس کا قرب حاصل کرو"۔

110. **احمد بن المقدام بن سلیمان بن الاشعث**[1] (خ،ت،س،ق)

روی عن : امیہ بن خالد ،بشر بن المفضل ،حزم بن ابو القطعی، حماد بن زید، خالد بن الحارث ،زہیر بن العلاء القیسی ،عبد اللہ بن جعفر بن نجیح والد علی ابن المدینی ،عبد الوہاب الثقفی ،عبید بن القاسم الکوفی ،عثام بن علی العامری، عمرو ابن صالح قاضی رامہرمز، فضیل بن سلیمان النمیری، فضیل ابن عیاض، محمد بن عبد الرحمن الطفاوی، محمد بن ابو عدی، معتمر بن سلیمان، ہارون بن اسماعیل الخراز، یزید بن زریع۔

روی عنہ : بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو عبد اللہ احمد بن علی بن العلاء الجوزجانی، الحسین بن اسماعیل المحاملی، ابو عروبہ الحسین بن محمد الحرانی، الحسین بن یحیی بن عیاش القطان، عبد اللہ بن جعفر بن احمد بن خشیش الصیرفی، عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ ،ابو زرعہ عبید اللہابن عبد الکریم الرازی، القاسم بن زکریا المطرز، محمد بن ادریس الرازیالرازی، ابو حنیفہ

1۔ الجرح والتعدیل2/78ح167،الثقات8/32، تاریخ بغداد 6/381ح2879، معجم المشتمل ص 60ح84، تہذیب الکمال1/488ح110، سیر اعلام النبلاء12/219،میزان الاعتدال 1/304ح628(اردو 1/226ح228)،المغنی،الکاشف1/204ح89، تذہیب1/202ح110، تقریب التہذیب1/66ح111، تہذیب التہذیب 1/78ح140۔

محمد بن حنیفہ بن ماہان الواسطی، ابو یعلی محمد بن زہیر بن الفضل الابلی، محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی ،معاذ بن المثنی بن معاذ العنبری، یحیی بن محمد بن صاعد۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ صالح الحدیث ہے، اس کا محل صدق ہے۔

امام ابو داود نے ان سے روایت کو اس لیے ترک کر دیا تھا کیونکہ یہ بہت مخولیے تھے، ابو داود نے یہ بات ذکر کی ہے کہ بصرہ میں کچھ شرارتی لوگ تھے جو درہم کی تھیلی راستے میں رکھ کر اس کا دھیان رکھتے تھے۔ جب کوئی شخص آتا اسے دیکھتا اور اٹھانے لگتا تو یہ لوگ چیخ کر اسے شرمندہ کرنے کی کوشش کرتے۔ چنانچہ ابو اشعث نے انہیں یہ طریقہ تعلیم دیا تھا کہ وہ ایسی تھیلی حاصل کریں، جس میں شیشہ موجود ہو پہلے تو جب لوگ درہم کی تھیلی اٹھاتے تھے، تو تھیلی کا اصلی مالک چیخ پڑتا تھا، لیکن اب انہوں نے اس کی جگہ شیشے والی تھیلی رکھنا شروع کر دی۔ ابو داود کہتے ہیں کہ یہ شرارتی بدتمیز لوگوں کو طریقے بتایا کرتا تھا۔

صالح جزرہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

محمد بن اسحاق بن خزیمہ (ابن خزیمہ) نے کہا کہ صاحب حدیث ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایک جگہ کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام متقن حافظ، ثقہ ثبت ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق صاحب حدیث راوی کہا ہے جس پر ابو داود نے طعن کی ہے۔

اس کی وفات 253 ھجری میں ہوئی۔

111. **احمد بن المنذر بن الجارود البصری**[1] (م)

1۔ الجرح والتعدیل 2/78، تہذیب الکمال 1/490ح111، میزان الاعتدال 1/304ح629(اردو 1/227ح629)، الکاشف 1/204ح90، تذہیب التہذیب 1/203ح111، تقریب التہذیب 1/67ح112، تہذیب التہذیب 1/79ح141

روی عن : اسامہ حماد بن اسامہ ،حماد بن مسعدہ،زید بن الحباب ،عبد الصمد بن عبد الوارث ،عبید اللہ موسی،عمرو بن محمد بن ابورزین، محمد بن اسماعیل بن ابو فدیک۔

روی عنہ : مسلم،ابراہیم بن فہد الساجی،عبد اللہ بن احمد الدورقی، محمد بن ابراہیم بن عبد الحمید الحلوانی۔

جرح وتعدیل

ابن ابو حاتم نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ میں اسے نہیں جانتا، جب میں نے اُن کو اس کی سند سے حدیث سنائی تو انہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ صالح ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کا محل صدق ہے یہ صحیح الحدیث ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

اس کی وفات ذوالقعدہ 230 ھجری میں ہوئی۔

112. احمد بن منصور بن راشد الحنظلی[1]

روی عن : احمد بن الخراسانی، حسین بن علی الجعفی،روح بن عبادہ، سلمہ بن سلیمان المروزی،عبد اللہ بن عثمان عبدان،عبد الملک بن ابراہیم الجدی،عبد الملک بن عمرو ابو عامر العقدی، علی بن الحسن بن شقیق ،عمر بن یونس بن القاسم الیمامی، محمد بن عبید الطنافسی، نضر بن شمیل،یعلی ابن عبید الطنافسی۔

روی عنہ : مسلم ،ابراہیم بن ابو طالب نیشاپوری،احمد بن الحسین بن اسحاق الصوفی الصغیر ،احمد بن محمد بن الضحاک بن خالد، احمد بن محمد بن یزید الزعفرانی،اسماعیل بن العباس الوراق، حسن بن سفیان الشیبانی ،حسین بن اسماعیل المحاملی، حسین بن محمد بن زیاد القبانی،عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم بن مالک،عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا،عبد اللہ بن محمد ابن عبد العزیز البغوی، قاسم بن زکریا المطرز، محمد بن مخلد ابن حفص الدوری،یحیی بن محمد بن صاعد۔

1۔الجرح والتعدیل2/78ح168،الثقات8/34،،تاریخ بغداد6/360ح2855،تہذیب الکمال1/491ح112،سئیر اعلام النبلاء12/388،تذکرۃ الحفاظ2/564 ،تذہیب التہذیب1/203ح112، تقریب التہذیب1/67ح113،تہذیب التہذیب 1/79ح142۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے اسے امام محدث اور ثقہ کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

113. احمد بن منصور بن سیار بن المبارک[1] (ق)

روی عن : ابراہیم بن الحکم بن ابان، احمد بن محمد بن حنبل، اسحاق بن ابراہیم الفرادیسی، اسود بن عامر شاذان، حجاج بن محمد المصیصی، حرملہ بن یحیی المصری، حسن بن الربیع البجلی، زید بن الحباب، سعید بن الحکم بن ابو مریم، سعید بن کثیر بن عفیر، سلیمان بن داود الطیالسی، سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی، شبابہ بن سوار، صفوان بن صالح الدمشقی، ضحاک بن مخلد، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، عبد اللہ بن ابراہیم دحیم، عبد الرحمن بن یحیی بن اسماعیل بن عبید اللہ بن ابو المہاجر، عبد الرزاق بن ہمام، عبد المجید بن عبد العزیز بن ابو رواد، عبد الملک بن ابراہیم الجدی، عبید اللہ بن موسی العبسی، عثمان بن عمر بن فارس، عفان بن مسلم، علی بن الجعد، عمرو بن حکام الازدی، محمد بن وہب بن عطیہ، معاذ ابن فضالہ البصری، موسی بن اسماعیل التبوذکی، موسی بن مسعود النہدی، نعیم بن حماد، ہارون ابن معروف المروزی، ہاشم بن القاسم، ہشام بن عمار الدمشقی، ہناد بن السری، یحیی ابن اسحاق السیلحینی، یحیی بن ابو بکیر الکرمانی، یحیی بن عبد اللہ بن بکیر المصری، یحیی بن عبد الحمید الحمانی، یزید بن ابو حکیم العدنی، یزید بن ہارون الواسطی، یونس بن محمد المؤدب۔

1۔ الجرح والتعدیل2/78ح169، تاریخ بغداد 6/23ح273، معجم المشتمل ص 60ح87، تاریخ دمشق 6/23ح273، تہذیب الکمال1/492ح113، سئیر اعلام النبلاء12/389، میزان الاعتدال 1/304ح631(اردو1/227ح631)، الکاشف1/204ح91، تذہیب التہذیب1/204ح113، تقریب التہذیب 1/67ح114، تہذیب التہذیب1/79ح143، الوافی بالوفیات8/124ح1280۔

روی عنہ : ابن ماجہ ، احمد بن عمر بن سریج ،اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید القاضی ،اسماعیل بن محمد بن اسماعیل الصفار، حسین بن اسماعیل المحاملی، حسین بن یحیی بن عیاش القطان، عبد اللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی، عبد الرحمن بن ابو حاتم الرازی، عبد الملک بن محمد بن عدی الجرجانی، قاسم بن زکریا المطرز، محمد بن اسحاق الثقفی السراج، محمد بن عقیل ابن الازہر البلخی، محمد بن مخلد الدوری، یحیی بن محمد بن صاعد، یعقوب بن اسحاق الاسفر ایینی۔

جرح وتعدیل

ابن ابو حاتم نے کہا کہ میں نے اس سے اپنے والد کے ہمراہ نقل کیا ہے اور میرے والد نے اس کی توثیق کی ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث میں مستقیم الامر ہے۔

خلیلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ ثقہ مشہور ہے۔

خطیب نے کہا کہ کتابت اور سماع میں کثیر تھا اور اس سے مسند بھی ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ و ثقہ مشہور تھا۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی کہا ہے۔ جس پر ابو داود نے طعن کی تھی کہ یہ خلق قرآن کے معاملے میں خاموش رہا۔

ان کی وفات 265 ھجری میں ہوئی۔

114. **احمد بن منیع بن عبد الرحمان البغوی**[1] (ع)

1۔ تاریخ الکبیر بخاری2/6ح1508، الجرح والتعدیل2/77، الثقات8/22، تاریخ بغداد6/377ح2786، معجم المشتمل ص 61ح88، تہذیب الکمال1/495ح114، تذکرۃ الحفاظ 2/441، سئیر اعلام النبلاء11/483، العبر1/442، الکاشف1/204ح92، تذہیب1/205ح114، تقریب التہذیب 1/68ح115، تہذیب التہذیب1/80ح144، الوافی بالوفیات8/192ح1282۔

<u>روی عن</u>: اسباط بن محمد ، اسحاق بن عیسی ابن الطباع ، اسحاق بن یوسف الازرق ، اسماعیل بن علیہ ، الحسن بن سوار ، الحسن بن موسی الاشیب ، الحسین بن محمد المروذی ، حماد بن خالد الخیاط ، داود بن الزبرقان ، روح بن عبادہ ، زید بن الحباب ، سریج بن النعمان الجوہری ، سفیان بن عیینہ ، ابو بدر شجاع بن الولید السکونی ، عباد بن عباد المہلبی ، عباد بن العوام ، عبد اللہ بن المبارک ، عبد العزیز بن ابو حازم المدنی ، عبد القدوس بن بکر بن خنیس ، عبد الملک بن عبد العزیز التمار ، عبیدہ بن حمید ، علی بن عاصم الواسطی ، علی بن ہاشم بن البرید ، عمرو بن الہیثم بن قطن القطعی ، فضل بن دکین ، قران بن تمام الاسدی ، کثیر بن ہشام ، محمد بن الحسن بن ابو یزید الہمدانی ، محمد بن خازم الضریر ، محمد بن عبد اللہ بن الزبیر الزبیری ، محمد بن عبد اللہ الانصاری ، محمد بن عبید الطنافسی ، محمد بن میسر ابو سعد الصاغانی ، محمد ابن یزید الواسطی ، مروان بن شجاع الجزری ، مروان ابن معاویہ الفزاری ، معاویہ بن عمرو الازدی ، نضر بن اسماعیل ، ہاشم بن القاسم ، ہشیم بن بشیر ، وکیع بن الجراح ، یحیی بن اسحاق السیلحینی ، یحیی بن زکریا بن ابو زائدہ ، یحیی بن واضح ، یزید بن ہارون ، یعقوب بن الولید المدنی ، ابو بکر بن عیاش۔

<u>روی عنہ</u> : بخاری کے سواسب جماعت ، احمد بن علی ابن المثنی ابو یعلی الموصلی ، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل ، جعفر بن احمد بن نصر الحافظ ، حسین بن محمد بن زیاد القبانی ، حسین (غیر منسوب) ، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز البغوی ، عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابو الدنیا ، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ ، قاسم بن زکریا المطرز ، محمد بن احمد بن محمد الشطوی ، محمد بن اسحاق بن خزیمہ ، محمد بن اسحاق السراج ، محمد بن اسحاق الصاغانی ، محمد بن ہارون الحضرمی ، یحیی بن محمد بن صاعد۔

<u>جرح وتعدیل</u>

یہ 160 ھجری میں پیدا ہوئے۔

ابن ابی حاتم نے کہا کہ میرے والد اور ابو زرعہ نے اس سے لکھا ہے ، میرے والد نے کہا صدوق ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسلمہ بن قاسم اور السجزی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی اور صالح جزرہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ثقہ صاحب مسند اور امام ہے۔
ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی کہا ہے۔
ان کی وفات 244 ھجری میں ہوئی۔

115. احمد بن موسیٰ[1]

جرح وتعدیل

دار قطنی اور برقانی نے اس کا ذکر کیا ہے اور ابن عساکر نے اس کا ذکر معجم المشتمل میں بھی کیا ہے۔
بخاری کا شیخ ہے اور ابراہیم جوہری سے روایت کرتا ہے۔
ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں اسے احمد بن محمد بن موسیٰ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس کی نسبت اپنے دادا کی طرف کی گئی۔
ابن حجر نے اسے بارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

116. احمد بن ناصح المصیصی[2] (س)

روی عن : اسماعیل ابن علیہ، حماد بن خالد الخیاط، عبد اللہ بن ادریس، عبد العزیز بن محمد الدراوردی، عمر ابن ہارون البلخی، محمد بن خالد بن عثمہ، مروان بن محمد الطاطری، ہشیم بن بشیر، ابو بکر بن عیاش۔
روی عنہ : نسائی، اسماعیل بن الفضل البلخی، حرب بن اسماعیل الکرمانی، محمد بن سفیان بن موسی المصیصی الصفار۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ صالح ہے ایک اور جگہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

1۔ معجم المشتمل ص 61ح90، تہذیب الکمال 1/497ح115، سیر اعلام النبلاء 11/8، تذہیب التہذیب 1/206ح115، تقریب التہذیب 1/68ح116، تہذیب التہذیب 1/81ح146، تاریخ جرجان، الوافی بالوفیات 8/130۔
2۔ الثقات 8/46، معجم المشتمل ص 61ح91، تہذیب الکمال 1/498ح116، الکاشف 1/204ح93، تذہیب 1/206ح116، تقریب التہذیب 1/69ح117، تہذیب التہذیب 1/81ح147

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔
ابو احمد الحاکم نے کہا کہ اس کی اپنے مشائخ سے حدیث سیدھی ہے۔
ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے۔

117. **احمد بن نصر بن زیاد القرشی**[1] (ت، س)

روی عن : ابراہیم بن الاشعث البخاری ،ابراہیم بن حمزہ الزبیری ،ابراہیم بن معبد بن شداد المصری ،ابراہیم بن المنذر الحزامی ،ابراہیم بن موسی الرازی الفراء، احمد بن ابو بکر الزہری ، احمد بن الحسین اللہبی المدنی، احمد بن ابو الحواری، احمد بن محمد بن حنبل، آدم بن ابو ایاس العسقلانی، ازہر بن سعد السمان ،اسحاق بن ابراہیم الحنینی، اسحاق بن راہویہ ، اسحاق بن محمد الفروی ، اسماعیل بن ابو اویس ، اسماعیل بن حکیم الخزاعی ، اصبغ بن الفرج المصری، جعفر بن عون، حبان بن موسی المروزی، حجاج بن نصیر الفساطیطی ، حسین بن زیاد المروزی المتعبد ، الحسین بن علی الجعفی، حسین بن الولید نیشاپوری ، حفص بن عمر الضریر ،الحکم بن موسی القنطری، حکم بن یزید الابلی البصری ،حماد بن اسامہ، حماد بن دلیل قاضی المدائن، حماد بن قیراط ،حماد بن مالک الحرستانی، حماد بن مسعدہ، خالد بن خداش، خلف بن تمیم، خلف بن ہشام البزار ،خلاد بن یحیی، داود بن سلیمان العطار، داود بن المحبر ،روح بن عبادہ، زکریا بن عطیہ ابن یحیی البصری ، زہیر بن عباد الرواسی، زید بن الحباب، سریج بن النعمان الجوہری، سریج بن یونس،سعید بن الحکم ابن ابو مریم المصری، سعید بن الربیع الہروی، سعید بن عامر الضبعی ،سعید بن کثیر بن عفیر ،سعید بن منصور، سلم بن قتیبہ ، سلیمان بن حرب ، سلام بن سلیمان الثقفی ، شجاع بن الولید السکونی ، شیبان بن فروخ ،صالح بن حسین بن صالح الزہری، صفوان بن عیسی الزہری ضحاک بن مخلد النبیل ،طارق بن عبد العزیز المکی ،عبد اللہ بن بکر السہمی ،عبد اللہ بن جعفر الرقی ،عبد اللہ بن داود الواسطی ،عبد اللہ بن رجاء الغدانی ،عبد اللہ بن

1۔ تاریخ الکبیر بخاری2/6ح1507،الجرح والتعدیل 2/79ح174،الثقات8/21،المعجم المشتمل ص 61ح91 تہذیب الکمال1/414ح85،سئیر اعلام النبلاء12/239،تذکرۃ الحفاظ 2/540، الکاشف 1/204ح94، تذہیب1/206ح117، تقریب التہذیب1/69ح117، تہذیب التہذیب 1/148ح82،طبقات الحفاظ 237

السری الانطاکی ،عبد اللہ بن صالح العجلی ،عبد اللہ بن صالح المصری ،عبد اللہ بن عاصم الحمانی ،عبد اللہ بن عبد الجبار الخبائری ،عبد اللہ بن عبد الحکم المصری ،عبد اللہ بن غالب العبادانی عبد اللہ بن محمد بن ابو شیبہ ،عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی ،عبد اللہ بن نافع الصائغ ،عبد اللہ بن نمیر الہمدانی ،عبد اللہ بن الولید العدنی ،عبد اللہ بن یزید ابو عبد الرحمن المقرئ ،عبد الاعلی بن مسہر ،عبد الجبار بن سعید بن نوفل بن مساحق ،عبد الرحمن بن یحیی بن اسماعیل بن عبید اللہ ،عبد الرحیم بن واقد ،عبد الصمد بن عبد الوارث ،عبد العزیز بن الخطاب ،عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی ،عبد العزیز بن المغیرہ المنقری ، عبد الکبیر بن عبد المجید الحنفی ،عبد الکریم ابن روح البصری ،عبد الملک بن ابراہیم الجدی ،عبد الملک بن عبد العزیز بن الماجشون ،عبد الملک بن عبد العزیز التمار ، عبد الملک بن عمرو العقدی ،عبد الوہاب بن عطاء الخفاف عبید اللہ بن عبد المجید الحنفی ،عبید اللہ بن عمر القواریری ،عبید اللہ بن موسی ، عثمان بن محمد بن ابو شیبہ ،عثمان بن الیمان ،عصمہ بن سلیمان الخزاز ،عفان بن مسلم السفار ، علی بن الحسن بن شقیق المروزی ، علی بن عاصم الواسطی ، علی بن عیاش الحمصی ، علی بن معبد بن شداد ، عمر بن سعد ابو داود الحفری ، عمرو بن حکام الازدی ، عمرو بن محمد الناقد ،علاء بن عبد الجبار العطار ،علاء بن عمرو الحنفی ، فضل بن دکین ، قاسم بن سلام ،قبیصہ بن عقبہ ، کثیر ابن ہشام ،مالک بن سعیر بن الخمس ، محمد بن اسماعیل بن ابو فدیک ، محمد بن بشر العبدی ، محمد بن حرب المکی ، محمد ابن حمید الرازی ، محمد بن سابق البغدادی ، محمد بن الصباح الدولابی محمد بن عبد الملک الازدی ، محمد ابن عبید اللہ المدینی ، محمد بن عبید الطنافسی ، محمد ابن عثمان بن خالد العثمانی ، محمد بن عیسی ابن الطباع ، محمد بن الفضل عارم ، محمد بن کثیر الصنعانی ، محمد بن کثیر العبدی ، محمد بن موسی المدنی ، مصعب بن المقدام ، مطرف بن عبد اللہ المدنی ، معلی بن الفضل الازدی ، مکی بن ابراہیم البلخی ، موسی بن اسماعیل التبوذکی ، موسی بن مسعود النہدی ،مؤمل بن اسماعیل ،نضر بن شمیل ،نضر بن عبد الجبار المصری ،نعیم بن حماد ،ہشام بن اسماعیل العطار ،ہشام بن عبد الملک الطیالسی ،ہشام بن عمار الدمشقی ،ہوذہ بن خلیفہ ،ہیثم بن جمیل الانطاکی ،ہیثم بن خارجہ الخراسانی ،ولید بن سلمہ الطبرانی ،وہب بن جریر ،یحیی بن آدم ،یحیی بن اسحاق السیلحینی ،یحیی بن ابو بکیر الکرمانی ،یحیی بن ابو الحجاج البصری ،یحیی بن عبد اللہ بن بکیر ،یحیی بن یحیی نیشاپوری ،یزید بن ہارون ،یعلی بن عبید الطنافسی ،یوسف بن یعقوب السدوسی۔

روی عنہ : ترمذی ،نسائی ، احمد بن علی الابار ، احمد بن المبارک المستملی ، احمد بن محمد بن الازہر الازہری ،جعفر بن احمد بن نصر الحافظ ، حرب بن اسماعیل الکرمانی ، حسین بن ادریس الانصاری الہروی ، داود ابن الحسین البیہقی ، زکریا بن داود بن بکر الخفاف ، زنجویہ بن محمد بن الحسن اللباد ، سلمہ بن شبیب ، عبد اللہ بن ہاجک الہروی الاشانی ، عبد الرحمن بن محمد بن سلم الرازی ، علی بن حرب الموصلی ، عمار بن رجاء الجرجانی ، ابو عبد اللہ محمد بن احمد الصواف ، محمد بن اسحاق بن خزیمہ ، محمد بن اسماعیل البخاری (صحیح بخاری کے سوا) ، محمد بن شاذان نیشاپوری ، محمد بن الضوء الکرمینی ، محمد بن عبد اللہ بن احمد الازرقی (مصنف تاریخ مکہ) ، محمد بن القاسم العتکی ، محمد بن نعیم نیشاپوری ، مسلم بن الحجاج خ (صحیح مسلم کے علاوہ) ، یحیی بن احمد بن زیاد الشیبانی ، یحیی بن منصور الہروی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم رازی اور ابو زرعہ رازی نے کہا کہ ہم نے اس کو دیکھا مگر اس سے حدیث نہیں لکھی۔

احمد بن سیار اور ابن خزیمہ نے اس کی تعریف کی کہ یہ ثقہ صاحب سنت ہے۔

ابو عبد اللہ الحاکم نے لکھا ہے کہ کہ زمانے کے فقیہ اہل حدیث میں سے تھا۔

ابو احمد الفراء نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔ نسائی نے اپنے شیوخ میں اس کا ذکر کیا ہے اور اسے ثقہ کہا ہے۔

ابو زرعہ اور ابو حاتم رازی نے کہا کہ ہم نے اسے دیکھا لیکن اس سے نقل نہیں کیا۔

خلیلی نے کہا کہ ثقہ متفق علیہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ امام، مفتی اور زاہد ہے، نیشاپور کا تھا، ثقہ نبیل اور مامون ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ فقیہ راوی کہا ہے۔

ان کی وفات ذوالقعدۃ 245 ھجری میں ہوئی۔

118. احمد بن نصر بن شاکر بن عمار الدمشقی[1]

روی عن: ابراہیم بن سعید الجوہری، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ الغسانی، احمد بن محمد بن عمر بن یونس، اسحاق بن سعید بن الارکون، ایوب بن محمد الوزان، حسن بن احمد بن ابی شعیب، حسین بن علی بن اسود العجلی، سعید بن یحییٰ بن سعید الاموی، صفوان بن صالح المؤذن، عبد الرحمان بن ابراہیم دحیم، عبد الوہاب بن الحکم الوراق، عبد الوہاب بن الضحاک العرضی، عمرو بن محمد بن عمرو بن ربیعہ، علاء بن مسلمہ الرواس، فتح بن سلومہ بن سعید بن ابان بن حمران، محمد بن الخلیل الخشنی، محمد ن سہل بن عسکر، محمد بن مسعدہ البیروتی، محمد بن یزید الادمی، محمد بن یزید ابی ہشام الرفاعی، محمود بن خداش الطالقانی، مسیب بن واضح، مؤمل بن اہاب، ہشام بن خالد الازرق، ہشام بن عمار، ولید بن عتبہ الاشجعی، یحییٰ بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار، یعقوب بن ابراہیم الدورقی، یوسف بن موسیٰ القطان۔

روی عنہ: نسائی، ابراہیم بن محمد بن صالح بن سنان القرشی، احمد بن عمیر بن یوسف بن جوصی، احمد بن محمد بن سعید بن فطیس، احمد بن محمد بن شنبوذ المقریء، خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ القرشی، عبد اللہ بن عبدان الداودی، عبد الرحمان بن عبد اللہ بن عمر بن راشد، عبید اللہ بن عبد الصمد بن المہتدی باللہ، علی بن یعقوب بن ابی العقب، محمد بن ابراہیم بن مروان، محمد بن احمد بن الولید، محمد بن سلیمان بن ذکوان، محمد بن ہارون بن شعیب الانصاری، یحییٰ بن عبد اللہ بن الحارث ابن الزجاج۔

جرح وتعدیل

ابن حجر نے اسے بارہویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

ان کی وفات محرم 292 ھجری میں ہوئی۔

119. احمد بن نصر بن مالک بن الہیثم[1] (ت، س)

1۔ تہذیب الکمال 1/503ح118، الکاشف، تذہیب 1/207ح118، تقریب التہذیب 1/69ح119، تہذیب التہذیب 1/82ح149

روی عن: حسین بن محمد المروزی، حسین بن الولید نیشاپوری، حماد بن زید، رباح بن زید الصنعانی، سفیان بن عیینہ، عبد العزیز بن ابی رزمہ، علی بن الحسین بن واقد، مالک بن انس، محمد بن ثور الصنعانی، ہشیم بن بشیر وغیرہ۔

روی عنہ: احمد بن ابراہیم الدورقی، سلمہ بن شبیب نیشاپوری، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی، محمد بن عبد اللہ بن ابی الثلج، محمد بن عبد اللہ بن المبارک، محمد بن المطلب الخزاعی، محمد بن یوسف بن عیسیٰ بن الطباع، محمد بن یوسف الصابونی، معاویہ بن صالح، یحییٰ بن معین، یعقوب بن ابراہیم الدورقی۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابو بکر الصولی نے کہا کہ احمد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر تھے۔

حسن بن محمد الحربی نے کہا کہ میں نے جعفر بن محمد الصائغ کو کہتے سنا کہ میں نے احمد بن نصر کو ان کے قتل کے وقت دیکھا، تو ان کے سر سے "لا الہ الا اللہ" کی آواز آ رہی تھی۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ امام لکبیر اور شہید ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ کہا ہے۔ یہ دولت عباسیہ کے نقیبوں میں سے ایک تھا۔

120. احمد بن النضر بن عبد الوہاب[2] (ل)

روی عن: احمد بن ابی بکر الزہری، اسحاق بن راہویہ، حامد بن یحییٰ البلخی، حسن بن عمر بن شقیق البلخی، سلیمان بن داود الزہرانی، سہل بن عثمان العسکری، شیبان بن فروخ الابلی، صلت بن مسعود الجحدری،

1۔ الجرح والتعدیل 2/79ح173، الثقات 8/14، المعجم المشتمل ص 61ح91، تہذیب الکمال 1/505ح119، سئیر اعلام النبلاء 11/166، الکاشف 1/204ح96، تذہیب 1/208ح119، تقریب التہذیب 1/69ح120، تہذیب التہذیب 1/83ح150، الوافی بالوفیات 8/211، نسیم الریاض 4/175

2۔ الجرح والتعدیل 2/79ح174، تاریخ نیشاپور، المعجم المشتمل ص 62ح92، تہذیب الکمال 1/515ح120، سئیر اعلام النبلاء 13/564، الکاشف 1/204ح95، تذکرۃ الحفاظ 2/645، تذہیب التہذیب 1/211ح120، تقریب التہذیب 1/70ح121، تہذیب التہذیب 1/83ح151، طبقات الحفاظ 282

عبید اللہ بن معاذ العنبری، عمرو بن زرارہ نیشاپوری، محمد بن ابی بکر المقدمی، محمد بن رافع القشیری، محمد بن عبید بن حساب الغبری، محمد بن مہران الجمال الرازی، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی، ہدبہ بن خالد القیسی۔

روی عنہ: بخاری (منسوب کئے بغیر)، احمد بن اسحاق الصیدلانی، احمد بن محمد بن الحسن ابن الشرقی، علی بن عیسیٰ بن ابراہیم الحیری، محمد بن ابراہیم بن الفضل بن اسحاق الہاشمی، محمد بن صالح بن ہانی، محمد بن یعقوب بن یوسف الشیبانی (ابن الاخرم)، یحییٰ بن محمد العنبری۔

جرح وتعدیل

ابو زرعہ اور ابو حاتم رازی نے کہا کہ ہم نے اسے پایا ہے لیکن اس سے حدیث نہیں لکھی۔

حاکم نے کہا کہ ارکان حدیث میں سے ہے۔

ذہبی نے کہا ہے حافظ، علامہ اور مصنفین میں سے ہے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

ان کی وفات 180 ھجری کے عشرہ میں ہوئی۔

121. **احمد بن نفیل السکونی**[1] (س)

روی عن: حفص بن غیاث۔

روی عنہ: نسائی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن عساکر نے یہ لکھا ہے کہ اس نے جعفر بن عتاب سے روایت نقل کی ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

1۔ المعجم المشتمل ص 62ح93، تہذیب الکمال 1/516ح121، ذیل میزان الاعتدال ص 77ح152 (اردو 8/50ح152)، المغنی 1/97ح478، دیوان الضعفاء ص 10ح115، تذہیب التہذیب 1/212ح121، تقریب التہذیب 1/70ح122، تہذیب التہذیب 1/84ح152

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

122. **احمد بن ہاشم بن ابی العباس الرملی**[1] (ل)

روی عن: ایوب بن سوید الرملی، ضمرہ بن ربیعہ۔

روی عنہ: ابو داود (کتاب المسائل)، عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، محمد بن ادریس الرازی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ صدوق ہے، اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر قابلِ استدلال نہیں۔

ابو زرعہ نے بھی یہی کہا ہے۔

ابو بکر بن داود نے کہا کہ اس کے پاس ضمرہ کے حوالے سے بارہ ہزار احادیث ہیں۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا صدوق کچھ خراب حادثے والا راوی لکھا ہے۔

123. **احمد بن الہیثم بن حفص الثغری**[2] (س)

روی عن: حرملہ بن یحیٰی التجیبی المصری، موسیٰ بن داود الضبی۔

روی عنہ: نسائی (حدیث واحد)، احمد بن محمد بن عبد الرحمان الجلی الطرسوسی۔

جرح وتعدیل

یہ طرسوس کا قاضی تھا۔

نسائی نے اس کا ذکر اپنے شیوخ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حجر نے اسے بارہویں طبقہ کا صدوق راوی کہا ہے جو کہ طرطوس کا قاضی رہا۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/80ح189، تہذیب الکمال 1/516ح122، میزان الاعتدال 1/308ح644 (اردو 1/232ح644)، تذہیب 1/212ح123، تقریب التہذیب 1/70ح123، تہذیب التہذیب 1/84ح153، ذیل الکاشف ص33ح11

2۔ المعجم المشتمل ص 62ح94، تہذیب الکمال 1/516ح123، الکاشف 1/204ح96، تذہیب 1/212ح123، تقریب التہذیب 1/70ح124، تہذیب التہذیب 1/84ح154

124. **احمد بن یحییٰ بن زکریا الاودی**[1] (س)

روی عن : ابراہیم بن محمد بن میمون الکوفی، احمد بن المفضل الحفری، اسحاق بن منصور السلولی، اسماعیل بن ابان، اسماعیل بن بہرام، اسماعیل بن ابو الحکم، اسید بن زید الجمال، حسن بن الحسین العرنی، حسن بن علی الصفار، حسین بن یزید الطحان، حماد بن اسامہ، زید بن الحباب، ضرار بن صرد، عبد اللہ بن محمد بن سالم المفلوج، عبد الحمید بن صالح، عبد الرحمن بن دبیس، عبد الرحمن بن شریک بن عبد اللہ النخعی، عبید اللہ بن موسی، عثمان بن سعید الاحول، علی بن ثابت الدہان، علی بن حکیم الاودی، علی بن قادم، فضل بن دکین، مالک ابن اسماعیل النہدی، محمد بن بشر العبدی، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن عقبہ الشیبانی، مخول بن ابراہیم بن مخول، یحییٰ بن اسماعیل الخواص، یعلی بن عبید الطنافسی، یوسف بن یعقوب الصفار۔

روی عنہ: نسائی، احمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار، احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ، احمد بن ہارون بن روح البردیجی، حاجب بن ابو بکر بن ارکین الفرغانی، حسین بن اسحاق التستری، زکریا بن یحییٰ الساجی، عبد اللہ بن ابو داود، عبد الرحمن بن ابو حاتم الرازی، علی بن رستم الاصبہانی، علی بن العباس البجلی، علی بن محمد بن کاس، عمر بن محمد بن بجیر السمرقندی، محمد بن احمد بن ابو مقاتل، محمد بن اسماعیل البخاری (تاریخ الکبیر میں)، محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی، محمد بن علی الحکیم الترمذی، محمد بن المنذر بن سعید الہروی، محمد بن یوسف بن معدان، ہیثم بن خلف الدوری، یحییٰ بن الحسن بن جعفر بن عبید اللہ العلوی۔

جرح وتعدیل

ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

1۔ الجرح والتعدیل 2/81ح 189، الثقات 8/40، المعجم المشتمل ص 62ح 95، تہذیب الکمال 1/517ح 124، الکاشف 1/204ح 98، تذہیب 1/212ح 124، تقریب التہذیب 1/70ح 125، تہذیب التہذیب 1/84ح 155

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

اس کی وفات ربیع الاوّل 264ھجری میں ہوئی۔

125. **احمد بن یحییٰ بن محمد بن کثیر الحرانی**[1]

روی عنہ: نسائی۔

جرح وتعدیل

نسائی نے اس کا ذکر اپنے شیوخ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، یہ حدیث اور تاریخی روایات کا بڑا عالم تھا، اس سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔

ابن خلفون نے بھی اسی طرح کہا ہے کہ لوگوں نے یہ بات ذکر کی ہے۔

ذہبی نے کہا ہے کہ میں اسے نہیں جانتا۔ لیکن نسائی کا اس سے روایت کرنا اس کی جہالت کو ختم کر دیتا ہے اور یہ اس کی توثیق ہے۔

ابن حجر نے اسے بارہویں طبقہ کا صدوق کہا ہے۔

126. **احمد بن یحییٰ بن الوزیر بن سلیمان**[2] (س)

روی عن : احمد بن زبان المرادی السہمی ، احمد بن عیسی بن عبد اللہ بن لہیعہ ، ازہر بن عبد اللہ بن یزید السبائی ، اسحاق بن الفرات التجیبی ، اسماعیل بن بکر بن مضر ، اسماعیل بن عبد اللہ بن حکیم الدہنی، حامد

---

(1) المعجم المشتمل ص 62ح95، تہذیب الکمال 1/519ح125، ،تذہیب 1/213ح125، تقریب التہذیب 1/71ح126، تہذیب التہذیب 1/85ح156

(2) الثقات 8/24، المعجم المشتمل ص 62ح96، تہذیب الکمال 1/519ح126، ذیل میزان الاعتدال ص 77ح153 (اردو 8/50ح153) ، الکاشف 1/204ح98، تذہیب التہذیب 1/213ح126، ، تہذیب التہذیب 1/85ح157 تقریب التہذیب 1/71ح127

بن یحییٰ البلخی ،خالد بن نجیح المصری ،سعید بن کثیر بن عفیر ،شعیب بن اللیث بن سعد ،عبد اللہ بن عبد الکریم بن اعین ،عبد اللہ بن کلیب المرادی ،عبد اللہ بن وہب ،عبد الحمید بن الولید الکبد،عمران بن موسی بن فلیح بن سلیمان، محمد بن ادریس الشافعی، یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر ،ابو یحییٰ بن الوزیر۔

روی عنہ: نسائی، احمد بن حماد بن سفیان القاضی ، احمد بن یحییٰ بن زکیر ، اسحاق بن ابراہیم بن موسی القرشی،زید بن ابو زید بن ابو الغمر،عبد اللہ بن ابو داود السجستانی، علی بن احمد بن سلیمان،ہارون بن حسان ابن البرقی الازدی۔

جرح وتعدیل

یہ 171 ھجری میں پیدا ہوئے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن یونس نے کہا کہ فقیہ ہے اور ابن وہب کی مجلس میں بیٹھتا تھا،عالم تھا،شعر وادب والا تھا۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ کثیر الحدیث تھا،اس سے کچھ منکر روایات بھی ہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے اس کا ذکر شافعی کے رواۃ میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ ثقہ علامہ اور اخباری تھا۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

ان کی وفات شوال 265 ھجری میں ہوئی۔

127. **احمد بن یزید بن ابراہیم بن الورتنیسی**[1] (خ)

روی عن: زہیر بن معاویہ الجعفی ،عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی ،عیسی بن یونس ،فلیح بن سلیمان ، قاسم ابن معن المسعودی، مطلب بن زیاد۔

1۔الجرح والتعدیل2/82،تہذیب الکمال1/520ح127،میزان الاعتدال1/311ح659 (اردو1/234ح659) ،الکاشف1/204ح99،تذہیب التہذیب1/213ح127،تقریب التہذیب1/71ح128،تہذیب التہذیب1/86ح704

روی عنہ: عبد الملک بن الولید البجلی، ابو محمد فہد بن سلیمان النحاس، ابو العباس محمد بن جوشن بن علی الرقی ، محمد بن یوسف البیکندی البخاری۔

ابو حاتم نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے، یہ ضعیف الحدیث ہے۔ اس کی ایک حدیث کو ابو حاتم رازی نے باطل قرار دیا ہے[1]۔

مسلمہ بن قاسم نے اس کی توثیق کی ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا کہا ہے جس کو ابو حاتم نے ضعیف کہا ہے۔

منتخب احادیث:

انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ایک دفعہ نبی ﷺ بقیع اور مناصع کے درمیان ایک جگہ سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "حمام کے لیے یہ کتنی اچھی جگہ ہے، تم یہاں حمام بنالو"[2]۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ یہ روایت باطل ہے۔

128. احمد بن یزید بن روح الداری[3] (ق)

روی عن : محمد بن عقبہ القاضی۔

روی عنہ: ابو عمیر عیسی بن محمد ابن النحاس الرملی۔

جرح وتعدیل

ابن حجر نے اسے بارہویں طبقہ کا مستور لکھا ہے۔

1۔ علل ابن ابی حاتم

2۔ معجم الکبیر الطبرانی 1/299، الشفاء 1/701)، علل ابن ابی حاتم، مجمع الزوائد 1/284

3۔ الجرح والتعدیل 2/82، تہذیب الکمال 1/521ح128، الکاشف 1/205ح100، تذہیب التہذیب 1/214ح128، تقریب التہذیب 1/71ح129، تہذیب التہذیب 1/86ح159

129. احمد بن یعقوب المسعودی[1] (خ)

روی عن : اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص القرشی، اسماعیل بن جعفر المدنی، جعفر بن سلیمان الضبعی، عبد الرحمن بن سلیمان ابن الغسیل، ابو رفاعہ عبد القاہر بن تلید العامری، عمار بن سیف الضبی، یزید بن المقدام بن شریح بن ہانئ الحارثی۔

روی عنہ: البخاری، سلیمان بن الربیع ابن ہشام النہدی، العباس بن جعفر بن الزبرقان، ابو سعید عبد اللہ بن سعید الاشج، عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، محمد بن عبد اللہ بن نمیر، منجاب بن الحارث التمیمی۔

جرح وتعدیل

ابو زرعہ اور ابو حاتم نے کہا کہ ہم نے اسے پایا ہے لیکن اس سے نقل نہیں کیا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

امام حاکم نے کہا کہ قدیم اور جلیل ہے۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حجر نے اسے نویں طبقہ کا ثقہ راوی کہا ہے۔

اس کی وفات 210 ھجری کے لگ بھگ ہوئی۔

130. احمد بن یوسف بن خالد بن سالم بن زاویہ[2] (م، د، س، ق)

1۔ ثقات العجلی، الجرح والتعدیل2/80، الثقات8/4، تہذیب الکمال1/522ح129، الکاشف1/205ح101، تذہیب التہذیب1/214ح129، تقریب التہذیب/72ح130، تہذیب التہذیب1/87ح160

2۔ الجرح والتعدیل2/81ح184، شیوخ النسائی، الثقات8/47، سؤالات البرقانی ح 5، المعجم المشتمل ص ح63، تاریخ دمشق6/106ح326 ، تہذیب الکمال1/522ح130، سیر اعلام النبلاء12/384، تذکرۃ الحفاظ 2/565، الکاشف1/205ح102، تذہیب1/214ح130، تقریب التہذیب 1/72ح131، تہذیب التہذیب 1/87ح161، شذرات الذہب2/147

روی عن : اسماعیل بن ابی اویس المدنی،اسماعیل ابن عبد الکریم الصنعانی ،بدل بن المحبر ،جارود بن یزید نیشاپوری، جعفر بن عون الکوفی ، حفص بن عبد اللہ السلمی ، حفص بن عبد الرحمن القاضی ،خالد بن مخلد القطوانی،رواد بن الجراح العسقلانی،سعد بن عبد الحمید ابن جعفر الانصاری،سعید بن سلام بن ابو الھیفاء،سالم ابن سلیمان البصری ، سلیمان بن داود القزاز ،صفوان بن صالح الدمشقی ،صفوان بن عیسی الزہری ، ضحاک بن مخلد ، ضرار بن صرد الطحان ،عاصم بن یوسف الیربوعی ، عبد اللہ بن یزید المقرئ ، عبدالاعلی بن مسہر الغسانی ،عبد الرزاق بن ہمام ، عبد القدوس بن الحجاج الخولانی، عبد الملک بن عمرو العقدی البصری ،عبدان بن عثمان المروزی ،عبید اللہ بن موسی العبسی ، علی بن الحسن بن شقیق المروزی ،عمر بن حفص بن غیاث النخعی ، عمر بن عبد اللہ بن رزین ،عمر بن عبد الوہاب الریاحی ،عمرو بن ابو سلمہ التنیسی ،عمرو ابن عاصم الکلابی ، فہد بن عوف البصری ،قبیصہ بن عقبہ السوائی الکوفی ،محمد بن جعفر المدائنی، محمد بن سلیمان بن ابو داود الحرانی، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن المبارک الصوری، محمد بن یحییٰ بن الضریس، محمد بن یوسف الفریابی،مسدد بن مسرہد، مسلم بن ابراہیم الازدی، معلی بن اسد العمی، معمر بن یعمر اللیثی، منصور بن سلمہ الخزاعی،موسی بن داود الضبی، موسی بن مسعود النہدی ،مؤمل بن اسماعیل ،نضر بن محمد الجرشی، نعیم بن حماد ،ہاشم بن القاسم ،یحییٰ بن ابو بکیر الکرمانی، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری ،یعلی بن عبید الطنافسی۔

روی عنہ: مسلم،ابو داود، النسائی،ابن ماجہ ،ابراہیم ابن ابو طالب نیشاپوری،ابراہیم بن عبد اللہ بن احمد بن حفص الحیری ، احمد بن سلمہ نیشاپوری ، احمد بن العباس بن حمزہ السعدی ، احمد بن محمد بن الحسن بن الشرقی، احمد بن محمد بن عبیدہ المستملی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ ، جعفر بن محمد بن موسی الحافظ ، حسن بن محمد بن جابر الشعیری، حسین بن محمد بن زیاد القبانی ،صالح بن محمد البغدادی الحافظ ،عبد الرحمن ابن یوسف بن خراش الحافظ ، عبید اللہ بن ابراہیم بن بالویہ ، علی بن الحسن بن سلم الاصبہانی ، محمد بن احمد بن یوسف السلمی (بیٹا) ، احمد بن اسحاق بن ابراہیم الثقفی السراج ،احمد بن اسحاق بن خزیمہ ، محمد بن اسماعیل البخاری فی (صحیح کے علاوہ) ، محمد بن الحسین بن الحسن القطان ، مکی بن عبدان التمیمی ، نجید بن احمد بن یوسف السلمی (بیٹا) ، نصر بن احمد بن نصر البغدادی الحافظ ، یحییٰ بن یحییٰ التمیم ،یعقوب بن اسحاق الاسفراینی۔

جرح وتعدیل

ان کی پیدائش 182 ھجری میں ہوئی۔ یہ سلمی نیشاپوری ہیں جو کہ حمدان کے نام سے بھی شہرت رکھتے ہیں۔

مکی بن عبدان نے مسلم بن حجاج سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ثقہ ہے اور مجھے کہا کہ اس سے حدیث لکھو۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایک جگہ کہا کہ صالح ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ ثقہ نبیل ہے۔

خلیلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرزاق بن ہمام کی روایت میں ثبت ہے۔

ابو عبداللہ الحاکم نے کہا کہ آئمہ حدیث میں سے ہے۔

ابن عساکر نے کہا کہ ثقات اثبات میں سے ہے، انہوں نے طلب حدیث کے لیے شام، عراق، خراسان اور یمن کی طرف سفر کئے۔

ذہبی نے کہا ہے کہ امام حافظ صادق ہے۔ اپنے زمانے میں خراسان کے محدث تھے۔

ابن حجر نے اسے گیارہویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی کہا ہے۔

ان کی وفات 264 ھجری میں ہوئی۔

- **احمد بن یونس**

یہ احمد بن عبداللہ بن یونس ہے۔

131. **احمد[1]، غیر منسوب عن عبداللہ بن وہب (خ)**

روی عن: ابن وہب

1۔ تہذیب الکمال 1/526ح131، تذہیب التہذیب 1/215ح131، تقریب التہذیب 1/72، تہذیب التہذیب 1/88ح162۔

روی عنہ: بخاری۔

جرح وتعدیل

حاکم ابو احمد الحافظ نے کہا کہ یہ احمد بن عبد الرحمان بن وہب ہے جو کہ عبد اللہ بن وہب کا بھتیجا ہے۔
دوسروں نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ تو یہ احمد بن صالح ہے یا پھر احمد بن عیسیٰ۔
حاکم نے کہا کہ یہ احمد بن عبد الرحمان بن وہب ہے۔ اوروں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ یہ یا تو احمد بن صالح ہے یا پھر احمد بن عیسیٰ ہے۔

132. **احمد[1]، غیر منسوب ، عن عبید اللہ بن معاذ العنبری (خ)**

روی عن: عبید اللہ بن معاذ العنبری۔

روی عنہ: بخاری (تفسیر سورۃ انفال)

جرح وتعدیل

امام حاکم نے کہا کہ یہ احمد بن نضر بن عبد الوہاب ہے۔

133. **احمد[2]، غیر منسوب، عن محمد بن ابی بکر المقدمی (خ)**

روی عن : محمد بن ابو بکر المقدمی۔

روی عنہ: بخاری (کتاب التوحید)

جرح وتعدیل

کہا جاتا ہے کہ یہ احمد بن سیار مروزی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

1۔ تہذیب الکمال 1/526ح132، تذہیب التہذیب 1/216ح132 تقریب التہذیب 1/72، تہذیب التہذیب 1/88ح163۔

2۔ تہذیب الکمال 1/526ح133، تذہیب التہذیب 1/216ح133، تقریب التہذیب 1 /73، تہذیب التہذیب 1/88ح164۔

فہرست